نام کتاب:

شذورات النحو

فی

مهمات النحو

تزئین وترتیب: سیدکلیم اللہ حرمزئی

استاد: جامعہ دارالعلوم حرمزی

رابطہ نمبرز:

03336832252

03128149143

03138219413

نوٹ: جملہ حقوق بحق مرتب محفوظ ہیں، کسی کو بھی کاپی پیسٹ، یا پی ڈی ایف بنانے کی اجازت نہیں ہے۔

علم نحو تاریخ کے آئینہ میں

تاریخ کے جھروکوں میں دیکھا جائے تو علم نحو اپنی مثال آپ ہے، آج بھی اس کو زیادہ اہمت دی جاتی ہے، علوم عالیہ اور آلیہ کے لیے ریڑھ کی ہڈی کی حیثیت رکھتا ہے، اس فن سے عرب وعجم دونوں مستغنی نہیں ہیں۔ جوں جوں زمانہ ہر موڑ پر کروٹ بدلتا رہا، نحو کی ضرورت بڑھتی گئی۔ اور خاص کر اس فن کی ضرورت اس وقت زیادہ پڑی جب اسلام کا دائرہ وسیع تر ہوتا گیا اور عربوں سمیت عجم گروہ در گروہ دین اسلام میں داخل ہونے لگے، ان کے لیے قران جیسی مقدس کتاب سمجھنے میں انتہائی مشکلات کا سامنا تھا معانی تو کجا ان کو الفاظ پڑھنے میں دشواری ہوتی تھی ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ مفاہیم اور مقاصد سمجھنے میں نحو کی اہمیت ڈھکی چھپی نہیں۔

علم نحو کی داغ بیل حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما اور حضرت ابوالاسود دوئلی رحمہ اللہ نے ڈالی، بعد میں حضرت ابوالاسودؒ سے اس کے بیٹوں نے علم نحو سیکھا، اسی طرح ابواسحٰقؒ، عیسیٰ الثقفیؒ، ابوعمر بن علاء نے بھی اس علم کو حاصل کیا۔۔۔۔ نصر بن عاصمؒ اور عبدالرحمٰن بن ہرمز الاعرج، یحیٰ بن یعمر وغیرہ نے بتدریج اس علم کو ترقی دی۔۔۔۔

ابوعمر بصریؒ اور انکے شاگرد ابوعبدالرحمٰن خلیل بن احمد فراھیدیؒ المتوفی ۱۶۰ھ اور خلیل کے شاگرد امام ابو بشر عمرو بن عثمان سیبویہؒ المتوفی ۱۶۱ھ قریہ قریہ گھوم کر دیہاتیوں سے خالص فصیح عربی سن کر اس سے قواعد اخذ کرتا تھا، چنانچہ انہوں نے ایک کتاب لکھی جو کتاب سیبویہ کے نام سے مشہور ہوئی جو بعد والی نحوی کتب کے لیے بنیاد کی حیثیت رکھتی ہے۔ ابوعمر والثقفیؒ نے نحو میں دو کتابیں لکھیں: الاکمال۔۔۔ الجامع۔۔۔ پھر نحویوں کے دو گروہ ہوگئے:

نحاۃ کوفہ۔۔۔۔ نحاۃ بصرہ۔۔۔۔ انہوں نے شرح وبسط کے ساتھ علم نحو میں کام کیا۔

مشاہیر علما جنہوں نے علم نحو میں عرق ریزی کی، ان میں سے چند مشہور شخصیات یہ ہیں:

مبردؒ، اخفشؒ، ابوعثمان بکر بن محمد بن عثمان المازنیؒ، زجاجؒ، محمد بن سراجؒ، ابوعلی فارسیؒ، عبدالقاہر جرجانیؒ، ابن ھشامؒ جاراللہ زمخشری، امام ثعلبؒ، رضی، علامہ ابن حاجبؒ اور صاحب کتاب ابوحیانؒ وغیرہ ۔

☆......☆......☆

علم نحو اہم کیوں ہے؟

علوم آلیہ میں سے ہونے کے باوجود یہ علم علوم عالیہ (قرآن، حدیث اور فقہ) کے لیے موقوف علیہ اور معراج کی حیثیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔صاحب مفتاح فرماتے ہیں: علم نحو کا حاصل کرنا فرض کفایہ ہے۔حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: تعلموا النحو کماتعلمون السنن والفرائض ۔۔۔۔۔علم نحو سیکھو جیسا کہ تم سنن اور فرائض سیکھتے ہو۔ایوب سجستانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: تعلمواالنحو فانہ جمال للوضیع وترکہ حجتہ للشریف ۔۔۔۔۔۔نحو سیکھو اس لیے کہ یہ گھٹیا شخص کے لیے باعث جمال ہے اور شریف عزت والے کے لیے اس کا ترک کرنا باعث عیب ہے۔امام کسائی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: انما النحو قیاس یتبع وبہ کل علم ینتفع ۔۔۔۔۔۔علم نحو قابل اتباع قیاس ہے اور اس سے ہر علم میں نفع حاصل کیا جا سکتا ہے، اس کی عظمت اور ضرورت کو ظاہر کو کرنے کیلے علماء کرام کے عجیب وغریب فرمودات ہیں۔مثلا: النحو فی الکلام کا لملح فی الطعام ....النحو للعلوم کا لضوء للنجوم ....النحوفی الکلام کا لضوء فی الظلام

علم نحو ایک سورج کی مانند چمکتا دمکتا ہے، جس کی روشنی سے دیگر علوم درخشاں ہوتے ہیں۔۔۔۔۔مثال کے طور پر قرآن کے رموز اور نکات تک پہنچنے کے لیے آپ کو علم نحو کا از بر ہونا لازمی ہے۔۔۔۔۔آپ حدیث پڑھیں گے تو بغیر نحو کے آپ اس پر اعراب نہیں لگا سکتے ۔۔۔۔آپ فقہ کی تہہ تک پہونچنا چاہتے ہو، تو آپ علم نحو کے بغیر اس کے رموز تک رسائی نہیں پا سکتے ۔۔۔۔آپ ادب تو پڑھیں گے لیکن علم نحو کے بغیر بے جا ہے

کسی بھی زبان پر دسترس حاصل کرنے کے لیے اس کی بنیاد گرائمر (صرف اور نحو) ہے، صرف اور نحو ہی سے آدمی مختصر مگر جامع عبارت بنانے کی مہارت پیدا کرتا ہے۔۔۔۔۔آپ اگر نحوی اصولوں سے آشنا ہو تو آپ عربی تحریریں، عربی مقالات اور عربی محاورات سلیس اور شستہ عبارتوں سے آراستہ کر سکتے ہو، کلام میں ایجاز، اطناب اور مساوات پر دسترس حاصل کر سکتے ہو ۔۔۔۔۔۔جو نہ صرف آپ کی تحریر کی بنیاد کے لیے ضروری ہیں، بلکہ فصاحت اور بلاغت اور استعارات وتشبیہات کے لیے بھی مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔

☆......☆......☆

مقدمہ

علم نحو پر لکھی گئی کتابوں کی طرز تحریر مختلف ہے،اس کی چھان بینی سے واضح ہوتا ہے، کہ بعض کتابیں فلسفہ نحو پر لکھی گئی ہیں ،جس میں فن کے قواعد اور ضوابط قدرے محدود ہوتے ہیں، جب کہ بعض کتابوں میں فن کی وضاحت اوراس کے متعلقہ ابواب کی مکمل تشریح ہوتی ہے ۔ہمارے درس نظامی میں شامل کتابیں فلسفہ نحو کے متعلق ہیں ،اس سے طالب العلم کے ملکہ اور ذہنی استعداد میں اضافہ ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔صاحب محرم آفندی کی انداز تحریر عام فہم ہے انتہائی سلیس انداز سے عبارت کو حل کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔صاحب سوال باسوال اور خادمۃ الکافیہ کا انداز بیان قیل وقال پر مبنی ہے،طالب کے لیے دونوں طریقے اہم ہیں کیونکہ اول الذکر سے فہم کتاب کا ملکہ پیدا ہوتا ہےاور موخر الذکر سے فن کی باریکیوں کی طرف توجہ ہوتی ہے ان کے لم اور تہہ تک پہنچانے سے اس کو ملکہ راسخہ حاصل ہوتا ہے۔۔۔۔۔

زیرنظر رسالہ میں زیادہ تر فن کے قواعد مہمہ پر توجہ مرکوز کی گئی ہے ،تاکہ فن کی بنیادی مقصد سامنے آجائے ، کیونکہ فنی باریکیوں سے کبھی کبھار اصل حقیقت چھپ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔مفردات اور مرکبات کی پہچان کے بعد عبارت پڑھنا، وجہ اعراب اور ترکیب اس فن کا حاصل ہے ۔اجراانہی چیزوں کا ذریعہ ہے ۔۔۔۔۔۔اجراء کا مطلب کسی بھی عبارت کی تحلیل ہے، ہرفن کی اصطلاحات سے عبارت کی تحلیل ہوسکتی ہے، کسی بھی عبارت میں مثلا: منطقی اصطلاحات: صغریٰ، کبریٰ اور حداوسط وغیرہ نکال کر نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔ درس نظامی کی ہر کلاس میں عبارت نحوی طریقے سے تحلیل کرنے پر توجہ کرنے سے فن نحو میں ملکہ پیدا ہوتا ہے، ورنہ ایک مخصوص کلاس میں اجراء محدود کرنے سے ابتدائی طالب کے لیے ایک سال میں فن پر دسترس حاصل کرنا دشوار ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔فن سے جتنی مناسبت پیدا ہوتی ہے اتنا ہی اجرا کی ضرورت بڑھ جاتی ہے۔۔۔۔۔۔۔مقصودی پہلو کو اختیار کر کے رسالہ مجموعہ تیار کیا گیا ہے تاکہ کم وقت میں قواعد، اجرا، مفرد و مرکب کی پہچان اور ترکیب تک رسائی ہوسکے ۔دعا ہے کہ اللہ رب العزت اس سے قارئین کو نفع پہنچائیں اور بندہ کو اجر جزیل عطاء فرمائیں ۔نحو میر کی طرز پر رسالہ تیار کیا گیا ہے، البتہ طوالت کی خاطر عبارت نحو میر سے صرف نظر کی گئی ہے۔

یاد رہے:

نحو: علم صرف اور علم اعراب کے مجوعہ کا نام ہے۔اس کی تفصیل کچھ یوں ہے:

کلمات عرب کی دو حیثیتیں ہیں: افرادی حیثیت اور ترکیبی حیثیت۔اول الذکر کا تعلق علم الصرف سے ہے،جس کا مطلب کلمہ کی تعلیل، اشتقاق اور گردان ہیں، موخرالذکر کا تعلق علم الاعراب سے ہے،جس کا مطلب کلمات کا آپس میں تعلق ،ان پر اعراب رفع ،نصب، جر، جزم اور یا اپنی حالت پر برقرار رہنا وغیرہ ہے۔ان دونوں کے مجوعہ کو علم نحو کہا جاتا ہے۔

ھو حسبی ،نعم المولی ونعم النصیر

نوٹ: قارئین سے التماس ہے کہ کسی بھی غلطی کی اطلاع ہونے پر تنبیہ کریں اور بندہ کو اپنی قیمتی آرا سے محظوظ کیجیے۔

سید کلیم اللہ حرمزئی

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله الذى رفع درجة العلماء وخفض مرتبة الجهلاء وفتح اقفال قلوب الاتقياء والصلاة والسلام على سيد الانبياء الذى اظهر الدين فى الدنيا ونصب راية الاسلام فى العلىٰ وعلىٰ آله واصحابه الذين اضمروا الدجىٰ واظهروا الشريعة الغراء ،وعلى التابعين الذين جروا الناس الى الهدىٰ.

ہر علم کے شروع کرنے کرنے سے پہلے چند چیزوں کا جاننا ضروری ہے۔

واضع علم۔تعریف علم۔موضوع علم۔غرض علم۔واضع فن۔

<u>تعریف علم النحو:</u>

النحو علم باصول يعرف بها احوال اواخر الكلم الثلث من حيث الاعراب والبناء وكيفية تركيب بعضها مع بعض .

یعنی علم نحو ایسے قواعد کا نام ہے، جس سے کلمہ عربی کا اخر باعتبار معرب اور مبنی کے واضح ہو جائے اور کلمات کا باہمی ربط معلوم ہو جائے۔

جیسے: جاء زید ۔۔۔۔۔اب یہ معلوم کرنا ہے، کہ جاء معرب ہے یا مبنی ہے، اور جاء کا زید کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

<u>فائدہ:</u>

تعریف میں مابہ الاشتراک اور مابہ الامتیاز کا ہونا لازمی ہے۔۔۔۔مابہ الاشتراک سے مراد وہ ماہیت ہے جو اپنے افراد کے علاوہ دوسری ماہیت کے افراد کو بھی شامل ہو اور مابہ الامتیاز سے مراد وہ فصول جو ایک حقیقت کے افراد کو دوسری حقیقت کے افراد سے ممتاز کریں۔

<u>فائدہ:</u>

معرف (اسم مفعول) کے وجود ذہنی کی پہچان تعریف سے ہوتی ہے اور وجود خارجی ومصداق کی پہچان مثالوں سے ہوتی ہے۔جیسے: اسم: ہر وہ کلمہ جو کسی اور کلمہ کے ملائے بغیر اپنے معنی پر دلالت کرے۔

یہ تعریف ایک ذہنی چیز ہے، خارج میں نہ وجود ہے اور نہ ہی دلالت ہے۔

مثال: زید۔۔۔۔الرجل۔اب ہم نام کی وجہ سے ''زید'' اور الف لام کی وجہ سے ''الرجل'' جیسے لفظوں کو دیکھ کر سمجھ سکتے ہیں، کہ یہ اسماء ہیں۔اسی طرح ''لفظ یضرب'' حرف اتین سے پہچانا جاتا ہے۔ورنہ فعل کا اپنا خارجی وجود نہیں ہوتا ہے۔

موضوع علم:

الکلمة والکلام

غرض علم:

صیانةالذهن عن الخطاء اللفظی فی کلام العرب .

فائدہ:

کبھی کبھار تعریف غرض سے ہوتی ہے، یہ حقیقی تعریف نہیں ہے بلکہ تعریف لفظی ہے، کیونکہ غرضِ شی شی کے لیے لازم ہوتا ہے اور لوازمات سے حقیقی تعریف نہیں ہوسکتی ہے۔

نوٹ: تعریف۔۔۔موضوع۔۔۔۔اور غرض کی پوری تفصیل کتبِ معقولات میں ہے۔

مفرد۔۔۔۔یا کلمہ

مفرد: مفرد وہ لفظ ہے جو ایک معنی پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے: زید

فائدہ:

یہاں چند چیزیں قابل فہم ہیں:

ایک لفظ ایک معنی پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے: زید

ایک لفظ دو معنوں پر دلالت کرتا ہو۔ جیسے: ضاربة

یہاں بظاہر ایک لفظ ہے، لیکن دو معنوں پر دلالت کرتا ہے۔ ایک ضرب، دوسرا لفظ تانیث (تائے مدورہ)۔

دو لفظ ایک معنی پر دلالت کریں۔ جیسے: عبد الله (جب کسی کا نام ہو)

عبد الله اگر چہ دو لفظ ہیں، لیکن علم شخصی ہونے کے بعد اس کا موضوع لہ ایک شخص معین ہوتا ہے۔ اور یہ جامد کی حیثیت اختیار کرتا ہے۔

دو لفظ دو معنوں پر دلالت کریں۔ جیسے: زید قائم .

صورت اول مفرد ہے۔

صورت دوم بھی مفرد ہے۔

اعتراض: یہاں دو الفاظ دو معنوں پر عمل کرتے ہیں۔ ضرب اور تائے تانیث۔

جواب: ضرب کا معنی مستقل ہے، جب کہ تا کا معنی بالتبع ہے، تا الگ ذکر نہیں ہوتا ہے، بلکہ دیگر لفظ کے ضمن میں معنی دیتا ہے۔

صورت سوم بھی مفرد ہے۔ قانون یہ ہے: الفاظ مرکبہ علم بننے کے بعد مفرد کے حکم میں ہو جاتے ہیں۔ جیسے: عبداللہ، عبدا لرحمٰن۔

صورت چہارم مرکب ہے۔

یادرہے: لفظ عبداللہ کا مفرد ہونا منطقین کے ہاں ہے، جب کہ نحاۃ اسم جامد ہونے کے باوجود اس کو اعلام مرکبہ کہتے ہیں۔

اور مرکب اضافی والا اعراب جاری کرتے ہیں۔ جیسا کہ منادی منصوب میں **یاعبداللہ** (دال کے نصب کے ساتھ)۔

کلمہ یا مفرد تین قسم پر ہے۔ اسم، فعل اور حرف۔

وجہ حصر: کلمہ اپنے معنی پر دلالت کرتا ہو، یا نہیں۔ اگر کرتا ہو، تو دیکھا جائے گا، مستقل بالذات ہے، یا بالتبع ہے، اگر مستقل بالذات ہو، تو دیکھا جائے گا، کہ زمانہ پر دلالت کرتا ہے، یا نہیں اگر اول ہے تو فعل ہے، ثانی ہے تو اسم ہے اور اگر بالتبع ہے، تو حرف ہے۔

قانون: کسی بھی لفظ کے لیے دو چیزیں ہوتی ہیں: ماہیت اور مصداق۔ ماہیت تعریف سے حاصل ہوتی ہے، جبکہ مصداق مثالوں سے واضح ہوتا ہے۔ اور مثالوں کی مزید وضاحت علامات سے ہوتی ہے۔

مثلا: انسان کی ماہیت حیوان ناطق ہے، جب کہ مصداق خارج میں زید ہے جو مخصوص شکل وشباہت کے ساتھ زندہ ہے۔

ذیل میں اسم کی علامتیں لکھی جاتی ہیں:

علامات اسم

1 شروع میں الف لام ہو: الرجل.

2 حرف جر داخل ہو: مررت بزيد.

3 حرف ندا ہو: یاعبد الله.

4 کسرہ لفظی ہو: امس...مررت بزید

5 مضاف ہو: غلام زید۔

6 مضاف الیہ ہو: غلام زید۔

7 موصوف ہو: رجل عالم۔

8 مثنیٰ ہو: رجلان۔

9 مجموع ہو : رجال۔

10 الف مقصورہ ہو: حبلی۔

11 الف ممدودہ ہو: حمراء۔

12 علم شخص ہو:عبداللہ۔

13 علم موضع ہو:بصرہ ۔

14 تائے مدورہ ہو:ضاربة ۔

15 استعداد مسندالیہ ہو:ر ایت زیدا۔

ف :استعداد مسند الیہ سے مراد وہ اسم جو بالفعل مسند الیہ نہ ہو،البتہ مسند الیہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہو۔جیسے یہاں پر زید منصوب ہے،البتہ مسند الیہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔۔۔زید قائم۔

16 تنوین مقدر ہو : افضل ۔

17 کسرہ تقدیری ہو:مررت بعمر۔

18 منسوب ہو:بغدادی۔

19 منسد الیہ ہو: زید قائم۔

20 مصغر ہو: قریش۔

<u>علامات فعل</u>

1 مبنی برفتحہ ہو:ضرب

2 حروف اتین داخل ہو:یضرب ،تضرب ،نضرب ،نضرب۔

3 حرف قد داخل ہو:قد ضرب۔

4 حرف سین داخل ہو:سیضرب۔

5 حرف سوف داخل ہو:سوف یضرب۔

6 حرف ناصب داخل ہو:لن یضرب۔

7 حرف جازم داخل ہو:لم یضرب۔

8 امر ہو:اضرب۔

9 نہی ہو: لاتضرب ۔

10 نون تاکید ثقیلہ ہو: لیضربن۔

11 نون تاکید خفیفہ ہو:لیضربن ۔

12 تائے متحرکہ ہو: ضربت ،ضربت ،ضربت۔

13 تما ضمیر ہو: ضربتما۔

14 تم ضمیر ہو:ضربتم۔

15 تن ضمیر ہو:ضربتن ۔

16 یا ضمیر ہو: تضربین۔

17 حرف نفی داخل ہو:لا یضرب۔

فائدہ:

حروف کی دو قسمیں ہیں:حروف معانی اورحروف مبانی

حروف معانی وہ ہیں جو معنی دار ہوں۔جیسے:ان ،ما اور لا۔

حروف مبانی وہ ہیں جن سے کلمہ کی ساخت تیار ہوتی ہو۔جیسے:ضرب (ض،ر،ب)

فائدہ:

علم نحو میں حروف معانی سے بحث ہوتی ہے،جب کہ صرف میں حروف مبانی سے بحث ہوتی ہے۔کیونکہ اس فن کا تعلق ترکیب سے ہے۔**التركيب تحت المعنى** ۔علم صرف میں بنا،تعلیل،اشتقاق اورقوانین کا تذکرہ ہوتا ہے،جس کا تعلق الفاظ سے ہے معنی سے نہیں ہے۔

فائدہ:

حرف ضم ضمیمہ(اسم یا فعل کے ساتھ ملنا) کا محتاج ہے،جب تک اس کے ساتھ مدخول کا ذکر نہ ہو تو معنی دار نہیں ہوتا ہے ۔جیسے:سرت من البصرة الى الكوفة .... عبارت سے مراد بصرہ کی بدایت اورنہایت ہے۔ایک ابتدا اورانتہا اسمی ہیں جو بغیر کسی متعلق کے معنی مستقل پر دلالت کرتے ہیں اور ایک وہ بدایہ ونہایہ ہیں جو خاص بصرہ اورکوفہ کے ضمن میں ہیں،من اورالیٰ کا یہ خاص مفہوم سوائے متعلقات (بصرہ اورکوفہ) کے سمجھ میں نہیں آتا ہے اسی کو معنی حرفی کہا جاتا ہے۔

مرکب

مرکب:ہر وہ لفظ جو دو یا دو سے زائد معانی پر دلالت کرے۔جیسے:زيد قائم

مرکب کی دو قسمیں ہیں:مفید،غیر مفید۔

مفید:مفید وہ ہے جب قائل بات کہہ کر خاموش ہو جائے تو سننے والے کو خبر یا طلب حاصل ہو جائے۔جیسے:زيد قائم

غیر مفید: غیر مفید وہ ہے کہ قائل بات کہہ کر خاموش ہوجائے تو سننے والے کو خبر یا طلب حاصل نہ ہو جائے۔ جیسے: غلام زید۔ یہ معلوم نہیں ہے، کہ زید کے غلام کے متعلق کیا حکم ہے؟

فائدہ:

مرکب غیر مفید کو مرکب تام، مرکب غیر ناقص، مرکب اسنادی، مرکب کلامی، جملہ اور کلام بھی کہا جاتا ہے۔

مرکب مفید کی دو قسمیں ہیں

جملہ خبریہ۔ جملہ انشائیہ

جملہ خبریہ: وہ جملہ جس میں حکایت محکی عنہ کے موافق یا مخالف ہو۔

وہ جملہ جس میں صدق اور کذب کا احتمال ہو۔

وہ جملہ جس کے قائل کو صادق یا کاذب کہا جاسکے۔

جیسے: زید قائم ۔اگر واقعی زید کھڑا تھا، تو جملہ صادقہ ہے، ورنہ جملہ کاذبہ ہے۔

فائدہ:

صدق اور کذب خبر اور مخبر دونوں کی صفتیں بن سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل کچھ یوں ہے کہ نسبت کلامی نسبت خارجی کے موافق ہے یا مطابق ہے، اگر موافق ہے تو خبر صادق ہوگی اور اگر موافق نہ ہو تو خبر کاذب ہوگی۔ اس صورت میں صدق اور کذب جملہ کی صفت ہوں گے ۔۔۔۔۔۔ اور اگر مخبر کا کلام واقع کے مطابق ہو، تو مخبر صادق ہوگا اور مخالف ہو تو مخبر کاذب ہوگا۔ اس صورت میں صدق اور کذب مخبر کی صفت ہوں گے۔

جملہ خبریہ کی چار قسمیں ہیں

جملہ اسمیہ: وہ جملہ جس کے دو مقصودی اجزاء میں سے پہلا جز اسم ہو۔ جیسے: زید قائم۔

جملہ فعلیہ: وہ جملہ جس کے دو مقصودی جزؤں میں سے پہلا جز فعل ہو۔ جیسے: ضرب زید۔

جملہ ظرفیہ: وہ جملہ جس کے دو مقصودی جزؤں میں سے پہلا جز ظرف یا جار و مجرور ہو۔ جیسے: فی الدار رجل ۔

جملہ شرطیہ: وہ جملہ جس کے دو مقصودی جزؤں میں سے پہلا جز شرط اور دوسرا جزا ہو۔ جیسے: ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود۔

فائدہ:

جملہ ظرفیہ اس وقت ہوتا ہے، جب جار مجرور، یا ظرف کا تعلق فعل یا شبہ فعل کے ساتھ ہو اور مابعد والا اسم اسی جار مجرور یا ظرف جو فعل یا شبہ فعل کا قائم مقام ہو، کے لیے فاعل بن رہا ہو، ورنہ اگر فعل سے تعلق دیا جائے تو جملہ فعلیہ ہوگا، ورنہ جملہ اسمیہ ہوگا۔اس لیے صاحب نحو میر نے الگ قسم نہیں بنائی ہے۔

فائدہ:

نحویوں کے نزدیک جملہ شرطیہ میں اصل جزا ہے، جب کہ شرط صرف قید کی حیثت رکھتی ہے۔جیسے:

ان فزت فی الاختبار تنل الجائزۃ....یعنی تنال الجائزۃبشرط فوزک فی الاختبار.

اس لیے جملہ شرطیہ کا جزافعل ہوتو جملہ فعلیہ ہوگا۔اوراگراسم ہو،تو اسمیہ ہوگا۔اسی طرح جزاخبر ہوتو جملہ شرطیہ خبریہ ہوگا، ورنہ انشائیہ ہوگا۔

جب کہ منطقیوں کے ہاں جملہ شرطیہ میں حکم شرط اور جزا کے درمیان ہوتا ہے۔جیسے: **ان کانت الشمس طالعة فالنهار موجود** ۔یہاں حکم وجود شمس اور طلوع نہار کے درمیان ہوتا ہے اس لیے مناطقہ کے نزدیک جملہ شرطیہ انشائیہ نہیں بن سکتا ہے۔بلکہ ہمیشہ خبریہ ہوتا ہے۔

فائدہ:

جب دو کلمے مل جائیں تو اس میں چھ احتمالات پائے جاتے ہیں: اسم اسم، اسم فعل، اسم حرف۔فعل فعل۔فعل حرف۔حرف حرف۔

اس کے متعلق قانون یہ ہے کہ مرکب کی ترکیب اجزائے مقصودی سے لازمی ہے۔حرف غیر مقصودی ہے۔اور جو چیز مقصود اور غیر مقصود سے مرکب ہو، وہ بھی غیر مقصودی ہوتی ہے۔لہذا اسم حرف، حرف حرف اور فعل حرف مرکب مقصودی سے نکل گئے فعل چونکہ مسند الیہ نہیں بن سکتا ہے، مسند الیہ کے بغیر جملہ تام نہیں ہوتا ہے، اس لیے فعل فعل کی ترکیب بھی درست نہیں ہے۔

مسند حکم کو کہتے ہے، مسند الیہ جس پر حکم لگایا جائے۔فعل مسند بن سکتا ہے مسند الیہ نہیں بنتا ہے۔اسم مسند اور مسند الیہ دونون بن سکتا ہے۔۔۔۔۔حرف نہ مسند بنتا ہے اور نہ مسند الیہ بنتا ہے۔

فائدہ:

مسند الیہ: ہر وہ لفظ جس کے متعلق بات ہوتی ہو۔

مسند: ہر وہ لفظ جس سے مسند الیہ کی وضاحت ہوتی ہو۔

جیسے: زید قائم۔۔۔زید کی وضاحت قیام سے ہے۔یعنی کھڑے ہونے کا حکم زید پر لگایا گیا۔

فائدہ:

اسم مسند اور مسند الیہ دونوں ہوسکتا ہے، فعل مسند ہوسکتا ہے مسند الیہ نہیں ہوسکتا ہے، جبکہ حرف نہ مسند ہوسکتا ہے اور نہ مسند الیہ ہوسکتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ حرف میں محکوم علیہ اور محکوم بہ کی صلاحیت مفقود ہے، فعل میں صرف محکوم بہ کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔

فائدہ:

جملہ اور کلام کے درمیان نحویوں کے ہاں فرق نہیں ہے۔ البتہ بعض علما فرق کرتے ہیں، وہ فرماتے ہیں کہ جملہ میں تین اور کلام میں چار امور پائے جاتے ہیں۔

مسند الیہ۔

مسند۔

اسناد۔

جب کہ کلام میں قصد بھی لازمی ہے۔ اس کی مثال یوں ہے: اللہ جل جلالہ فرماتے ہیں:

﴿ **یا ایھاالناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم....** ﴾

یہاں مقصود عبادت ہے، خلق نہیں ہے کیونکہ ہر ایک کو خلقکم کا ادراک ہے۔ اس لیے خلقکم باوجود مسند الیہ، مسند اور اسناد کے جملہ ہے، کلام نہیں ہے۔

فائدہ:

1 چند جگہوں میں جملہ واقع ہوتا ہے:

2 مبتدا کی خبر میں وقع ہو۔ جیسے: زید یضرب۔

3 ذوالحال کی حال میں واقع ہو۔ جیسے: جاء نی زید یرکب ۔

4 موصول کے صلہ میں واقع ہو۔ جیسے: جاء نی الذی ضربک۔

5 موصوف کی صفت میں واقع ہو۔ جیسے: اناس یتطھرون۔

6 جملہ شرطیہ بدوں جزا ہو: ان کانت الشمس طالعة فالنھار موجود۔

7 جملہ ندا بغیر منادی ہو: یازید اقرء الکتاب بتوجه تام۔

8 جملہ قول ہو: قال زید : انی عبد الله۔

9 افعال قلوب کا مفعول ثانی ہو: علمت زید ایفھم۔

10 اعلمت کا مفعول ثالث ہو: اعلمت زیدا عمرا ابوہ عالم۔

ترکیب: زید قائم. زید: اسم، اسم متمکن، معرب، معرفہ، معرفہ بوجہ علم، واحد، مذکر، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ہر سہ اعرابش لفظی، حقیقی غیر تبعی، رفعہ ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ لفظی، لفظا مرفوع مبتدا۔

قائم: صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مجرد، اجوف واوی از باب نصر ینصر، عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ، معرب، نکرہ، واحد، مذکر، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ہر سہ اعرابش لفظی حقیقی غیر تبعی طلب کرتا ہے اسم مرفوع شش اسم منصوب کا۔

در وضمر مستتر معبر بہ ھو اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہ مبنی الاصل، بوجہ شبہ وضعی، راجع بسوئے شخص، معرفہ معرفہ بوجہ ضمیر، برائے واحد، برائے مذکر، آٹھ قسموں میں سے پہلی قسم ضمیر مرفوع متصل، محلا مرفوع فاعل برائے قائم۔

قائم اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کر خبر برائے زید مبتدا۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

علامات مبتدا اور خبر

1 معرفہ کے بعد فعل ہو۔ جیسے: زید یضرب۔

2 معرفہ کے بعد شبہ فعل آجائے۔ جیسے: الرجل ضارب۔

3 ایک اسم مضاف ہو معرف باللام کی طرف، اس کے بعد فعل آجائے۔ جیسے: غلام الرجل یضرب

4 ایک اسم مضاف ہو معرف باللام کی طرف، اس کے بعد شبہ فعل آجائے۔ جیسے: غلام الرجل ضارب۔

5 ایک اسم مضاف ہو ایسے اسم کی طرف جو مضاف ہو معرف باللام کی طرف، اس کے بعد فعل آجائے۔ جیسے: صاحب غلام رجل یضرب.

6 ایک اسم مضاف ہو ایسے اسم کی طرف جو مضاف ہو معرف باللام کی طرف، اس بعد شبہ فعل آجائے جیسے: صاحب غلام رجل ضارب۔

7 معرف باللام کے بعد جار مجرور آجائے۔ جیسے: الحمد لله۔

8 جار مجرور کے کے بعد نکرہ آجائے۔ جیسے: فی الدار رجل۔

9 جار مجرور کے بعد معرفہ آجائے۔ جیسے: لله الحمد۔

10 اسمائے اشارات کے بعد نکرہ آجائے۔ جیسے: هذا رجل.

11 اسمائے اشارات کے بعد معرفہ (غیر معرف باللام) آجائے۔ جیسے: هذا زید.

12 اسمائے موصول کے بعد جار مجرور آجائے۔ جیسے: الذی ضربک فی الدار۔

13 اسمائے موصول کے بعد فعل آجائے۔ جیسے: الذی ضربک جاء.

14 اسمائے موصول کے بعد شبہ فعل آجائے۔جیسے: الذی ضربک قائم۔

15 مضاف الیہ کے بعد فعل آجائے۔جیسے:غلام زید ضرب۔

16 مضاف الیہ کے بعد شبہ فعل آجائے۔جیسے:غلام زید قائم۔

17 نکرہ موصوف کے بعد فعل آجائے۔جیسے:رجل عالم یقرء۔

18 نکرہ موصوف کے بعد شبہ فعل آجائے۔رجل عالم مدرس فی الصف۔

19 نکرہ موصوف کے بعد جار مجرور آجائے۔رجل عالم فی الصف۔

20 نکرہ موصوف سے پہلے جار مجرور آجائے۔فی البیت رجل عالم۔

<u>جملہ ظرفیہ کی ترکیب:</u>

فی الدار رجل :

فی : حرف از حروف جارہ، عاملہ، از عوامل لفظیہ سماعیہ مبنی مبنی الاصل مبنی بر کسرہ، طلب کرتا ہے اسم مجرور کا۔

الدار : اسم، اسم متمکن، معرب، معرفہ، معرفہ بوجہ الف لام، واحد، مونث، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم، ہر سہ اعرابش لفظی ، حقیقی غیر تبعی ، رفع ضمہ لفظی ، نصب فتحہ لفظی ، جر کسرہ لفظی ، مجرور برائے جار، جار اپنے مجرور سے مل کر قائم مقام فعل، یا شبہ فعل۔

رجل : اسم، اسم متمکن، معرب، نکرہ، واحد، مذکر، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم، ہر سہ اعرابش لفظی، حقیقی غیر تبعی ، رفعہ ضمہ لفظی ، نصب فتحہ لفظی ، جر کسرہ لفظی ، لفظا مرفوع فاعل برائے فی الدار۔ جار مجرور اپنے فاعل سے مل کر جملہ ظرفیہ ہوا۔

<u>تمرین:</u>

درجہ ذیل جملوں میں اسم، فعل اور حرف نکالیں، اور ساتھ جملہ خبریہ کی چاروں اقسام بھی منتخب کریں۔

ان اللہ ھو الغفور الرحیم .﴿اللہ خالق کل شئی .﴾﴿ذلک الکتا ب لاریب فیہ.﴾ ﴿لا یعلم الغیب الا اللہ .﴾الحق مر ولو کان درا.من لم یشکر الناس ،لم یشکر اللہ. فی الدار رجل .جاء نی زید.ان کانت الشمس طالعة ،فالنھار موجود.زید فی الدار الدین نصیحة . لا ایمان لمن لا امانة لہ. من رغب عن الحق ،یضل ویضل .﴿یٰحسرة علی العباد.﴾ان اللہ عزیز ذو انتقام.﴾﴿ولعذاب الآخرة اشد وابقیٰ.﴾﴿من کان یرید العزة فان العزة للہ.ان تجد تسد.﴾وکم قصمنامن قریة کانت ظالمة وانشئنا بعدھا قوما آخرین.﴾﴿وما کنا مھلکی القری الاواھلھا ظالمون.﴾﴿.ومن اراد الاخرة وسعیٰ لھا سعیھا وھو مومن فاولئک کان سعیھم مشکورا.﴾﴿کلا نمد ھولآء وھولآء من عطآء ربک .وما کان عطآء ربک محظورا.﴾﴿افلاینظرون الی الابل کیف خلقت.والی السمآء کیف رفعت.﴾﴿سبح اسم ربک الاعلیٰ.﴾﴿واللیل اذا یغشیٰ.﴾﴿ولسوف یرضی.﴾﴿فللہ الحمد رب السمٰوٰت ورب الارض رب العلمین.﴾﴿لہ ملک

السمٰوٰت والارض.﴾

<u>جملہ انشائیہ:</u>

☆ جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے، جس کا محکی عنہ نہ ہو۔

☆ وہ جملہ جس میں صدق اور کذب کا احتمال نہ ہو۔

وہ جملہ جس کے قائل کو صادق یا کاذب نہ کہا جا سکے۔ جیسے: اضرب ۔ یہاں کوئی حکایت پہلے سے نہیں گذری ہے، جس کا اضرب (صیغہ) بیان کرتا ہو۔

<u>ف:</u>

جملہ کی غیر مشہور تین قسمیں ہیں: خبریہ۔۔۔انشائیہ۔۔۔۔طلبیہ۔۔۔۔

اگر محکی عنہ پہلے سے موجود ہو، تو خبریہ ہوگا۔ اور اگر معنی لفظ کے ساتھ وجود میں آئے، تو انشائیہ ہوگا۔

جیسے: بعت واشتریت ۔ یہاں معنی لفظ کہنے کے ساتھ حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اگر معنی لفظ کے بعد وجود میں آئے، تو طلبیہ ہوگا۔ جیسے: اضرب۔ وجود ضرب اضرب کے ساتھ نہیں ہے، بلکہ بعد میں موجود ہوتا ہے۔

<u>جملہ انشائیہ کی علامات</u>

1 امر ہو۔ جیسے: اضرب
2 نہی ہو۔ جیسے: لا تضرب
3 استفہام ہو جیسے: هل ضرب زيد
4 تمنی ہو۔ جیسے: ليت زيدا حاضر
5 ترجی ہو۔ جیسے: لعل عمرا غائب
6 عرض ہو۔ جیسے: الا تنزل بنا فتصيب خيرا
7 ندا ہو۔ جیسے: ياعبدا لله لاتكسل فى الدراسات
8 عقود ہو۔ جیسے: بعت واشتريت
9 قسم ہو۔ جیسے: والله لاضربن زيدا
10 فعل مدح ہو۔ جیسے: نعم الرجل زيد
11 فعل تعجب ہو۔ جیسے: ما احسنه

فوائدضروریہ:

تمنی اور ترجی میں یہ فرق ہے، کہ تمنی محال اور ممکن دونوں کے لیے استعمال ہوسکتا ہے، جب کہ ترجی صرف ممکنات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: **لیت الشباب یعود** . (اے کاش جوانی لوٹ آتی!) بوڑھاپے میں شباب کا لوٹ آنا محال ہے۔

فائدہ:

جہاں **لعلکم تتقون**....یا**لعلکم تفلحون** ... جیسے جملے آجائے، تو ان کی ترکیب دوطرح ہوتی ہیں:

ناجین لفظ محذوف نکال کر فعل کو بتاویل مصدر بنا کر ناجین کے لیے مفعول بہ بنایا جائے گا۔ اور ناجین اپنے ماقبل سے حال ہوگا، اس کے بغیر حال بنانا درست نہیں ہے، ورنہ انشائیہ کا حال بننا لازم آئے گا۔

اور دوسری صورت یہ ہے: کہ کی مصدریہ محذوف نکالا جائے اور کی اپنے مابعد کو بتاویل مصدر بنائے گا۔

۲

قرآن میں ذکر ہے:﴿**فتمنوا الموت**﴾ . بظاہر یہ سوال پیدا ہوتا ہے، کہ موت کا آنا تو یقینی ہے، جب کہ تمنی وجوب کے لیے استعمال نہیں ہوتا ہے؟ اس کا جواب یہ ہے، کہ موت قبل از وقت مراد ہے۔

۳

عقود میں بعت واشتریت کا اعتبار اس وقت ہوتا ہے، جب دوران خرید وفروخت یہ الفاظ کہے جارہے ہوں، ورنہ بعد میں تو یہ ایک حکایت بن جاتی ہے، جس کا باقاعدہ محکی عنہ موجود ہے، اس لیے یہ اس وقت یہ جملہ خبریہ بنتا ہے۔

۴

جملہ انشائیہ کی تین قسمیں ہیں:

اسمیہ : هل زيد قائم ۔

فعلیہ: هل ضرب زيد۔

ظرفیہ:افی الدار رجل۔

۵

جملہ خبریہ کا عطف انشائیہ پردرست ہے، یانہیں ۔۔ اس میں نحاۃ کا اختلاف ہے، جو جواز کے قائل ہیں، ان کی دلیل :﴿**فصل لربک وانحر**....﴾ یہ ماقبل پر عطف ہے۔ اور جو عدم جواز کے قائل ہیں وہ فاسبیہ مانتے ہیں۔

تمرین

درجہ ذیل جملوں سے خبریہ اور انشائیہ الگ کریں۔

﴿لاتقنطوا من رحمة الله .﴾﴿ لو كان فيهما الهة الا الله لفسدتا.﴾بلغو ا عنى ولو آية . ياحبذا لو نجحت في الاختبار .مالي اراك لا تتنشط في الدراسات.من نجح في الاختبار .مالذى اراك قاعدا عن العمل .ما لك اذادعيت لعمل قرفصت و اذادعيت لماكل قرفصت .كيف يمكن نشرة لغة العربية على صفحات العالم.﴿ومالي لااعبدالذى فطرنى واليه ترجعون.﴾﴿قال كم لبثتم فى الارض عددسنين.﴾﴿ويقول الكافر يٰليتني كنت ترابا.﴾والنّٰزعٰت غرقا والنّٰشطٰت نشطا.﴾﴿واذالجبال سيرت.﴾﴿بسم الله الرحمن الرحيم﴾﴿لااله الا الله محمدرسول الله﴾﴿ساء ماكانوا يعملون .﴾رضيت بالله ربا والاسلام دينا وبمحمدنبيا.مات خالد(رحمه الله)

مرکب غیر مفید:

جب قائل بات کہہ کر خاموش ہو جائے ،تو سننے والے کو خبر یا طلب حاصل نہ ہو جائے۔

مرکب غیر مفید کی قسمیں:

مرکب اضافی: دو اسموں کو ایک کر دیا جائے ، بایں صورت کہ اسم اول سے تنوین اور الف لام حذف کر دیا جائے اور اسم دوم کو تنوین یا قائم مقام تنوین اور یا الف لام کے ساتھ استعمال کیا جائے۔جیسے: غلام زید اصل میں غلام اور زید تھا غلام کی اضافت زید کی طرف کی گئی تو اس سے تنوین حذف کر دی گئی اور زید کو تنوین کے ساتھ استعمال کیا گیا۔

فائدہ:

مضاف الیہ ہمیشہ مجرور ہوتا ہے۔

مضاف الیہ کی علامات:

1 ایک اسم مضاف ہو اس کے بعد معرفہ آجائے: غلام زيد۔

2 ایک اسم دوسرے کی طرف مضاف ہو اس کے بعد معرفہ آجائے: صاحب غلام زيد۔

3 ایک اسم دوسرے کی طرف مضاف ہو اور وہ تیسرے کی طرف مضاف ہو، اس کے بعد معرفہ ہو: اهل صاحب غلام زيد۔

4 ایک اسم مضاف ہو اس کے بعد ضمیر آجائے: ربک۔

5 دو اسمیں مضاف ہوں، اس کے بعد ضمیر آجائے: ذكر ربك۔

6 تین اسمیں مضاف ہوں،اس کے بعد ضمیر آجائے:ذکر رحمة ربک۔

7 ایک اسم مضاف ہواس کے بعد نکرہ آجائے:غلام رجل۔

8 دو اسم مضاف ہوں اس کے بعد ضمیر ہو:صاحب غلام رجل۔

9 تین اسم مضاف ہوں اس کے بعد نکرہ آجائے:اهل صاحب غلام ر جل۔

10 ایک اسم مضاف ہواس کے بعد اسم اشارہ آجائے: غلام هذا۔

11 ایک اسم مضاف ہواس کے بعد اسم موصول آجائے: غلام الذی۔

ف:

کبھی مضاف حذف ہوتا ہے اور مضاف الیہ اس کا قائم مقام ہوتا ہے۔جیسے:

وجاء ربک...ای امر ربک....واسئل القرية...ای اهل القرية.

ف:

مضاف الیہ حذف ہونے کو وقت اس کے قائم مقام درج ذیل چیزیں واقع ہوتی ہیں:

☆ الف لام: جیسے:

وعلم آدم الاسماء كلها.....ای اسماء المسميات كلها.

☆ تکرار مضاف: جیسے:

یاتیم تیم عدی....ای یاتیم عدی تیم عدی.

☆ تنوین: جیسے:

یومئذ...ای یوم اذا كان كذا.

☆ مبنی بر ضمہ ہو۔جیسے:

من قبل ...ای من قبل كل شیء.

ف:

اردو میں مضاف الیہ کا ترجمہ پہلے ہوتا ہے۔کا،کے،کی۔۔۔را،رے،ری۔۔۔نا،نے،نی۔

البتہ تین جگہوں میں مضاف کا ترجمہ پہلے ہوتا ہے:

لفظ کل اور بعض: جیسے:کل واحد۔ ہر ایک ۔

اسمائے معدودہ: جیسے: ثلاثة ایام۔تین دن ۔

لفظ یوم جب مضاف ہو: جیسے:

﴿یوم ینفع الصادقین صدقهم.﴾

اس دن جو نفع دے صادقین کو ان کا صدق۔

مرکب بنائی: دو اسموں کو ایک کر دیا جائے، بایں صورت کہ جز دوم متضمن معنی حرف ہو اور تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔

جیسے: احد عشر۔ اصل میں احد وعشر تھا۔ عشر متضمن معنی حرف ہے اور تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہے۔

فائدہ:

متضمن معنی حرف کا مطلب یہ ہے، کہ اس میں واو کا لحاظ رکھا گیا ہے۔ جیسے: ثلثة عشر۔ اس کا مطلب یہ ہے: تین اور دس یعنی تیرہ۔ اور واو کا لحاظ نہ رکھا جائے، تو معنی ہوگا: تین دس یہ تیس بنتے ہیں، تیرہ نہیں بنتے ہیں۔

فائدہ:

تائے حیثیت کا مطلب یہ ہے، کہ اعراب مابعد پر آئے گا، ماقبل پر نہیں آئے گا۔

جیسے: ضارب۔ اس کو تین حالتوں میں پڑھا جائے تو تو تبدیلی کا محل با ہوگا۔ یعنی: **جاء نی ضارب ورایت ضاربا ومررت بضارب.**

لیکن اگر اس کے ساتھ تا کا اضافہ کیا جائے، تو تبدیلی کا محل تا ہوگا۔ **جاء نی ضاربة ورایت ضاربة و مررت بضاربة .**

اسی طرح اعراب پہلے احد پر آتا تھا، لیکن جب عشر کا اضافہ کیا گیا تو اعراب عشر پر آئے گا۔

ف:

ثلث عشر الی تسع عشر چونکہ مبنی ہیں، اس لیے تینوں حالتوں میں دونوں جز مبنی برفتحہ ہوں گے، اسی طرح اگر اسم فاعل کے صیغہ سے استعمال ہو، تب بھی دونوں جز مبنی ہوں گے، البتہ جن اسماء کے آخر میں یا ہو (الحادی عشر) تو تخفیف کی خاطر یا ساکن ہوگا۔

ف:

عشرة نساء میں شین پر سکون جائز ہے۔

فائدہ:

مرکب بنائی کی تین قسمیں ہیں:

۱ مرکب بنائی من العدد: وہ مرکب جس کے دونوں اجزا اسمائے عدد ہوں۔ جیسے: **احد عشر تاتسعة عشر**

۲ مرکب بنائی من الظروف: وہ مرکب جس کے دونوں اجزا اسمائے ظرف ہوں۔ جیسے: بين بين

۳　مرکب بنائی من الاحوال: وہ مرکب جس کے دونوں اجزا حال ہوں۔ جیسے : **تساقطوا اخول اخول**

مرکب توصیفی: وہ مرکب جن دو جزؤں میں سے پہلا جز موصوف ہو اور دوسرا جز صفت ہو۔ جیسے: رجل عالم.

مرکب مزجی: دو جزؤں کو باین صورت ملایا جائے، کہ جز اول متضمن معنی حرف نہ ہو اور جز دوئم تائے تانیث کی حیثیت رکھتا ہو۔

مرکب صوتی: وہ مرکب جن کے دو جزؤں میں سے کوئی لفظ اسمائے اصوات میں سے ہو۔ جیسے: سیبویه

فائدہ:

اسمائے اصوات کی تعریف اس طرح بھی کی گئی ہے، کہ اگر قبل از ترکیب جز دوم مبنی ہو، تو مرکب صوتی ہوگا

فائدہ:

زید ضرب اگر کسی کا نام رکھا جائے، تو یہ مرکب صوتی ہوگا، کیونکہ اس کا دوسرا جز قبل از ترکیب مبنی ہے۔

فائدہ:

مرکبات کل چھ ہیں: اسنادی۔ اضافی۔ بنائی۔ منع صرف۔ توصیفی۔ صوتی۔

مرکبات کی ذیلی اقسام درجہ ذیل ہیں:

مجموعہ مرکبات

1　مرکب اسنادی: زید قائم

2　مرکب اضافی: غلام زید

3　مرکب توصیفی: رجل عالم

4　مرکب بنائی من العدد: احد عشر

5　مرکب بنائی من الظروف: صباح مساء

6　مرکب بنائی من الاحوال: اخول اخول

7　مرکب منع صرف: معدی کرب

8　مرکب صوتی: راہویه

9　مرکب بدلی: رأیت زیدا اخاك۔

10　مرکب حالی: رایت زیدا راکبا

11 مرکب تمیزی:عندی رطل زیتا

12 مرکب تاکیدی:جاء نی زید نفسه

13 مرکب بیانی: جاء نی زید ابو بکر

14 مرکب استثنائی:جاء نی القوم الا زیدا

تمرین

درجہ ذیل جملوں میں مرکبات اوران کی اقسام معلوم کریں۔

کتاب الله .سنة رسول الله .المسلم من سلم المسلمون من لسانه ویده.هل یمکنک ان تشرفنا باسمک .من جد وجد .عند ی خمسة عشر درهما.جاء نی زید اخو عبد الله . مارایت الا زید ا.اللغة العربیة لسان العرب.عندی قفیزان برا .بئس ا لرجل زید .سبحان الله !مااعظم شانه.اللهم اشغل الظلمین بالظلمین واخرجنامن بینهم سالمین غانمین.جاء نی زید وهو یاکل .لایومن احدکم حتی یحب لاخیه مایحب لنفسه.﴿فمن تبعنی فانه منی ومن عصانی فانک غفوررحیم﴾.ناولنی هذاالدورق.

﴿هذایوم ینفع الصادقین صدقهم.﴾﴿لهم فیها دارالخد.﴾﴿فمن تبعنی فانه منی.....﴾﴿لایأتیه الباطل من بین یدیه ولامن خلفه.﴾﴿هذامن فضل ربی﴾،سنة الله،﴿سنتة ابیکم ابراهیم..﴾،جمیل الثناء ،سیدالأنبیاء، فخرالأمم،لایمکن الثناء.اللهم انانعوذبک من خلیل ماکر عیناه تریانی وقلبه یرعانی.

اللهم انا نعوذبک من البؤس والتباؤس،ونعوذبک من ابلیس وجنوده ،ونعوذبک من فتنة النساء ،ونعوذبک من أن تصدعنا وجهک یوم القیمة.

طریقہ اجرا

سب سے پہلے کلمات (اسم ،فعل اور حرف) کو الگ کیا جائے ، پھر ان کی علامتیں جدا کی جائیں ، پھر معرب مبنی اور ان کی اقسام جدا کی جائیں ، پھر معرفہ اور نکرہ بمع علامات کا انتخاب کیا جائے ، پھر مونث اور مذکر الگ ذکر کیے جائی ،اس کے بعد واحد ،ثنی اور مجموع بیان کیے جائیں ، پھر اسم متمکن کی اقسام اور اگر فعل مضارع ہو تو اس کی اقسام کو بیان کیا جائے ۔اور اگر اسم غیر متمکن ہو تو اس کی آٹھ قسموں کا انتخاب کیا جائے ۔اس کے بعد مرکبات اور کلمات کا آپس میں تعلق کا اجراء ہوگا۔

مثال:الحمد الله : الحمد :اسم ،اسم متمکن ،معرب ،معرفہ ،معرفہ بوجہ الف لام ،واحد ،مذکر ،سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ، ہر سہ اعرابش لفظی ، حقیقی غیر تبعی ، رفعہ ضمہ لفظی ،نصب فتحہ لفظی ، جر کسرہ لفظی ۔لفظا مرفوع مبتدا۔

لله: لام حرف از حروف جارہ ، عاملہ ،از عوامل لفظیہ سماعیہ مبنی مبنی الاصل مبنی بر کسرہ ،طلب کرتا ہے اسم مجرور کا۔

لفظ اللہ اسم ،اسم متمکن ،معرب ،معرفہ ،معرفہ بوجہ علم ،واحد ،مذکر ،سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ، ہر سہ اعرابش لفظی ، رفعہ ضمہ لفظی ،نصب فتحہ لفظی ، جر کسرہ لفظی ،لفظا مجرور برائے جار ۔ جار اپنے مجرور سے مل کر ظرف مستقر متعلق برائے ثابت۔

ثـــــابــــت :صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ،ثلاثی مجرد ،صحیح از باب فعل یفعل ، عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ ،معرب ،نکرہ ،سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ، ہر سہ اعرابش لفظی ، حقیقی غیر تبعی ، رفعہ ضمہ لفظی ،نصب فتحہ لفظی ، جر کسرہ لفظی طلب کرتا ہے فاعل مرفوع ،شش اسم منصوب کو۔

درو ضمیر مستتر اسم ،اسم غیر متمکن مبنی ،مشابہ مبنی الاصل ، بوجہ شبہ وضعی ،معرفہ ، برائے واحد ، برائے مذکر محلا مرفوع فاعل برائے ثابت ۔ ثابت اپنے فاعل سے مل کر خبر برائے مبتدا۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

معرب اور مبنی

معرب: ہر وہ کلمہ جس کا اخر دخول عوامل سے مختلف ہو جائے ۔جیسے:جاء نی زید .ورایت زیدا.ومررت بزید.

مبنی : ہر وہ کلمہ جس کا آخر دخول عوامل سے مختلف نہ ہو جائے ۔جیسے:جاء نی ہولاء.ورایت ہولاء.ومررت بہولاء.

فائدہ:

یہ تعریف صاحب نحو میر نے ابتدائی طلبہ کی خاطر کی ہے ،اور نہ یہ تعریف نہیں ہوسکتی ، کیونکہ تعریف ہمیشہ ذاتیات سے ہوتی ہے ۔ذاتیات ہمیشہ مثبت ہوا کرتی ہیں۔

فائدہ:

یہ تعریف بالغایہ ہے اور غایہ سے تعریف لفظی ہوتی ہے۔

مبنی کی دو قسمیں

مبنی الاصل: جو اصل وضع سے مبنی ہو۔

مشابہ مبنی الاصل: جو مشابہت کی وجہ سے مبنی ہو۔

مبنی الاصل کی اقسام:

جملہ حروف: من والیٰ

فعل ماضی: ضرب ،دحرج

فعل امر بے لام: اضرب

فعل امر بے لام مع تاکید ثقیلہ: اضربن

فعل امر بے لام مع تاکید خفیفہ: اضربن

مشابہ مبنی الاصل

اسم غیر متمکن: ھو، ھذا، الذی

فعل مضارع کے دو صیغے: یضربن، تضربن

اسم متمکن جب ترکیب میں واقع نہ ہو: زید، کتاب ،قلم

فعل مضارع موکد بنون تاکید ثقیلہ ہو: لیضربن۔

فعل مضارع موکد بنون تاکید خفیفہ ہو: لنسفعا

فعل امر بالام موکد بنون تاکید ثقیلہ ہو: لیضربن

فعل امر بالام موکد بنون تاکید خفیفہ ہو: لیضربن

فعل نہی موکد بنون تاکید ثقیلہ ہو: لا تضربن

فعل نہی موکد بنون تاکید خفیہ ہو: لا تضربن

جو لفظ حرف کے معنی کو متضمن ہو۔ جیسے: **لا رجل فی الدار ای لا من رجل فی الدار.**

تمرین

درجہ ذیل جملوں میں معرب ،مبنی مبنی الاصل اور مشابہ مبنی الاصل الگ کیجیے۔

الحمد لله الذی من علینا فی البداية بالهداية ،وانقذنا من الضلالة بمحض الفيض والعناية ،والصلاة والسلام علی سيدنا محمد الذی هو الوقاية من الغواية ،وعلی آله واصحابه ذوی الرواية والدراية ،صلاة وسلاما لاغاية لهما ولانهاية .الحمدلله رب العليمن والصلوة علیٰ خير الخلائق اجمعين وعلیٰ آله وصحبه الاتقياء المجتبين.

أحمده وكيف أحمده وقداعجزعن وصف الائه اللسان والجنان وعن كتابه نعمائه الاقلام والبنان،وأشكره وكيف أشكره وقدأعجزعن وصف أفضاله ناظماوناثرا،فاياك نستعين فی حمدك واياك نستنصرفی قدرتك،ربناانك تعلم ان باعناقصير ،ولوان بعضه لبعض ظهير،وانت المؤفق لكل عسير،نعم المولیٰ ونعم النصير.

الحمدلله المتوحدبجلال ذاته وكمال صفاته ،المتقدس فی نعوت الجبروت عن شوائب النقص وسماته ،والصلوٰة علی سيدنا محمد(ﷺ) المؤيدبساطع حججه وواضح بيناته ،وعلیٰ آله وصحبه هداة طريق الحق وحماته.

فائدہ:

مشابہ مبنی الاصل کا مطلب یہ ہے، کہ کسی لفظ کا مبنی کے ساتھ کسی بھی قسم سے مشابہت رکھنا۔علمائے نحو نے شبہہ کے درجہ ذیل اقسام ذکر کیے ہیں:

شبہ وضعی: ایک لفظ کی مشابہت مبنی کے ساتھ وضع اور ہیئت میں ہو۔جیسے: نا ضمیر کی مشابہت باحرف جارہ کے ساتھ ہے۔

شبہ افتقاری: ایک لفظ کی مشابہت مبنی کے ساتھ احتیاج میں ہو۔جیسے: اسمائے اشارات اور موصولات حرف کی طرح ضمیمہ کو محتاج ہیں۔

شبہ اہمالی: ایک لفظ کا مبنی کے ساتھ مہمل ہونے میں مشابہت رکھتا ہو۔جیسے: اسمائے اصوات

شبہ جمودی: ایک لفظ تثنیہ اور جمع نہ بننے کی وجہ سے مبنی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔جیسے: قط،عوض

شبہ استعمالی: ایک لفظ عامل بن سکتا ہو،لیکن معمول نہیں بن سکتا ہو۔جیسے: اسمائے افعال کی مشابہت ان مشبہ بالفعل کے ساتھ ہے۔ان مکسورہ عامل بن سکتا ہے،لیکن معمول نہیں بن سکتا ہے۔

شبہ لفظی: مشابہت صرف ظاہری الفاظ میں ہو۔جیسے: ضربک میں کاف ضمیر کی مشابہت ذلک کے کاف حرفی خطابی سے ہے۔

شبہ نیابتی: ایک لفظ مبنی کے قائم مقام ہو۔جیسے: یازید میں زید ادعوک کے کاف کے قائم مقام ہے۔

<u>شبہ معنوی:</u> ایک لفظ معنی میں مبنی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔ جیسے: من استفہامیہ کی مشابہت ما حرفیہ استفہامیہ کے ساتھ ہے۔

<u>شبہ وقوعی:</u> ایک لفظ مبنی الاصل کی جگہ پر واقع ہو۔ جیسے: نزال۔ انزل کی جگہ پر واقع ہے۔

<u>شبہ شبہ وقوعی:</u> ایک لفظ ایسے لفظ کی جگہ واقع ہو، جو مبنی الاصل کی جگہ پر واقع ہو۔ جیسے: فجار۔ یہ نزال کی جگہ واقع ہے اور نزال انزل کی جگہ واقع ہے۔

<u>شبہ عوضی:</u> کوئی اسم حرف کے عوض میں واقع ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔ جیسے:

احد عشر۔۔۔ لا رجل فی الدار۔

یہاں عشر واو کے معنی کو متضمن ہے اور لا رجل من کے معنی کو متضمن ہے۔ اس لیے دونوں شبہ تضمنی کی وجہ سے مبنی ہیں۔

<u>شبہ اضافی:</u> کوئی اسم مضاف الیہ کے قائم مقام ہونے کی وجہ سے مبنی ہو۔ جیسے:

حینئذ ،وقتئذ،ساعتئذ. اصل میں حین اذ کان کذا...وقت اذ کان کذا...ساعت اذ کان کذا.

<u>ترکیب:</u>

ھو زید......ھو: اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہ مبنی الاصل بوجہ شبہ وضعی، معرفہ، معرفہ بوجہ ضمیر، برائے واحد، برائے مذکر آٹھ قسموں میں سے پہلی قسم ضمیر مرفوع منفصل محلا مرفوع مبتدا۔

زید: اسم، اسم متمکن، معرب، معرفہ، معرفہ بوجہ علم، واحد، مذکر، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم، ہر سہ اعراب لفظی، رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ لفظی لفظا مرفوع خبر برائے مبتدا۔۔۔۔۔۔۔ مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

تمرین

مندرجہ ذیل جملوں میں مشابہ مبنی الاصل کی پہچان اور وجہ شبہ معلوم کریں۔

این تقع مدرستک...متی یکون الاختبار...منذمتی 'وانت ھنا...کیف اصبحت الیوم.....ھل دققت الاوراق...ماطالعت ھذاالکتاب قط...لم تأخرت ؟یاخالد....یوم الجمعة یوم مبارک....رأیت أحدعشر طالبا....قطعت یدا السارق...ماذا تقدمت لیوم القیٰمة....مالی أراک منھمکافی المطالعة؟ انقطعت الکھرباء....ھمانائمان... ان نلت شرفة مرتبة الاولیٰ فی الاختبار الجامعیة فتستحق الاکرام والکرامة.

اسم غیر متمکن:

وہ اسم جو مبنی الاصل کے ساتھ مشابہت رکھتا ہو۔اسم غیر متمکن کی کل آٹھ قسمیں ہیں:

اسم ضمیر:

ہر وہ اسم جو واضع نے وضع کی ہو، متکلم، مخاطب اور غائب کے لیے ایسا غائب جس کا ذکر پہلے ہو گیا ہو، لفظا، معنا اور حکما۔

لفظا کی مثال: زید ہو قائم

معنا کی مثال:﴿ اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ﴾

حکما کی مثال: انه زید قائم

ضمیر کی اقسام

مرفوع متصل: ضربت ،ضربت،ضربتما ،ضربتم ....

مرفوع منفصل:ھو ،ھما ،ھم ،ھی ،ھما،ھن...............

منصوب متصل:ضربنی ،ضربنا ،ضربک ،ضربکما،ضربکم..........

منصوب منفصل:ایای ،ایانا ،ایاک ،ایاکما ،ایاکم...........

مجرور متصل:لی ،لنا،لک ،لکما ،لکم.............

عندی،عندک ،عندکما،عندکم...............

ضمیر مرفوع متصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) کی گردان:

ضربتُ،ضربنَا، ضربتَ،ضربتُما، ضربتُم ،ضربتِ،ضربتُما،ضربتنَّ ، ضرَبَ ،ضربَا،ضربُوا ، ضربتْ، ضربتَا ،ضرَبْنَ.

ضمیر مرفوع منفصل (یعنی فاعل کی وہ ضمیر جو فعل سے جدا ہو) کی گردان:

أنا ،نحن، أنتَ، أنتما، أنتم، أنتِ، أنتما، أنتُن، هُو ، هما، هُم، هِي، هُما، هُنّ.

ضمیر منصوب متصل (یعنی مفعول کی وہ ضمیر جو فعل سے ملی ہو) کی گردان:

واضح رہے کہ مذکورہ چودہ الفاظ یعنی:

ي.نَا.كَ. كُمَا . كُم.كِ. كُما. كُنّ . هُ. هُما. هم . هَا .هُما .هُنّ.

جب فعل سے ملیں گے تب ان کو ضمیر منصوب متصل کہیں گے۔جیسے:

ضربني ،ضربنا ،ضربكَ، ضربكما، ضربكم،ضربكِ ،ضربكما ،ضربكنَّ، ضربه ، ضربهما ، ضربهم ، ضربها ، ضربهما ،ضربهن .

فوائد مہمہ:

ضمیر مجرور منفصل نہیں آتی ہے، کیونکہ جار مجرور کے درمیان فصل جائز نہیں ہے۔

۲

متصل: ہر وہ ضمیر جو فعل سے جدا نہ ہو سکتی ہو اور الا استثنائیہ کے بعد واقع نہیں ہو سکتی ہو۔ منفصل ہر وہ ضمیر جو فعل سے الگ ہو سکتی ہو اور الا استثنائیہ کے بعد واقع ہو سکتی ہو۔

۳

ضمیر مرفوع متصل ترکیب میں ہمیشہ فاعل واقع ہوتی ہے۔

۴

ضمیر مرفوع منفصل ترکیب میں یا تو فاعل واقع ہوتی ہے، یا تاکید، یا مبتدا اور یا خبر واقع ہوتی ہے۔

۵

ضمیر منصوب متصل ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے، یا ان مشبہ بالفعل کے لیے اسم اور اسمائے افعال کے لیے مفعول بہ واقع ہوتی ہے

۶

ضمیر منصوب منفصل ترکیب میں مفعول بہ واقع ہوتی ہے۔

۷

ضمائر میں عقلی احتمالات کل ایک سو بیس ہیں: چھ غائب کے لیے، چھ مخاطب کے لیے اور چھ متکلم کے لیے۔ کل اٹھارہ ہو گئیں ضمائر بھی چھ قسم کی ہوتی ہیں: مرفوع متصل، مرفوع منفصل، منصوب متصل، منصوب منفصل، مجرور متصل اور مجرور منفصل۔
چھ کو اٹھارہ میں ضرب دینے سے ایک سو آٹھ (۱۰۸) ضمیریں بنتی ہیں۔
لیکن چونکہ ضمیر مجرور منفصل درست نہیں ہے، اس لیے اس کا لحاظ نہیں کیا گیا۔ اور متکلم کو صرف دو صیغوں میں منحصر کر دیا گیا (واحد متکلم خواہ مذکر ہو، یا مونث ہو اور جمع متکلم جو تثنیہ کو بھی شامل ہے)۔ اب ضمائر کل چودہ ہو گئیں، ان کو پانچ میں ضرب دینے سے کل ستر (۷۰) ضمائر بنتی ہیں۔

۸

ضمائر شبہ وضعی کی وجہ سے مبنی ہیں۔

فائدہ:

ضمیر شان وہ ضمیر ہے جس کو بغیر مرجع کے ذکر کیا جائے اور اس سے کسی شئی کی عظمت شان بتلانا مقصود ہو، اس کے بعد ایک جملہ مذکور ہوتا ہے، جو اس کی تفسیر کرتا ہے یہی حال ضمیر قصہ کا بھی ہے مگر دونوں میں فرق یہ ہے کہ ضمیر شان مذکر اور ضمیر قصہ مؤنث ہوتی ہے، ضمیر شان کی مثال ﴿قل هو الله أحد﴾ یہاں (ھو) ضمیر شان ہے، کیونکہ اس کا مرجع ماقبل میں مذکور نہیں ہے اور آنے والا جملہ ﴿ الله احد﴾ اس ضمیر شان کی تفسیر کرتا ہے۔ ضمیر قصہ کی مثال ﴿فإنّها لا تعمى الأبصار﴾ یہاں (ھا) ضمیر قصہ ہے اور (**لا تَعمى الأبصارُ**) اسکی تفسیر کررہا ہے۔

فوائد مہمہ:

ضمیر کی تین قسمیں ہیں:

بارز: جو لفظوں میں ذکر ہو۔ جیسے: ضربا میں الف اور ضربوا میں واو۔

مستتر جائز الاستتار: جو لفظوں میں مذکور نہ ہوں، البتہ اس کا اظہار درست ہو۔ جیسے:

﴿**ختم الله على قلوبهم...**﴾

یہاں ختم کا فاعل لفظ اللہ اسم ظاہر ہے۔

مستتر واجب الاستتار: وہ ضمیر جس کا نہ ہی تلفظ ہو سکتا ہو اور نہ ہی لفظوں میں ظاہر ہو۔ جیسے:

زيديطالع الكتاب.

یہاں یطالع میں ضمیر مستتر واجب الاستتار ہے۔

ا

وہ جگہیں جہاں ضمیر مستتر واجب الاستتار ہوتی ہے:

- ☆ تضرب (مذکر مخاطب)
- ☆ تضربین (مونث مخاطب)
- ☆ اضرب (واحد متکلم)
- ☆ نضرب (جمع متکلم)
- ☆ واحد مذکر اور واحدہ مونثہ کے علاوہ اسم فاعل۔
- ☆ واحد مذکر اور واحدہ مونثہ کے علاوہ اسم مفعول۔
- ☆ صفت مشبہ مکمل واحد مذکر اور واحدہ مونثہ کے علاوہ صفت مشبہ۔

☆ اسم تفضیل مکمل۔

☆ اضرب (امر واحد مذکر مخاطب)

☆ حاشا، خلا، عدا۔

۲

ترکیب میں ضمیر بارز کو فعل بافاعل سے تعبیر کیا جائے گا۔ جیسے:

یضربان: فعل بافاعل۔

۳

اسم فاعل کے تثنیہ اور جمع کے صیغوں میں ضمیر بارز نہیں ہے، بلکہ یہ علامت تثنیہ اور جمع ہے۔ اسی وجہ سے عوامل کے اختلاف سے الف اور واو بدلتے رہتے ہیں، جب ضمائر مبنی ہونے کی وجہ سے نہیں بدلتی ہیں۔ جیسے:

تشرف طالبان... وأيقظت الطالبين.

۴

فعل میں تثنیہ اور جمع فاعل کی وجہ سے ہے۔ لہذا اضربا، ضربوا۔۔۔ فاعل کی وجہ سے تثنیہ اور جمع ہیں۔

اس لیے کہ فعل مفہوم پر دلالت کرتا ہے، جس میں تثنیہ اور جمع نہیں ہوتے ہیں۔

۵

جمع مکسر اسم فاعل میں ضمیر مستتر جائز الاستتار ہے۔ جیسے:

﴿خشعا ابصارهم...﴾

۶

ضرب، ضربت، يضرب، تضرب، ضارب، ضاربة، مضروب مضروبة، شريف، شريفة.

ان صیغوں میں ضمیر مستتر جائز الاستتار ہے، جو کبھی ظاہر اور کبھی مستتر ہوتی ہے۔ البتہ اگر مذکورہ بالا صیغے:

مبتدا کی خبر، موصول کا صلہ، موصوف کی صفت اور ذوالحال کی حال میں واقع ہوجائیں۔ تو واجب الاستتار ہوں گے۔ جیسے:

الذى خلقكم.... جاء زيد يركب...

۷

یاد رہے: اگر مبتدا، موصول، موصوف اور ذوالحال کی طرف ضمیر راجع ہوئی ہو، تو مذکورہ بالا صیغوں کے لیے فاعل اسم ظاہر کا ہونا واجب ہے۔ جیسے:

﴿جنت تجرى من تحتها الانهر.﴾

یہاں تحتھا میں ھاضمیر جنت کی طرف راجع ہے،اس لیےالانھر فاعل ظاہر ہوناواجب ہے۔

اسمائے اشارات

اسم اشارہ: ہروہ اسم جوواضع نے مشارالیہ کی تعین کے لیے وضع کیاہو۔

مثال:ھذا جوال ۔کہنے والامشیر۔جوال مشارالیہ۔ھذااسم اشارہ۔جس چیز کے ذریعے اشارہ کیاجاتاہووہ آلہ اشارہ ہے۔

اسماءاشارات اپنے معانی کے ساتھ:

اسمائے اشارات		ترجمہ
ذا	واحد مذکر کیلئے آتاہے۔	یہ ایک مرد
ذَانِ	حالت رفعی میں تثنیہ مذکر کیلئے آتاہے۔	یہ دومرد
ذَیۡنِ	حالت نصبی وجری میں تثنیہ مذکر کیلئے آتاہے۔	یہ دومرد
تا،تی،تِہ،ذِہ،ذِھی،تِھیہ	سب واحد مؤنث کے لیے آتے ہیں۔	یہ ایک عورت
تان	حالت رفعی میں تثنیہ مؤنث کے لیے آتاہے۔	یہ دوعورتیں
تَیۡنِ	حالت نصبی وجری میں تثنیہ مؤنث کے لیے آتاہے	یہ دوعورتیں
اولاءِ	مذکراورمؤنث دونوں کے لیے آتاہے۔	یہ سب مرد
اولی	جمع مذکراورمؤنث دونوں کے لیے آتاہے۔	یہ سب مرد

الفوائد المهمة:

☆اسمائے اشارات: وہ جوواضع نے تعین مشارالیہ کے لیے وضع کیاہو۔

☆اسمائے اشارات شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں۔

☆اسمائے اشارات کی تین قسمیں ہیں: قریب، بعیداورمتوسط۔

☆اسمائے اشارات پرھاتنبیہ کے لیے داخل ہوتاہے۔

☆اسمائے اشارات میں کاف حرفی خطابی لاحق ہوتاہے۔واضح رہے: یہ کاف اسمی خطابی نہیں ہے،ورنہ اسم اشارہ کا مضاف ہونالازم آئے گا۔

☆ذان وذین اگرچہ تبدیلی کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں،لیکن ان کے مبنی ہونے میں کوئی نقص پیدانہیں کرتا، کیونکہ یہ وضع

کی وجہ سے ہے۔اعراب کی وجہ سے نہیں ہے۔

☆اسمائے اشارہ بعید میں لام کا استعمال ہوتا ہے، جو بعد پھر دلالت کرتا ہے۔

☆اسمائے اشارات کے بعد اگر معرفہ (علم) آجائے، تو ترکیب میں مبتداء اور خبر بنتے ہیں۔

☆ذلک میں تین کلمے ہیں: ذا۔لام اور کاف

☆اسمائے اشارات میں چار چیزیں ہوتی ہیں:

☆مشیر۔مشار الیہ۔آلہ اشارہ۔لفظ اشارہ۔

☆اشارات کے بعد اگر نکرہ واقع، تو ترکیب میں مبتدا اور خبر بنتے ہیں۔جیسے: ھذا عالم۔

☆اشارات کے بعد معرفہ واقع ہو، تو ترکیب میں موصوف اور صفت بنتے ہیں۔جیسے: ھذا العالم۔

اہم نکتہ:

اشارہ کے مفہوم کو واضح کرنے کے لیے اصل میں حرف ہونا چاہیے تھا، جیسا کہ تمنی اور ترجی کا مفہوم لیت اور لعل (حروف) سے آدا کیا جاتا ہے۔گویا کہ اسم اشارہ ایک قائم مقام کی حیثیت رکھتا ہے۔

(تفصیل کے لیے: جامع الدروس العربیۃ)

☆کبھی ''ھاء'' تنبیہ اور اسم اشارہ کے درمیان کی ضمیر مرفوع منفصل کے ذریعہ فصل لائی جاتی ہے۔جیسے:

﴿ھأنتُمْ أولاءِ تُحِبُّونَهُمْ﴾ یہاں (ھا) تنبیہ (أنتم) مبتداء (أولاء) خبر (تحبونھم) حال ہے .

☆کبھی کبھار ''ھاء'' تنبیہ اور اسم اشارہ کے درمیان ضمیر کے بغیر حرف (کاف تشبیہ) کے ذریعہ فصل لائی جاتی ہے اور یہ بہت شائع ہے جیسے: ''ھکذا'' قرآن مجید میں ہے۔

﴿أھکذا عرشُک﴾ یہاں (ھا) برائے تنبیہ ہے لفظوں میں اس کا کوئی معنی نہیں ہے. (ک) جارہ برائے تشبیہ (ذا) اسم اشارہ مجرور، جار مجرور ملکر خبر مقدم محلاً مرفوع ہے اور (عرشک) مبتداء مؤخر ہے۔یہ جملہ استفہامیہ انشائیہ ہوا

☆جب مکان مشار الیہ قریب ہو تو اس کے لئے ''ھُنا'' یا ''ھٰھُنا'' استعمال ہوتا ہے۔جیسے: ﴿انّا ھٰھُنَا قَاعِدُون﴾ اور جب مکان بعید ہو تو (ھُناکَ یا ھُنَالِکَ یا ثَمَّ) استعمال ہوتا ہے۔جیسے: ﴿وأَزْلَفْنا ثَمَّ الآخرینَ﴾ ﴿ھُنالِکَ أُبْتُلِی المُؤمِنُون﴾ .

<u>اسم اشارہ کی ترکیبی حیثیت:</u>

مشارالیہ کے بعد واو ہو یا نہ ہو۔

اگر واو ہو، تو اسم اشارہ مبتدا بنے گا اور خبر محذوف ہوگی۔ جیسے:

﴿ذلکم و ان اللہ موھن کیدالکافرین...﴾

اور اگر واو نہ ہو، تو اسم اشارہ پر حرف جر داخل ہوگا، یا نہیں۔

اگر داخل تھا، تو مابعد مفرد ہوگا، یا جملہ ہوگا۔

اگر مفرد تھا تو مبتدا اور خبر ہوں گے۔ جیسے:

﴿کذلک العذاب.....﴾

اور اگر جملہ تھا، متعلق محذوف کے ساتھ صفت بن کر مفعول مطلق ہوگا۔ جیسے:

﴿و کذلک نجزی المحسنین...﴾ای جزاء ثابتا کذلک نجزی المحسنین.

اور اگر حرف جر داخل نہ ہو، تو مشارالیہ محذوف ہوگا، یا مذکور ہوگا۔

اگر مشارالیہ مذکور ہو تو پھر دو صورتیں ہوں گی:

اور اگر مشارالیہ مقدم تھا، تو موصوف صفت اور یا مبدل منہ اور بدل ہوں گے۔ جیسے:

﴿من سفرناھذا....﴾

اور اگر مشارالیہ موخر تھا، تو معرفہ باللام ہوگا، یا معرفہ بدون اللام ہوگا اور یا نکرہ ہوگا۔

پہلی صورت میں تین ترکیبیں جائز ہیں۔ جیسے:

ھذا الرجل۔۔۔میں موصوف صفت، مبدل منہ اور بدل، مبین اور بیان۔

دوسری اور تیسری صورت میں مبتدا اور خبر ہوں گے۔

اور مشارالیہ محذوف تھا، تو مابعد اسم ہوگا، یا فعل ہوگا اور یا حرف ہوگا۔

تینوں صورتوں میں مبتدا اور خبر ہوں گے۔ جیسے:

ھذا ضرب...ھذافی الدار....ھذا زید...ھذارجل.

اسم موصول

اسم موصول وہ اسم ہے جو صلہ کے بغیر جز جملہ نہ بن سکے۔

وضاحت: جاء الذی تشرف بالمرتبة الاولیٰ.

جاء فعل ہے اس کے لیے فاعل (جو جزء جملہ ہے) صرف الذی نہیں بن سکتا ہے، بلکہ مابعد جملہ ملا کر موصول کا صلہ بنے گا، اس کے بعد فاعل ہوگا۔

اسماء موصولہ درج ذیل ہے۔

الذی	مفرد مذکر کیلئے
الذان	تثنیہ مذکر کیلئے حالت رفعی میں
الذَیْن	تثنیہ مذکر کیلئے حالت نصبی وجری میں
الذِیْن	جمع مذکر کیلئے
التی	مفرد مؤنث کیلئے
اللتان	تثنیہ مؤنث کیلئے حالت رفعی میں
اللتَین	تثنیہ مؤنث کیلئے حالت نصبی وجری میں
اللاتی، اللواتی، اللائی	جمع مؤنث کیلئے
ما	غیر ذوی العقول، واحد، تثنیہ، جمع مذکر مؤنث کے لیے
من	ذوی العقول، واحد، تثنیہ، جمع مذکر مؤنث کے لیے
أي	عاقل وغیر عاقل دونوں کیلئے، واحد، تثنیہ، جمع مذکر مؤنث کے لیے
ذو بمعنی الذی	عاقل اور غیر عاقل دونوں کیلئے

الف و الـلام بمعنی الـذی جبکہ اسم فاعل یا اسم مفعول پر داخل ہو تو الـضـارب کا معنی ہے، الـذی ضـرَبَ، المضروبُ کا معنی ہے الذی ضُرِبَ۔

<u>الفوائد المهمة:</u>

☆ اسم موصول شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہے۔

☆ تثنیہ اور جمع میں یہ فرق ہے، کہ تثنیہ میں دو لام ہوتے ہیں، جب کہ جمع میں ایک لام ہوتا ہے۔

☆ الذان، الذین کی تبدیلی اصل وضع کی وجہ سے ہے، اعراب کی وجہ سے نہیں ہے۔

☆اسم فاعل اوراسم مفعول پرالف اور لام داخل ہوتے ہیں، جوالذی کے معنی میں ہوتے ہیں۔

☆الف لام بمعنی الذی کے لیے شرط یہ ہے کہ الف لام کا مدخول حدوث پر دلالت کرتا ہو۔جیسے: الضارب۔الکاتب۔

☆صفت مشبہ پر جوالف لام داخل ہوتے ہیں، وہ حرفی ہیں، کیونکہ صفت مشبہ میں دوام کا معنی پایا جاتا ہے۔

☆صلہ ہمیشہ جملہ ہوتا ہے، جار مجرور کی صورت میں بھی متعلق فعل نکالنالازمی ہے۔

☆<u>صلہ کے لیے پانچ شرطیں ہیں:</u>

- ☆ جملہ خبریہ ہو۔
- ☆ اس میں ضمیر ہو، جوموصول کی طرف راجع ہو۔
- ☆ صلہ کاعلم مخاطب کو پہلے سے ہو۔
- ☆ صلہ بدیہی جملہ نہ ہو۔
- ☆ صلہ اور موصول کے درمیان حرف استدراک نہ ہو۔

اتفاقی مثال: جاء الذی ضربک . ضربک جملہ خبریہ ہے،اس میں ضمیر بھی ہےاورمخاطب کوبھی ضرب کاعلم ہے۔

☆بدیہی کا مطلب معروف اورمشہور نہ ہو۔جیسے: جاء الذی فی وجہہ فم.

☆اعراب موصول پر ہوتا ہے۔صلہ پرنہیں ہوتا ہے، بلکہ صلہ لا محل لھا الاعراب ہے۔

جاء نی الذی ضربک

جـــاء : صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم ثلاثی مجرد اجوف یائی ومہموز اللام، عاملہ ازعوامل لفظیہ قیاسیہ مبنی مبنی الاصل ،طلب کرتاہےاسم فاعل مرفوع اورشش اسم منصوب کا۔

ن: نون حرف ازحروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل مبنی برکسرہ، برائے وقایہ۔

ی: اسم اسم غیر متمکن مبنی، مشابہہ الاصل، بوجہ شبہ وضعی، معرفہ، معرفہ بوجہ ضمیر، برائے واحد، برائے مذکر مفعول بہ۔

الـــــذی: اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہہ مبنی الاصل، معرفہ، معرفہ بوجہ موصول، برائے واحد، برائے، برائے مذکر طلب کرتاہےصلہ کا۔

ضــرب: صیغہ واحد مذکر ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل، عاملہ ازعوامل لفظیہ قیاسیہ، طلب کرتا ہے فاعل مرفوع شش اسم منصوب کا۔

دررو ضمیر مستتر معبر بہ ''ھو'' اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہہ مبنی الاصل، معرفہ، معرفہ بوجہ ضمیر، برائے واحد، برائے مذکر، مرفوع محلا فاعل برئے فعل۔

ك: اسم ،اسم غیر متمکن مبنی ،مشابہہ مبنی الاصل برائے شبہہ وضعی ،معرفہ ،معرفہ بوجہ ضمیر ،برائے واحد، برائے مذکر محلا منصوب مفعول بہ برائے ضرب۔

ضرب فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوکر صلہ برائے موصول۔موصول اپنے صلہ سے مل کر فاعل برائے جاء۔

جاء اپنے فعل فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

اگر اسم موصول سے ماقبل اسم معرفہ ہو،تو یہ ماقبل کے لئے صفت بنے گا۔جیسے:﴿قدأفلحَ المؤمنون الذين هُم فِي صلوتهِم خَاشِعُونَ﴾ یہاں(الذين) موصول اپنے صلہ سے ملکر محل رفع میں صفت ہے(المؤمنون)موصوف کے لئے ،اوراگر اسم موصول سے پہلے اسم معرفہ نہ ہوتو یہ جملے میں حسب موقع محل رفع ،نصب اور جر میں مرفوع ،منصوب، مجرور واقع ہوتا ہے۔جیسے:﴿قال الذين كفروا للذين اٰمَنُوا﴾ یہاں پہلا(الذين) اسم موصول محل رفع میں فاعل واقع ہے ۔اوردوسرا(الذين)اسم موصول محل جر میں مجرور واقع ہے۔اور محل نصب میں واقع ہونے کی مثال۔جیسے:﴿وبشّر الذين اٰمنوا﴾ یہاں(الذين)اسم موصول محل نصب میں مفعول بہ واقع ہے(بشّر)فعل کے لئے۔

اسمائے ظروف

وہ اسمائے جو زمان یا مکان پر دلالت کریں۔

ظرف کی قسمیں

ظرف کی دوقسمیں ہیں۔(۱) ظرف زمان (۲) ظرف مکان

(۱)ظرف زمان: وہ اسم ہے جو وقوع فعل کے زمانے پر دلالت کرے۔جیسے: ”اذ،اذا،متى ، كيف،أيّان، مُذو منذ، قط ، عوض، قبل وبَعدُ“۔

(۲)ظرف مکان: وہ اسم جو وقوع فعل کے مکان پر دلالت کرے۔جیسے: ”قدام ، خلف، فوق،تحت،يمين،شمال، حيث،أينْ،عند“۔

اسمائے ظروف کی دوسری تقسیم:

☆ اسمائے ظروف کی چار قسمیں ہیں:

☆ جو ہمیشہ مبنی ہوتے ہیں۔جیسے: اذ ،اذا ،حيث ....

☆ جو بعض اوقات معرب بھی ہوتے ہیں۔جیسے: قبل ،بعد .

☆ جو جملہ کا قائم مقام ہوتے ہیں۔جیسے: حینئذ ،یومئذ.

☆ جو دولفظوں کے مجموعہ سے بنتے ہیں۔جیسے: بین بین ،صباح مساء.

فوائدمہمہ:

قبل ،بعد کی تین حالتیں ہیں:

ہمیشہ مبنی: جب مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

ہمیشہ معرب: جب مضاف الیہ نسیا منسیا محذوف ہو۔

ہمیشہ معرب؛ جب مضاف الیہ مذکور ہو۔

۲

معا کی دوصورتیں ہیں: اگر منون استعمال ہوا ہو،تو جمیعا کے معنی میں حال ہوگا۔اور اگر غیر منون استعمال ہوا ہو،تو یہ مفعول فیہ استعمال ہوگا۔

۳

اسمائے ظروف شبہ افتقاری کی وجہ سے مبنی ہیں، کیونکہ اکثر مضاف الیہ چاہتے ہیں۔تاہم عوض اور قط میں شبہ جمودی ہے، کہ جیسے حرف کا تثنیہ اور جمع نہیں آتے ہیں،اسی طرح یہ اسمائے ظروف بھی اسی صورت میں استعمال ہوتے ہیں۔

(ا)اذ: یہ زمانہ ماضی کیلئے آتا ہے،اگر چہ مضارع پر داخل ہو اور ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے خواہ جملہ اسمیہ ہو یا جملہ فعلیہ۔جملہ اسمیہ کی مثال: ﴿وَ اذْكُروا اِذْ كُنْتُم قَلِيلاً﴾ جملہ فعلیہ کی مثال :

﴿اذقال رَبُّکم لِلملئکۃِ﴾۔

ترکیبی حیثیت سے اس کی چار صورتیں ہیں:

مفعول بہ: جیسے: یہ عموما حکایات اور قصص کے بعد ذکر ہوتا ہے۔

مفعول فیہ: جب اس میں ظرف کا معنی ملحوظ نظر ہو۔جیسے:

جئتک اذطلعت الشمس.ای وقت طلوع الشمس.

بدل: بعض اوقات ایک ہی واقعہ میں دو دفعہ اذ کا ذکر ہوتا ہے۔جو آپس میں بدل اور مبدل منہ بنتے ہیں۔اسی طرح بدل کا معنی پایا جانے سے بھی ترکیب میں بدل بنتا ہے۔جیسے:

﴿واذکر فی الکتٰب مریم اذانتبذت...﴾

یہاں اذ لفظ مریم سے بدل ہے۔

مفاجاتیہ: یہ عموم بین، بینا، اور بینما کے بعد واقع ہوتا ہے، اس کے بعد جملہ ماضی ہوتا ہے۔

ترکیب میں یہ حرف ہے۔ بین مضاف اور مابعد جملہ مضاف مل کر کے مفعول فیہ بنتا ہے۔

بینمانحن جلوس اذحضر الاستاذ....

یہاں نحن جلوس مضاف الیہ ہو کر حضر کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔

ف: بین کے بعد الف یا ما زائدہ ہے، مضاف اور مضاف الیہ کے درمیان اگرچہ اتصال لازمی ہے، لیکن کبھی کبھار حرف زائد کا فصل آجاتا ہے۔ جیسے:

﴿**ایما الاجلین قضیت فلاعدوان علی...**﴾

(۲) **اذا**۔ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے۔ جیسے: ﴿**اِذَاجاء نصرُ اللهِ والفَتْحُ**﴾۔

<u>قاعدہ:</u>

اذا کی تین قسمیں ہیں: ظرفیہ محضہ۔۔۔ظرفیہ شرطیہ۔۔۔۔۔مفاجاتیہ۔

ظرفیہ محضہ میں مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول فیہ ہوگا۔ کبھی حال بھی بنتا ہے۔ جیسے:

﴿**واللیل اذایغشیٰ والنهار اذاتجلی.....**﴾

مضاف مضاف الیہ مل کر اللیل سے حال ہے۔

ظرفیہ شرطیہ میں شرط اور جزاء بنتے ہیں۔

مفاجاتیہ میں ایک قول کے مطابق اذا مفاجاتیہ خبر کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے:

خرجت فاذالسبع واقف.

اذا واقف کے لیے مفعول فیہ ہے۔ اور اگر خبر ذکر نہ ہو، تو محذوف کے لیے مفعول فیہ ہوگا۔

(۳) **متی**: اسکے ذریعے زمانہ ماضی و مستقبل کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔ جیسے: ''**متی أتیتَ ومتی تَذْهَبْ**''.

(۴). **کیف**: وہ اسم ہے جس سے کسی شئی کی حالت کے بارے میں پوچھا جائے۔ جیسے: ''**کیف أنتَ**''.

(۵) **أیَّان**: یہ متی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کے ذریعے مستقبل میں ایسے امور کے بارے میں پوچھا جاتا ہے

جو عظیم ہوں ۔جیسے:''ایّانَ یو مُ القیا مۃِ''

(۶،۷)مُـذو مُـنـذ: یہ دونوں یا تو ابتداءمدّ ت کے بیان کیلئے آ تے ہیں جیسے: ''مــا ر ائیتک مُـذ یـوم الجُمعۃِ''(میں نے آ پکو جمع کے دن سے نہیں دیکھا ہے)یا پوری مدّ ت کیلئے ۔جیسے: ''مار أیتک مُذ یو مانِ'' (میں نے آ پ کو دو دن سے نہیں دیکھا ہے)

(۸)قَـطُّ: یہ ظرف زمان ہےاور زمانہ ماضی کے استغراق کیلئے آ تا ہے،اس کیلئے شرط یہ ھیکہ اس سے پہلے نفی آیا ہو ،جیسے:''ما کَذبتُ قطّ''(میں نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا ہے)

(۹)عــو ض: یہ ظرف زمان ہے،اورزمانہ مستقبل کے استغراق کے لئے آ تا ہے،اورمبنی علی الضم ہوتا ہے۔جیسے :''لن أَتَکا سلَ عَوضُ''(میں کبھی ہرگز سستی نہیں کرونگا) ۔

(۱۰ تا ۱۵)قبـل وبَـعـدُ،قدّام ،تحت،خلف،فوق :یہ سب کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں،ان میں وجہ الحصر یہ ھیکہ یہ دو حال سے خالی نہیں کہ ان کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا نہیں اگر مضاف الیہ مذکور ہوتو یہ معرب ہونگے ۔جیسے :﴿من قبلِ صلو ۃِ الـفَـجرِ ...﴾﴿فلا تَقْعُدْ بعدَ الذِکریٰ مع القوم الظالمین.﴾ اوراگرمضاف الیہ محذوف ہوتو دو حال سے خالی نہیں یا محذوف ہوکرنسیاً منسیاً ہوگا یعنی نیت میں بھی باقی نہیں ہوگا یا محذوف منوی ہوگا یعنی نیت میں باقی ہوگا،اگرنیساً منسیاً ہوتو بھی معرب ہونگے ۔جیسے:''رُبَّ بَـعـدٍ کـانَ خَیراً مِن قَبلٍ''اگرمنوی ہوتو مبنی برضم ہونگے ،کیونکہ اس وقت مضاف الیہ کی طرف محتاج ہونے میں حروف کے مشابہ ہونگے ۔جیسے:﴿لـلـہ الامرُ من قبلُ ومن بعدُ﴾ یہ اصل میں تھا(مـن قبل کل شئ ومن بعد کل شی) اسمیں(کل شی)مضاف الیہ کوحذ ف کردیا گیا،لیکن نیت میں باقی ہے

(۱۶) حیــــث : یہ ظرف مکان ہےاورمبنی علی الضم ہوتا ہےاور ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اکثر بناء بر ظرفیت محل نصب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔جیسے:''اِجلِـسْ حیـثُ زیدٌ جَالِسٌ '' یہاں(حیث)مضاف ہے (زیدٌ جالسٌ) جملہ کی طرف اورمحل نصب میں (اجلس) فعل سے مفعول فیہ واقع ہے۔

(۱۷)أین: اسکے ذریعے اُس مکان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس میں کوئی شی واقع ہو۔جیسے:''أَیْنَ ابُوکَ

(۱۸)عــــنــــد: یہ اسم ظرف ہے مفرد کی طرف اسکی اضافت لازمی ہے،یہ کبھی ظرف زمان واقع ہوتا ہے جیسے:زُرتُکَ عندَ الصُّبح اور کبھی ظرف مکان ۔جیسے وَجَدَ المتا ع عندہ.

اسمائے افعال

☆ اسمائے افعال: وہ اسماء جو معنی فعل پر دلالت کریں۔ جیسے ھیھات اس کا معنی بعد ہے۔

☆ یہاں سوال ہوتا ہے، کہ جب اسمائے افعال فعل کے ہم معنی ہیں، تو پھر ان کے ذکر کرنے کی کیا وجہ ہے؟

☆ اس کا جواب یہ ہے کہ اسمائے افعال مبالغہ پر دلالت کرتے ہیں۔ جیسے: ھیھات یوم العید یعنی عید کا دن بہت دور ہے۔

☆ اسمائے افعال شبہ استعمالی کی وجہ سے مبنی ہیں۔

☆ اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں: ماضی، امر اور مضارع۔

مثال: شتان بمعنی افترق۔۔۔۔اُف بمعنی اتضجر ۔۔۔۔صہ بمعنی اسکت۔

☆ بعض اسمائے افعال ہمیشہ نکرہ ہوتے ہیں۔ جیسے: واھا، ویھا.

☆ **ایہ فی الکلام....ایھا(بالتنوین) فی الکلام.**

یہ دو جملے ہیں۔ اس کا مطلب ہے: امض فی الکلام یعنی کلام جاری رکھیں۔

تنوین یعنی نکرہ کی صورت میں معنی ہوگا۔ کسی بھی گفتگو میں خاموش نہ رہے، بلکہ بولتا رہے۔ جب کہ بغیر تنوین کی صورت میں معنی ہوگا۔ کہ متعلقہ موضوع جس میں گفتگو کر رہے ہو، اسی کو جاری رکھیں۔

تمرین

درجہ ذیل جملوں میں معرب، مبنی، شبہ مبنی اور وجہ بیان کیجیے۔

فقد اتفقت النقول عن ائمتنا الثلاثة: ابی حنیفةؒ،ابی یوسفؒ ومحمدؒ،ان الاستئجار علی الطاعات باطل.لکن جاء من بعدھم من المجتھدین الذین ھم اھل التخریج و الترجیح،فافتوا بصحة الاجرة علی تعلیم القرآن للضرورة.....آسف لانزعاجک.لعل زیدا غائب...انھن اضللن کثیرا....واحسن منک لم ترقط عینی....واجمل منک لم تلد النساء....فوادی بایدی النائبات مصاب...مضیٰ زمنی وحل الشیب فی مفرقی... وابعدالشیء ان یردالشباب....فکم افنی من جیش وافنیٰ من دول....الیٰ کم کالبھائم انت الھائم...ونفسک لم تزل جموحا...فویلک یوم یوخذبالنواصی....فلیتک ترضیٰ والانام غضاب...ولیتک تحلو والایام مریرة...الکیس من دان نفسه ...والعاجز من اتبع نفسه ھواہ. الواصل الذی اذا قطعت رحمه وصلھا....الایاساکن القصرالمعلیٰ!ستدفن عن قریب فی التراب،له ملک ینادی کل یوم ،لدوا للموت وابنوا للخراب....اذاقیل من تعنی بمدحک کله؟فانت اذا اخبرت عنه الجواب...أخرجوا الیھود من جزیرة العرب...اللّٰھم غزة!ومن فیھا یاأرحم الراحیمن.

معرفہ نکرہ

معرفہ: ہر وہ اسم جو معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: زید

نکرہ: ہر وہ اسم جو غیر معین چیز پر دلالت کرے۔ جیسے: رجل

فوائد ضروریہ:

معرفہ کی درجہ ذیل قسمیں ہیں:

اعرف المعارف۔ اللہ۔

ضمیر: انا، نحن، انت، ہو۔

علم: زید، بکر۔

الف لام: الرجل۔

اسمائے اشارات: ھذ، ھذہ

اسمائے موصولات: الذی، التی۔

معرفہ بہ ندا: یاعبدا للہ۔

مذکورہ بالا میں کسی کی طرف مضاف ہو: غلامی، غلا م زید، غلام ھذا، غلام الذی۔

۱

معرفہ بہ ندا مستقل قسم ہے۔ بعض نحویوں کا کہنا ہیں: معرفہ بہ ندا (یارجل) اصل میں یا ایھاالرجل تھا، تخفیفات کی وجہ سے یارجل بنا۔

۲

ضمیر غائب کے لیے لازمی ہے، کہ اس کا مرجع معرفہ ہو، ورنہ وہ ضمیر نکرہ کے حکم میں ہوگی۔ جیسے:

رب شاۃ وسخلتھا. یہاں سخلتھا میں ضمیر کا مرجع شاۃ نکرہ ہے۔

۳

سب سے زیادہ اعرف المعارف اسم جلالہ ہے۔ اس کے بعد ضمیر متکلم، پھر مخاطب، پھر غائب۔ اس کے بعد علم۔ اس کے بعد معرفہ باللام۔ اس کے بعد اشارات اور موصولات۔

۴

اسم کا معرفہ کی طرف مضاف ہونے سے بھی معرفہ بنتا ہے،البتہ بعض نحاۃ کے نزدیک مضاف اورمضاف الیہ کے مرتبہ تعریف میں برابر ہوتا ہے، جب کہ بعض کے نزدیک مضاف کا مرتبہ مضاف الیہ کی تعریف سے ایک درجہ نیچے ہوتا ہے۔

نکرہ:

ہر وہ لفظ جو غیر معین شخص، غیر معین جگہ اور یا غیر معین چیز پر دلالت کرے۔

ف:

نکرہ کی چند صورتیں ہیں:

☆معرفہ کی کوئی قسم نہ ہو۔

☆ ناموں کے علاوہ جس اسم متمکن پر تنوین تمکن آ جائیں۔ جیسے: رجل۔۔۔۔فرس۔

☆اسمائے افعال جب منون (تنوین والا) استعمال ہوں۔ جیسے: واھا۔

☆ جس معرفہ پر رب داخل ہو۔ رب سعاد۔

☆ جس لفظ پر کل داخل ہو۔ جیسے: کل اُمر حکمہ کذا۔

☆ جس علم کی علمیت زائل کر کے اس کو تثنیہ یا جمع بنایا جائے۔ جیسے: زیدان۔زیدون۔

☆علم کے فرد میں سے ایک فرد غیر معین مراد لیا جائے۔ جیسے: جاءعمر وعمر آخر۔

☆ضمیر مبہم ہو۔ جیسے: نعم رجلا۔

☆ وہ ضمیر جس کا مرجع نکرہ ہو۔ جیسے: رب شاۃ وسخلتھا۔

☆علم سے مراد وصف مشہور لیا جائے۔ جیسے: لکل فرعون موسیٰ۔

☆ منادی نکرہ غیر معین ہو۔ جیسے: یارجلا خذ بیدی۔

☆ لفظ غیر، مثل، شبہ، نظیر (متوغل فی الابہام الفاظ) مضاف ہونے کے باوجود بھی نکرہ ہوتے ہیں۔

☆ وہ ظروف جو متضمن معنی شرط یا استفہام ہوں۔

تمرین

درجہ ذیل عبارت میں معرفہ اور نکرہ اقسام کے ساتھ واضح کریں۔

والحاصل ان العرف العام لایعتبر اذا لزم منه ترک المنصوص ،وانما یعتبر اذا لزم منه تخصیص النص ،والعرف الخاص لایعتبر فی الموضعین وانما یعتبر فی حق اهله فقط.اذالم یلزم منه ترک النص

ولاتخصيصه ،وان خالف ظاهر الرواية ،وذلک کمافی الالفاظ المتعارفةفی الایمان والعادة الجارية فی العقود من بیع واجارة ونحوها،فتجری تلک الالفاظ والعقود فی کل بلدة علی عادة اهلها،ویراد منها ذلک المعتادبينهم ويعاملون دون غيرهم....ثلاث وستون قدجزتها،فماذا تؤمل أو تنتظر؟ ...سلام الله علیکم انی راحل ...(اناأنزلناه فی ليلة القدروماأدراک ماليلة القدرليلة القدرخيرمن الف شهرتنزل الملٰئکة والروح فيهاباذن ربهم من کل أمرسلام هی حتی مطلع الفجر)

مذکر ومونث

مذکر ہر وہ اسم جس میں علامت تانیث نہ ہوں۔ جیسے: زید۔

مونث ہر وہ اسم جس میں علامت تانیث پائی جائیں۔ جیسے: فاطمة۔

فوائد مہمہ:

علامات تانیث کل آٹھ ہیں، چار فعل میں ہیں اور چار اسم میں ہیں۔

تا لفظیہ: فاطمة

تا مقدرہ: ارض

الف مقصورہ: حبلیٰ

الف ممدودہ: حمراء

تا ساکنہ: ضربت

تا متحرکہ: ضربت

نون: ضربن

یا: تضربین

۲

الف مقصورہ اور ممدودہ کے لیے لازمی ہے۔ کہ تانیثی ہوں۔ ورنہ لفظ موسیٰ کا مونث ہونا لازم آئے گا۔

۳

مونث سماعی اس کو کہا جاتا ہے، جس میں علامت تانیث نہ پائی جائیں، البتہ عرب سے مونث سنا گیا ہو۔ جیسے: زینب۔

۴

مونث کی دو قسمیں ہیں: حقیقی: جس کے مقابلے میں مذکر حیوان ہو۔ حکمی: جس کے مقابلے میں مذکر حیوان نہ ہو۔

۵

تا کی چند قسمیں ہیں:

تا برائے تانیث: فاطمة

تا برائے تذکیر: طلحة

تا برائے نقل: کافية

تا برائے مصدر: ضربة

تا برائے مبالغہ: علامة

تا برائے عوض: عدة

فائدہ

مؤنث سماعی کی دو قسمیں ہیں۔

(۱) واجب التانیث۔ جیسے: ''نفس'' اللہ تعالی کے قول میں: ﴿کلُ نفسٍ بما کَسَبَتْ﴾ یہاں کسبت مونث لایا گیا نفس کی وجہ سے۔

(۲) جائز التانیث۔ یعنی وہ مؤنثات سماعیہ جن میں تذکیر و تانیث دونوں جائز ہوں۔ جیسے: قولہ تعالی: ﴿اذالسماءُ انشَقَّتْ﴾ میں ''سماء'' کے ساتھ مؤنث کا معاملہ کیا گیا اور اللہ تعالی کے اس قول ﴿السماءُ مُنْفَطِرٌ به﴾ میں ''سماء'' کے ساتھ مذکر کا معاملہ کیا گیا۔

اور جائز التانیث اسماء درج ذیل ہیں۔

(۱) الحَدِيدُ (۲) القِدْرُ (۳) المِسْکُ (۴) العَنکبوتُ

(۵) السُوقُ (۶) الطريقُ (۷) البِئرُ (۸) العُنقُ

(۹) الصَّاعُ (۱۰) السماءُ (۱۱) السَبِيلُ (۱۲) الحانُوتُ

(۱۳) السِّلاحُ (۱۴) الهُدىٰ (۱۵) الخَمرُ (۱۶) السِّکينُ .

قاعدہ

انسان کے مکررہ اعضاء مثلاً ''أذن'' (یعنی کان) ''ید'' (یعنی ہاتھ) وغیرہ سوائے ''خَد اور حَاجِب'' کے سب مؤنث سماعی ہیں اور اسی طرح ملکوں، شہروں، اور شراب اور جہنم کے تمام نام بھی مؤنث سماعی میں داخل ہیں۔

درج ذیل مثالوں میں مذکر و مونث کی علامات کے ساتھ پہچان کریں۔

(۱)النبیُّ (۲)صِرَاط (۳)أَرْضُ اللهِ وَاسِعَةٌ (۴)شَرِیعَةٌ غَرّاء (۵)القِسْمَةُ (۶)قل هذه سَبِیْلِی (۷)القَصْوَاءُ (۸)أُسَامة (۹)اذا الشَّمْسُ كُوِّرَت (۱۰) یَداه (۱۱)عَیْنَانِ تَجْرِیَانِ (۱۲)ذالکَ الکتابُ (۱۳)الیدُ العُلیا (۱۴)الطَامَّةُ الکُبریٰ (۱۵)السَّماء مُنْفَطِرٌ (۱۶)وقالَ نِسْوَة (۱۷)قُلْ هذه سَبِیلی (۱۸)اِشْرَبْ ماءَ البئر

(۱۹)السَّمواتُ (۲۰)العلمُ خیرٌ (۲۱)النَحو (۲۲)قصویٰ (۲۳) القرآن (۲۴)مریم . کمثریٰ ،یحیٰ ،قراء،ھی،زینب،ضرب،عدل ،طلحات.فواطم.

مفرد تثنیہ اور جمع

تعداد کے اعتبار سے اسم کی تین قسمیں ہیں: (۱)واحد (۲) تثنیہ (۳) جمع

واحد: وہ ہے جو ایک پر دلالت کرے۔ جیسے: ''رَجُلٌ'' (ایک مرد) ''اِمرأۃٌ'' (ایک عورت)۔

تثنیہ: وہ ہے جو دو پر دلالت کرے۔ جیسے: ''رجلان، رجلین''۔

جمع: وہ ہے جو دو سے زیادہ پر دلالت کرے جمع کا صیغہ واحد صیغہ میں کچھ تغیر کرنے سے بنتا ہے۔ جیسے: ''مُسلمونَ'' جو کہ مسلم سے بنا ہے۔

جمع کی اقسام

جمع کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع سالم (۲) جمع مکسّر

(۱) جمع سالم: وہ جمع ہے جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت رہے صرف اس کے آخر میں کچھ حروف بڑھا دیئے جاتے ہیں۔ جیسے: ''عالم'' سے ''عالمون''، ''عامل'' سے ''عاملون''۔

(۲) جمع مکسّر: وہ جمع ہے جس کے واحد سے جمع بناتے وقت واحد کا صیغہ سلامت نہ رہے، اس کے واحد کی بناء ٹوٹ جائے۔ جیسے: ''غُرفۃٌ'' سے ''غُرَف''، ''کتاب'' سے ''کُتُبٌ''۔

جمع سالم کی اقسام

جمع سالم کی دو قسمیں ہیں۔ (۱) جمع مذکر سالم (۲) جمع مؤنث سالم

(۱) جمع مذکر سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ مذکر افراد پر دلالت کرے۔ جیسے: ''عالم'' سے ''عالمون''، ''عامل'' سے ''عاملون''۔

(۲) جمع مؤنث سالم: وہ جمع ہے جو دو سے زیادہ مؤنث افراد پر دلالت کرے۔ یہ واحد کے آخر سے تاء ہٹا کر اسکی جگہ الف اور تاء لگانے سے بنتی ہے۔ جیسے: ''مسلمۃ'' سے ''مسلمات''، ''شجرۃ'' سے ''شجرات''۔

جمع مکسر کی اقسام

معنی کے اعتبار سے جمع مکسر کی دو قسمیں ہیں۔(۱) جمع قلت (۲) جمع کثرت

(۱) جمع قلت: وہ جمع مکسر ہے جو دس سے کم پر بولی جائے اس کے چار وزن ہیں۔ (۱) اَفْعُلٌ جیسے: ''اَکْلُبٌ'' جمع (کلب) کی (۲) اَفْعَالٌ جیسے: '' اقوال'' جمع (۳) اَفْعِلَۃٌ جیسے: ''اَطْعِمَۃٌ'' جمع (طَعَام) کی (۴) فِعْلَۃٌ جیسے: ''غِلْمَۃٌ'' جمع (غلام) کی اور جمع سالم بغیر الف ولام کے (خواہ جمع مذکر سالم ہو یا جمع مؤنث سالم) جمع قلت میں داخل ہے۔ جیسے: '' عاقلون ،عاقلات''۔

(۲) جمع کثرت: وہ جمع مکسر ہے جو دس یا دس سے زیادہ پر بولی جائے۔ اس جمع کے وزن جمع قلت کے مذکورہ اوزان کے علاوہ ہیں۔

اسم متمکن

ہر وہ اسم جو مبنی کے ساتھ مشابہت نہ رکھے۔

فوائد ھامۃ:

اعراب کی دو قسمیں ہیں: حرکتی اور حرفی۔

اعراب حرکتی کا مطلب وہ اعراب جو زبر، زیر اور پیش کے ساتھ ہو۔ جیسے: جاء نی زید ---ورایت زیدا--- ومررت بزید---اعراب حرفی سے مراد وہ اعراب جو واو، الف اور یا کے ساتھ ہو۔ جیسے: جاء نی ھولاء----ورایت ھولاء----ومررت بھولاء-----

۲

اعراب کی دو قسمیں ہیں: لفظی اور تقدیری۔

لفظی سے مراد وہ اعراب جس کا تلفظ ہو سکے۔ جائنی زید---ورایت زیدا------ومررت بزید -----۔ تقدیری سے مراد وہ اعراب جس کا تلفظ نہ ہو سکے۔ جیسے: جاء نی موسیٰ----ورایت موسیٰ---ومررت بموسیٰ--------

۳

اعراب کی دو قسمیں ہیں: حقیقی اور تبعی۔

اعراب حقیقی سے مراد جس کی کوئی بھی حالت دوسرے کے تابع نہ ہو۔ جیسے: جاء نی خالد------ --ورایت خالدا

.......ومررت بخالد.......... اعراب تبعی سے مراد جس کی کوئی حالت دوسرے کے تابع ہو۔جیسے: هن مسلمات ....ورايت مسلمات ......ومررت بمسلمات ۔

۴

رفع کی تین حالتیں ہیں: رفع ضمہ کے ساتھ۔جیسے:جاء نی زید ... رفع الف کے ساتھ۔جیسے:جاء مسلمان ...رفع واو کے ساتھ۔جیسے:جاء نی ابوك..........

۵

نصب کی چار حالتیں ہیں: نصب فتحہ کے ساتھ۔جیسے:ورایت زیدا .... نصب کسرہ کے ساتھ۔جیسے:ورایت مسلمات.....نصب الف کے ساتھ۔جیسے: رایت اباك ....نصب یا کے ساتھ۔رایت مسلمین....

٦

جر کی تین حالتیں ہیں: جر کسرہ کے ساتھ۔جیسے:مررت بزید .... جر فتحہ کے ساتھ۔جیسے:مررت بعمر...... جر یا کے ساتھ۔مررت بمسلمین.....

۷

جمع مونث سالم میں یہ شرط ہے، کہ الف اور تا زائد ہو ورنہ ابیات بھی جمع مونث سالم میں داخل ہوگا۔

۸

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے نہیں آتے ہیں۔

۹

فعل پر کسرہ اور تنوین ثقل کی وجہ سے نہیں آتے ہیں، کیونکہ فعل میں بیک وقت تین چیزیں پائی جاتی ہیں: معنی مصدری ،حدوث اور نسبت الی الفاعل۔

۱۰

غیر منصرف اس کو کہا جاتا ہے، جس میں دو سبب یا ایک سبب دو سببوں کا قائم مقام ہو۔

۱۱

پانچ جگہوں میں علم شرط ہے:

تانیث۔معرفہ۔الف ونون زائدتان۔ترکیب اور عجمہ۔

۱۲

دوجگہوں میں ایک سبب دوسببوں کا قائم مقام ہے:

الف مقصورہ والف ممدود۔جمع منتہی الجموع۔

۱۳

فعل لازمی اور متعدی دونوں ہوتا ہے،اسی طرح غیر منصرف بھی دوسبب چاہتا ہے،جب کہ بعض اوقات ایک سبب چاہتا ہے۔تو گویا فعل کے ساتھ مشابہت کی وجہ سے اس پر تنوین وکسرہ نہیں آتے ہیں۔

۱۴

غیر منصرف کے درجہ ذیل علامات ہیں:

علم ہوکر فعل کے وزن پر ہو۔جیسے:زفر۔

علم ہوکر وزن فعل ہو۔جیسے:احمد۔

علم ہوکر تانیث ہو۔جیسے:زینب۔

علم ہوکر الف نون زائدتان ہو۔جیسے: عمران۔

علم ہوکر ترکیب ہو۔جیسے:معدی کرب۔

علم ہوکر عجمہ ہو۔جیسے:ابراھیم۔

صفت ہوکر فعال کے وزن پر ہو۔جیسے:ثلث۔

صفت ہوکر مفعل کے وزن پر ہو۔جیسے:مثلث۔

صفت ہوکر فعلان کے وزن پر ہو۔جیسے:سکران۔

الف مقصورہ ہو۔جیسے: حبلیٰ۔

الف ممدودہ ہو۔جیسے: حمراء۔

جمع منتہی الجموع ہو۔جیسے: مصابیح۔

۱۵

اوزان عدل درجہ ذیل ہیں:

اوزان	عدل	رابتامی	توشش	شمر
مفعل	فعال	مثہما	مثلث	عمر

فعل	است	مثل	امس	فعال	است	چوں	ثلث
مثل	فعال	دان	تو	قطام	فعل	سحر	

۱۶

غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین نہیں آتے ہیں اور مضاف بھی نہیں ہوسکتا ہے۔

۱۷

مناسبت اور ضرورت شعری کی وجہ سے غیر منصرف پر کسرہ اور تنوین وغیرہ داخل ہوسکتے ہیں۔

۱۸

غیر منصرف چہار صورتوں میں منصرف بنتا ہے:

جب کسرہ داخل ہوجائے۔

جب تنوین داخل ہوجائے۔

جب الف لام داخل ہوجائے۔

جب مضاف ہوجائے۔

نوٹ: غیر منصرف کے اسباب کی شرائط اور تعریف سمیت علم نحو کی مشہور کتابوں میں موجود ہیں۔

تمرین

درجہ ذیل عبارت میں منصرف اور غیر منصرف الگ الگ کریں۔

احمده وكيف احمده وقداعجزعن وصف آله اللسان والجنان وعن كتابه نعمائه الاقلام والبنان.واشكره وكيف اشكره وقداعجزعن وصف افضاله ناظماوناثراوكيف لااحمده وله الحمداولاوآخرا وكيف لااشكره وقداسبغ علينا انعامه باطناوظاهرا انعامه ينطقنا واجلاله يخرسنا وان اردنا ان نشكرك فاى آلآءك نشكرواى نعمائك نذكرفقدلجئناالى الاقرار بالتقصير اعلانا واسرارا ونرجوان يغفرلناربناانه كان غفارا فاياك نستعين فى حمدك واياك نستصرفى شكرك ربنا انك تعلم أن باعناقصيرولوأن بعضنالبعض ظهيروانت الموفق لكل عسيرنعم المولى ونعم النصير....الحمدلله الذى شرفناعلىٰ سائرالامم برسالة من اختصه بجوامع الكلم وجوامع الحكم صلىٰ الله عليه وسلم مانطق اللسان ونسخ الكلم......أضرب ...أضربان ...أضربون...ضربىٰ.

اعراب فعل مضارع

فعل مضارع کا تین عراب ہیں:

رفع۔ضمہ اور سکون۔

فوائدھامہ

العامل : مابه رفع اونصب او جر اوجزم.

عامل کی دوقسمیں ہیں: قیاسی اور سماعی۔

قیاسی: جوکسی قانون کے تحت استعمال ہورہا ہو۔

سماعی: جوصرف سماع پرمبنی ہو۔

۲

بعض علما عامل معنوی کی مخالفت کرتے ہیں۔کیونکہ یہ محض ایک فرضی چیز ہے۔تاہم اکثر علما اس کے قائل ہیں اوران کے نزدیک اس کی دوقسمیں ہیں:

ابتدا جومبتدا پر داخل ہوتا ہے۔

خلو: جوفعل مضارع پرداخل ہوتا ہے۔

۳

فعل مضارع وجہ اعراب اسم فاعل کے ساتھ مشابہت چار چیزوں میں ہے : حروف ۔حرکات ۔سکنات۔ اور معنی ۔۔۔۔لیکن یہ مشابہت اتنی قوی نہیں ہے، جسے اسم فاعل غیرمنصرف بن جائے۔

جیسے: ضارب: اس میں چارحروف ہیں۔تین حرکات ہیں۔ایک سکون (الف) ہے۔اور مستقبل کا معنی دیتا ہے۔یہی حال فعل مضارع کا ہے۔البتہ مشابہت کمزور ہے،اس لیے فعل مضارع معرب ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب اول در حروف عاملہ

حروف جارہ:

حروف جارہ: وہ حروف جو فعل یا شبہ فعل کے معنی کو اپنے مدخول سے ملائیں۔

جیسے: مررت بزید۔ با حرف جارہ نے مرور کو زید کے ساتھ ملا دیا۔

حروف جارہ: با، و من والی وحتی، وفی ولام، ورب، وواو قسم، وتائی قسم، وعن، وعلی، وکاف تشبیہ، ومذ، ومنذ وحاشا، وخلا، وعدا۔

فوائد ترکیبیہ:

حروف جارہ میں لعل بھی شامل ہے، جب وہ اسمائے ستہ مکبرہ پر داخل ہو جائے۔ اسی طرح کی بشرطیکہ فعل مضارع پر داخل ہو اور اس کے بعد ما مصدریہ، ان مصدریہ یا ما استفہامیہ ہو۔

۲

جار مجرور کا متعلق اگر افعال عامہ سے ہو تو ظرف مستقر ہوگا، ورنہ ظرف لغو ہوگا۔

۳

افعال عامہ چار ہیں: کون، ثبوت، حصول، وجود اور استقر۔

۴

بعض نحویوں کے ہاں ظرف مستقر اس کو کہا جاتا ہے، جس کا متعلق ذکر نہ ہو، جب کہ بعض علماء کے نزدیک ظرف مستقر اس کو کہا جاتا ہے، جس کا متعلق افعال عامہ سے نہ ہو۔

مثال: زید علی الفرس۔ اگر اس کا متعلق ثابت نکالا جائے، تو دونوں جماعتوں کے نزدیک ظرف مستقر ہے اور اگر متعلق راکب نکالا جائے، تو جماعت اول کے نزدیک ظرف مستقر اور جماعت دوم کے نزدیک ظرف لغو ہے۔

۵

جار مجرور کا متعلق: فعل، شبہ فعل، معنی فعل اور مؤول بشبہ فعل ہوتے ہیں۔

فعل کی مثال: ﴿انعمت علیهم.﴾

شبہ فعل کی مثال: ﴿غیر المغضوب علیهم.﴾

معنی فعل کی مثال: ﴿ماانت بنعمة ربک بمجنون.﴾ ما انتفیٰ کے معنی میں ہے اور جار مجرور کا تعلق ما سے ہے۔

مول بشبہ فعل کی مثال: ﴿هو الله فی السمٰوٰت والارض.....﴾ ای هو معبود فی السمٰوٰت

والارض.

٦

جارمجرور کاتعلق بوقت ضرورت افعال ناقصہ سے بھی ہوسکتا ہے۔

٧

حروف جارہ بعض اوقات ایک دوسرے کے معنی میں بھی استعمال ہوسکتے ہیں۔جیسے: ﴿**فی جذوع النخل**﴾ ای علی جذوع النخل .

٨

جارمجروربعض اوقات زائدہ ہوتے ہیں،اس وقت متعلق کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔

مثال:رب رجل لقیته...**بحسبک درهم....کفیٰ بالله حسیبا.**

٩

باجارہ درجہ ذیل جگہوں میں زائد ہوتا ہے:

لفظ حسب پرداخل ہوجائے۔جیسے:بحسبک درهم

لفظ ناہیک کے بعد آجائے۔جیسے:ناهیک بخالد ای کافیک.

ماولامشبہتان بلیس کی خبر پرداخل ہوجائے۔مارجل بقائم.

لیس(افعال ناقصہ) کی خبر پرداخل ہوجائے۔﴿**الیس الله باحکم الحاکمین.**﴾

کان کی خبر(بعض اوقات)پرداخل ہوجائے۔ماکان الحلیم ببلید.

کفی کے فاعل پرداخل ہوجائے۔﴿**وکفیٰ بالله شهیدا.**﴾

افعال تعجب پرداخل ہوجائے۔اضرب به

١٠

من زائدہ کے لیے چند شرائط ہیں:

اس کا مدخول نکرہ ہو۔

نفی،نہی یا استفہام کے بعد ہو۔

مبتدا،خبر،فاعل یا مفعول بہ پرداخل ہو۔

جیسے: ﴿**ماجاء نا من بشیر و لانذیر**﴾.

۱۱

کاف جارہ جب لفظ مثل پر داخل ہوجائے، تو زائد ہوجاتا ہے۔

۱۲

زائد کا مطلب ترکیب میں کچھ واقع نہیں ہوتا ہے، البتہ معنی ضرور دیتا ہے۔

۱۳

دو جار مجرور ایک جنس کے ایک ہی فعل سے کبھی بھی متعلق نہیں ہوتے ہیں۔اس کی وجہ یہ ہے، کہ جار مجرور مفعول بہ کے مانند ہے، ایک فعل کے لیے ایک جنس کے دو مفعول بہ درست نہیں ہے۔

۱۴

اگر دو جار مجرور ایک جنس کے آجائیں، تو دوسرے کے لیے اسی جنس کا فعل محذوف نکالا جائے گا۔

۱۵

کبھی کبھار جار اور مجرور فعل سے پہلے آتے ہیں، تو اس کا متعلق وہی فعل موخر ہوتا ہے۔اور اس صورت میں یہ حصر کا فائدہ دیتے ہیں۔

۱۶

کبھی کبھار جار اور مجرور سجع کی خاطر عامل سے پہلے لائے جاتے ہیں۔

۱۷

جار اور مجرور زیادہ وسیع اور زیادہ استعمال ہونے کی بنا پر ہر عامل سے پہلے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔مشہور مقولہ ہے:
الظروف کاالمحارم۔الظرف یتوسع فیه مالایتوسع فی غیره۔

۱۸

جار کی چند قسمیں ہیں:

- ☆ جر حقیقی: مررت بزید۔
- ☆ جر محلی: مررت بھولاء۔
- ☆ جر تقدیری: مررت بموسیٰ۔
- ☆ جر حکمی: مررت بعمر۔
- ☆ جر توہمی: مازیدقائم ای بقائم

☆ جرجوار : الحمد للہ ۔

۱۹

جرتوہمی کا مطلب یہ ہے: ایک عامل کا عمل بہت مشہور ہو، تو نحاۃ عامل حذف کردیتے ہیں اور عمل کو برقرار رکھتے ہیں۔

۲۰

با ،من اور عن جارہ کبھی کبھار زائدہ استعمال ہوجاتے ہیں:

﴿**فبما رحمة من الله**﴾ .﴿**عماقليل**﴾.

۲۱

چھ جگہوں میں ظرف کا عامل وجوبا حذف ہوتا ہے:

خبر واقع ہو: زید فی الدار۔

صلہ واقع ہو: جاء نی خالد الذی فی الحدیقة ۔

ذوالحال واقع ہو: ﴿**فاجتنبو ا الرجس من الاوثان.**﴾

صفت واقع ہو: رایت رجلا من القوم الصالحین۔

ضمیر علی شریطۃ التفسیر ہو: یوم الجمعة صمت فیه۔

حذف سماعی ہو: حینئذ الان۔ای کان ذلک حینئذ ،واسمع الان۔

ف:

جار اور مجرور کو متعلق (اسم فاعل کے صیغہ کے ساتھ) اور ثبت یا ثابت کو متعلق (اسم مفعول کے صیغہ کے ساتھ) کہا جاتا ہے۔

حروف مشبہ بالفعل

حروف مشبہ بالفعل: وہ حروف جن کی مشابہت فعل کے ساتھ لفظا، معنا، حکما اور بناء ہو۔

لفظا کا مطلب لفظوں میں مشابہت ہو۔ جیسے: ان ،فر۔ان ،مد۔کان ،ضربن۔

معنا کا مطلب معنی میں مشابہت ہو۔ جیسے: ان ،تحقق۔کان ،تشبه۔لکن ،استدرك۔

حکما کا مطلب اعراب میں مشابہت ہو۔ جیسا فعل ایک اسم کو رفع دوسرے کو ضمہ دیتا ہے، اسی طرح حروف مشبہ بالفعل بھی ایک اسم کو رفع دوسرے کو نصب دیتے ہیں۔

بناء کا مطلب مبنی ہونے میں مشابہت ہو۔جیسے: ضرب مبنی ہے،اسی طرح حروف مشبہ بالفعل بھی مبنی ہیں۔

فائدہ:

فعل چونکہ اصل ہے،اس لیے یہ پہلے لفظ کو اصل اعراب (رفع) دیتا ہے۔جب کہ حروف مشبہ بالفعل اس کے برعکس ہیں۔

ترکیب:

ان زیدا قائم ۔ان: حرف از حروف عاملہ از عوامل لفظیہ سماعیہ مبنی مبنی الاصل مبنی برفتحہ،طلب کرتا ہے اسم مرفوع اور خبر مرفوع کو۔

زیدا: اسم،اسم متمکن،معرب،معرفہ،معرفہ بوجہ علم،واحد،مذکر سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ہرسہ اعرابش لفظی،حقیقی غیر تبعی ،رفعہ ضمہ لفظی،نصب فتحہ لفظی،جر کسرہ لفظی،لفظا منصوب اسم برائے ان۔

قائم : صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فعَل یفعُل،عاملہ،از عوامل لفظیہ،قیاسیہ معرب،نکرہ،واحد ،مذکر،سولہ قسموں میں سے پہلی قسم،ہرسہ اعرابش لفظی حقیقی،غیر تبعی،رفعہ ضمہ لفظی،نصب فتحہ لفظی،جر کسرہ لفظی،طلب کرتا ہے فاعل مرفوع اور شش اسم منصوب کو۔

درو ضمیر مستتر اسم ،اسم غیر متمکن مبنی ،مشابہہ مبنی الاصل ،معرفہ،معرفہ بوجہ ضمیر،برائے واحد،برائے مذکر آٹھ قسموں میں سے پہلی قسم،محلا مرفوع فاعل برائے قائم۔

قائم اپنے فاعل سے مل کر خبر برائے ان۔ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبر یہ ہوا۔

فوائدمہمہ:

حروف مشبہ بالفعل مخففہ بھی استعمال ہوتے ہیں۔

ان المخففة من الثقلة:

ان (مکسورہ) جب مخففہ ہوجائے،تو دیکھا جائے گا۔جملہ اسمیہ پر داخل ہے،یا جملہ فعلیہ پر داخل ہے۔اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہے،تو عمل کرے گا البتہ اکثر مہمل ہوتا ہے۔اور اگر جملہ فعلیہ پر داخل ہے،تو مہمل ہوگا۔

۲

ان جب مخففہ ہوجائے،تو اکثر یہ افعال نواسخ پر داخل ہوتا ہے۔جیسے:﴿و ان نظنک لمن الکذبین.﴾ ﴿تا الله ان کنالخطئین.﴾

۳

ان مخففہ کے بعد لام ابتدائیہ کا ہونا لازمی ہے۔

أن ا لمخففة من المثقلة:

أن (بالفتح) اگر مخففہ ہو جائے، تو عمل کرتا ہے۔ البتہ اس کی پہچان کے لیے چند چیزیں ہیں:

جملہ اسمیہ مثبتہ پر بغیر کسی شرط کے داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ﴿و اخر دعوانا ان الخمد لله رب العلمين.﴾

جملہ اسمیہ نافیہ پر حرف نفی فاصل آتا ہے۔ جیسے:

اشهد ان لا اله الا الله و ان محمد اعبده ورسوله.

جملہ فعلیہ افعال نواسخ کی صورت میں خود نواسخ فاصل بنتے ہیں۔ جیسے:

﴿وان عسى ان يكون قد اقترب اجلهم فباى حديث بعد ه يؤمنون﴾.

جملہ فعلیہ افعال تامہ مثبتہ کی صورت میں سین، سوف، قد، لو فاصل آتے ہیں۔ جیسے:

﴿علم ان سيكون منكم مرضىٰ﴾. ﴿وان لو استقاموا على الطريقة...﴾

جملہ فعلیہ افعال تامہ منفیہ کی صورت میں حرف نفی فاصل آتا ہے۔ جیسے:

﴿ ايحسب الانسان ان لم ير ه احد﴾. ﴿ايحسب الانسان ان لن يقدر عليه احد﴾.

كان المخففة من المثقلة :

کان مخففہ عمل کرتا ہے، جملہ اسمیہ پر داخل ہو، تو فصل کی ضرورت نہیں ہے۔ جملہ فعلیہ پر داخل ہو، تو فعل ماضی مثبت پر داخل ہونے کی صورت میں قد اور منفی پر داخل ہونے کی صورت میں حرف نفی کا ہونا لازمی ہے۔ جملہ اسمیہ کی مثال۔ جیسے:

وصدرمشرق اللون : كأن ثدياه حقان

جملہ فعلیہ کی مثال۔ جیسے:

أزف الترحل غير أن ركابنا
لما تزل برحالنا ،وكأن قد.اى كان قدزالت.

﴿كأن لم تغن بالامس....﴾

حکم: کان مخففہ ہو تو صحیح قول کے مطابق مہمل ہو گا، عمل نہیں کرے گا۔

۴

ان اور کان کا اسم محذوف نکالا جاتا ہے۔

لكن المخففة من الثقلة :

لکن مخففہ ہو تو اس سے پہلے واو ضروری ہے، ورنہ لکن مخففہ اور عاطفہ کا فرق نہیں ہو گا۔

۵

لکن مخففہ عمل نہیں کرتا ہے۔

٦

لعل اور لیت مخففہ نہیں ہوتے ہیں۔

۷

حروف مشبہ بالفعل تاکید کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، یعنی اگر مخاطب کی حالت کا خیال رکھا جاتا ہے۔ تو حروف مشبہ بالفعل استعمال کیے جاتے ہیں۔ ان زیدالقائم ۔ یہ جملہ اس وقت کہا جاتا ہے، جب مخاطب بالکل زید کے کھڑے ہونے سے انکار کررہا ہو۔ تو حال کا تقاضا یہی ہے کہ تاکید کے ساتھ جملہ ذکر کیا جائے، تو اس کے انکار کا ازالہ ہوسکے۔

۸

حروف مشبہ بالفعل کی خبر پر جو لام داخل ہوتا ہے، اس کو لام ابتدائیہ کہا جاتا ہے۔

۹

کبھی لام ابتدائیہ ان کے اسم پر داخل ہوتا ہے، یہ وہاں ہوتا ہے، جہاں خبر جار مجرور اور مقدم ہو۔

جیسے: ”ان من البیان لسحرا.“

۱۰

لام ابتدائیہ چند چیزوں پر داخل ہوتا ہے:

1 مبتدا پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: لزید قائم۔

2 خبر پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: لمجتھد انت۔

3 ان کی خبر پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ان زید القائم۔

4 ان کے اسم پر داخل ہوتا ہے۔ جیسے: ان من البیان لسحرا۔

5 جار مجرور پر داخل ہوتا ہے، جب یہ ان کے لیے خبر بن رہا ہو۔ جیسے: ﴿**انک لمن المرسلین**﴾۔

۱۱

حروف مشبہ بالفعل کی خبر جار مجرور، فعل اور شبہ فعل تینوں ہوسکتے ہیں۔ جیسے: ان زیدا فی الدار۔ ان زیدا لیقرء۔ ان زید القائم۔

۱۲

ان مکسورہ درجہ ذیل مقامات میں آتا ہے:

1 ابتدا کلام میں ہو:ان زید اقائم۔

2 قال کے بعد ہو:قال زید : انی عبد اللہ۔

3 قسم کے بعد ہو:واللہ انہ عالم نحریر۔

4 حروف ندا کے بعد ہو:﴿یا بنی ان اللہ اصطفیٰ لکم الدین.﴾

5 حروف استفہام کے بعد ہو:﴿الا انھم ھم السفھاء ولکن لایعلمون﴾.

6 حروف ایجاب کے بعد ہو: نعم انہ قائم۔

7 کلا زجر یہ کے بعد ہو:﴿ کلاان کتاب الابرار لفی علین﴾ .

8 حروف استثنا کے بعد ہو:یقرء زید الا انہ لا یجتہد۔

9 امر کے جواب میں ہو: اقرء الکتاب انہ خیر جلیسک۔

10 نہی کے جواب میں ہو: ﴿لاتقنطوا من رحمۃ اللہ انہ یغفر الذنوب جمیعا﴾.

11 حیث کے بعد ہو:جلست حیث ان زید اقائم۔

12 صلہ کے شروع میں ہو:﴿واتینہ من الکنوز ما ان مفاتحہ لتنوء بالعصبۃ اولی القوۃ...﴾.

13 صفت کے شروع میں ہو:جاء نی رجل انہ عالم

14 حال کے شروع میں ہو: جاء نی زید انہ رکب۔

15 مقولہ جس کی حکایت قول ہو:قال : انی عبداللہ

16 لام معلقہ سے پہلے ہو: ﴿واللہ یعلم انک لرسولہ.﴾

17 اسم عین کی خبر واقع ہو: زید انہ فاضل۔

18 مذکورہ بالا میں سے کسی پر عطف ہو۔

۱۳

درجہ ذیل جگہوں میں اَن مفتوحہ پڑھا جاتا ہے:

1 فاعل واقع ہو:﴿اولم یکفهم انا انزلنا....﴾.

2 نائب فاعل واقع ہو:﴿ قل اوحی الی انه استمع نفر من الجن...﴾.

3 مفعول بہ واقع ہو:﴿ولا تخافون انكم اشركتم...﴾.

4 مبتدا واقع ہو:عندی انک قائم۔

5 لو کے بعد ہو:﴿ولو اننا نزلنا..﴾.

6 لولا کے بعد ہو:﴿فلولا انه كان من المسبحين﴾.

7 مجرور بحرف جر ہو:﴿ذلک بان الله هو الحق.....﴾.

8 مجرور باضافت ہو:﴿انه لحق مثل ماانكم تنطقون..﴾.

9 مبتدا معنوی کے لیے خبر ہو:اعتقادی انک فاضل۔

10 مذکورہ بالا میں سے کسی پر عطف ہو:

﴿اذكر نعمتی التی انعمت عليكم وانی فضلتكم على العلمين﴾.

۱۴

چند جگہوں میں اَن مفتوحہ اور مکسورہ دونوں پڑھنا جائز ہے۔

☆ اذا مفاجاتیہ کے بعد ہو:اذانه عبدا لقفا واللهازم۔

☆ فا جزائیہ کے بعد ہو:فانه غفور رحيم.

☆ ایسا عطف جس میں مفرد اور مرکب دونوں کا احتمال درست ہو۔جیسے:

﴿ان لک ان لاتجوع فيها ولاتعرىٰ وانک لاتظما فيها ولاتضحى﴾.

☆ ان اپنے اسم اور خبر سے مل کر جملہ تعلیلیہ بنتا ہو۔جیسے:

مارس الرياضة البدنيه انک مريض۔۔۔اگر لام جارہ برائے علت ذکر کیا جائے،تولأ نک مریض ہوگا۔

☆ لفظ حتی کے بعد واقع ہو:عرفت امورک حتی انک فاضل ۔(حتی استینافیہ کی صورت میں مکسور ہے ،جب کہ عاطفہ یا جارہ ہو،تو مفتوح ہوگا)

☆ فعل قسم کے بعد واقع ہو،بشرطیکہ اس کے بعد لام نہ ہو:اقسم انک کسلان. (مکسور کی صورت میں حرف

جرمحذوف ہوگا۔)

☆ لا جرم کے بعد ہو: ﴿**لا جرم ان الله....**﴾ (مفتوح کی صورت میں فاعل ہوگا اور مکسور کی صورت میں جواب قسم ہوگا۔)

☆ قول کے لیے خبر ہو اور یہی خبر قول بھی ہو: قولی: انی احمد الله.

فائدہ:

حروف مشبہ بالفعل کی خبر مفرد، جملہ اور شبہ جملہ تینوں ہوسکتی ہے۔ جیسے:

کان النجم دینار.. وان العلم یعز صاحبه.. ان العالم قدره مرتفع.

﴿**وان کل لماجمیع لدینا محضرون....**﴾

یہاں ان نافیہ ہے اور لما، الا کے معنی میں ہے۔ لما جازمہ فعل پر داخل ہوتا ہے اسم پر کسی اور معنی کے لیے ہوتا ہے۔

کل مبتدا ہے، جمیع خبر اول ہے اور محضرون خبر دوم ہے۔ اور اگر لما کو بغیر شد (ایک روایت کے مطابق) کے پڑھا جائے، تو پھر ان مخففہ من المثقلہ ہے اور لا ابتدائیہ تاکیدیہ ہوگا، جب کہ ما زائدہ برائے تاکید ہوگا۔

ما و لا المشبهتان بلیس

ما و لا لیس کے ساتھ عمل میں مشابہت رکھتے ہیں۔ ان کے عمل کرنے کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

1 ما و لا کی نفی الا سے منقوض نہ ہو۔

2 ما و لا کے بعد ان نافیہ نہ ہو۔

3 ما و لا کے اسم اور خبر میں ترتیب برقرار ہو۔

4 ما و لا کی نفی جنس کے لیے نہ ہو۔

5 ما و لا کی خبر کا معمول ما و لا سے پہلے نہ ہو۔

6 لا کا اسم اور خبر دونوں نکرہ ہو۔

جیسے : مازید قاما

ترکیب: ما: حرف از حروف عاملہ، از عوامل، لفظیہ، سماعیہ مبنی بمبنی الاصل، طلب کرتا ہے اسم مرفوع خبر منصوب کا۔

زیــــدا: اسم، اسم متمکن، معرب، معرفہ، معرفہ بوجہ علم، واحد، مذکر، سولہ قسموں میں سے پہلی قسم، ہر سہ اعرابش لفظی، حقیقی غیر تبعی، رفعہ ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی، جر کسرہ لفظی، لفظا مرفوع اسم برائے ما۔

قــــائــــمــــا : صیغہ واحد مذکر اسم فاعل، ثلاثی مجرد اجوف واوی از باب فعل یفعل، عامل از عوامل لفظیہ، قیاسیہ

،معرب،نکرہ،واحد،مذکر،سولہ قسموں میں سے پہلی قسم،ہرسہ اعرابش لفظی،حقیقی غیرتبعی،رفعہ ضمہ لفظی،نصب فتحہ لفظی،جرکسرہ لفظی،طلب کرتاہے فاعل مرفوع،شش اسم منصوب کا۔

دو رضمیر مستتر معبربہ ھو،اسم،غیرمتمکن مبنی،مشابہ مبنی الاصل،بوجہ شبہ وضعی،معرفہ،معرفہ بوجہ ضمیر،معرفہ،برائے واحد،برائے مذکرمحلامرفوع فاعل برائے قائما۔

قائما اسم فاعل اپنے فاعل سے مل کرخبر برائے ما۔ما اپنے اسم اورخبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

فائدہ:

لات بھی ماولامشبہتان بلیس کی طرح عمل کرتاہے۔البتہ اس کےعمل کے لیے دوشرطیں ہیں:

اسم اورخبر دونوں زمانہ ہو۔۔۔۔ان میں سے کوئی ایک محذوف ہو۔

نوٹ:اکثراسم حذف ہوتاہے۔جیسے:

﴿ولات حين مناص...﴾اى لات الحين حين مناص.

قاعدہ:

مااورلامشبہتان بلیس نفی کی صورت میں عمل کرتے ہیں،اگربل،یالکن کے ذریعے کوئی لفظ خبرپرعطف کیاگیا،تو مرفوع ہوگا۔جیسے:ماسعید کسو لا بل مجتهد(مجتہد مرفوع پڑھنا واجب ہے۔)

قاعدہ:

مذکورہ بالاصورت میں مجتہد مبتدامحذوف کے لیے خبرہے.اى هو مجتهد.

قاعدہ:

جب حروف مشبہ بلیس کی خبرالا کے بعد ہواوراس پربل یالکن کے ذریعےعطف کیاجائے،تو معطوف مرفوع پڑھنا واجب ہے۔جیسے:مازيد الا كاتب بل كسلان.(برفع كسلان)

قاعدہ:

لامشبہ بلیس کے لیےاسم اورخبر دونوں کانکرہ ہوناضروری ہیں۔البتہ کبھی کبھاراسم معرفہ بھی آسکتاہے۔

جیسے:متنبّی کاقول ہے:فلاالحمدمكسوبا،و لاالمال باقيا.

قاعدہ:

اگرخبرکامعمول الا کے بعدہو،تو حروف مشبہ بلیس کاعمل درست ہوگا۔

جیسے:ان انت اخذا الابيدالبائسين.

قاعدہ:

اگر ایسے حروف کے ذریعے عطف کیا جائے، جن سے نفی پر اثر نہ پڑے، تو خبر پر عطف درست ہے۔

جیسے: ماسعید کسولا ولامھملا۔۔اسی طرح ماسعید کسولا ولامھمل دونوں طرح پڑھنا درست ہے۔البتہ نصب کے ساتھ پڑھنا بہتر ہے۔

قاعدہ:

اگر لات زمانہ پر دلالت کرنے والے الفاظ کے علاوہ پر داخل ہو جائے، تو مہمل ہوگا۔

(**الحین ...الساعة ....الزمان....**)

فائدہ:

لات ہمیشہ زمانہ (حیـن،ساعة ،اوان) پر داخل ہوتا ہے۔جیسے:﴿**ولات حیـن منـاص**﴾ ای لا ت الحین حین مناص ۔

فائدہ:

لات یا تو اصل وضع سے یہ لفظ اس طرح وضع ہوا ہے اور یا بعض اوقات حروف کے ساتھ تائے تانیث لگائی جاتی ہے۔

جیسے : ثمت.

قاعدہ:

مامشبہ بلیس کی خبر کا معمول جار مجرور ہو تو، خبر سے مقدم ہو سکتا ہے۔جیسے:**مابک انامسرورا**.

قاعدہ:

اگر ما کی خبر جار مجرور ہو اور اسم سے مقدم ہو، تب بھی ما زائدہ ہوگا۔

جیسے :(**فماله من قوة و لاناصر**) یہاں جار مجرو خبر مقدم ہیں اور من زائدہ تاکید کے لیے ہے۔

لانفی جنس

لانفی جنس کے عمل کے لیے چند شرائط ہیں:

☆ لانفی کے لیے ہو۔

☆ نفی جنس کے لیے ہو۔

☆ نفی جنس نص کے لیے ہو۔

☆ اسم نکرہ ہو۔

☆ خبر بھی نکرہ ہو۔

☆ اسم اور خبر کی ترتیب برقرار ہو۔

☆ اسم اور خبر کے درمیان فصل نہ ہو۔

☆ لا کے بعد ان نافیہ نہ ہو۔

☆ لا کی خبر الا سے منقوض نہ ہو۔

فائدہ:

لا نفی جنس کے مدخول کی چند صورتیں ہیں:

☆ لا کا مدخول مفرد نکرہ مکررہ ہو۔

یہ مبنی بر فتحہ ہوتا ہے۔ جیسے: لا رجل فی الدار

☆ لا کا مدخول مفرد معرفہ ہو۔

یہ مبتدا کی وجہ سے مرفوع ہوتا ہے، لا ملغیٰ ہوتا ہے، یعنی عمل نہیں کرتا ہے۔ جیسے: لا زید عندی ولا عمرو.

☆ لا کا مدخول مضاف ہو۔

یہ منصوب معرب ہوتا ہے۔ جیسے: لا غلام رجل ظریف فی الدار۔

☆ لا کا مدخول شبہ مضاف ہو۔

لا طالعا جبلا۔

☆ لا کا مدخول مفرد نکرہ مکررہ ہو۔

اس صورت میں پانچ وجوہ جائز ہیں:

لاحول ولا قوة الا بالله .لا حول ولا قوة الا بالله .لا حول ولا قوة الا بالله .لا حول ولا قوة الا بالله .لا حول ولا قوة الا بالله .

حروف ندا

وہ حروف جن کے ذریعے سے کسی کو آواز دی جاتی ہے، اس کو حروف ندا کہا جاتا ہے۔

فائدہ:

حروف ندا میں چار چیزوں کا ہونا ضروری ہیں:

منادی: آواز دینے والا

منادیٰ: جس کو آواز دی جاتی ہے۔

حرف ندا: وہ الفاظ جن کے ذریعے سے آواز دی جاتی ہے۔

جواب ندا/مقصود بالندا: آواز دینے والا جو کچھ کہتا ہے، اس کو جواب ندا کہا جاتا ہے۔

<u>فوائد ضروریہ:</u>

منادی کی دو قسمیں ہیں: قریب اور بعید۔ کلام عربی میں ہر منادی کے لیے الگ الگ حروف وضع ہیں: مثلا: ہمزہ قریب کے لیے ہے۔ اور ھیا بعید کے لیے ہے۔ جب کہ یا مشترک ہے۔

<u>۲</u>

منادی کا اعراب مذکورہ چار صورتوں سے خالی نہیں ہوگا:

منادی مفرد معرفہ۔ جیسے: یا زید

منادی مضاف۔ جیسے: یا عبد اللہ

منادیٰ شبہ مضاف۔ یا طالعا جبلا

منادی مفرد نکرہ غیر معین۔ یا رجلا خذ بیدی

پہلی صورت میں منادی مبنی برضمہ ہوگا۔

دوسری صورت میں منصوب معرب ہوگا۔

تیسری صورت میں منصوب معرب ہوگا۔

چوتھی صورت میں بھی منصوب معرب ہوگا۔

<u>۳</u>

منادی کا مدخول معرفہ بنتا ہے، اندھے کے کہنے میں چونکہ زیادہ ابہام ہے، اس لیے یہ منادیٰ بننے کے بعد بھی نکرہ ہوتا ہے۔

<u>۴</u>

مندوب (جس پر غم کیا جائے) کے لیے وا کا لفظ استعمال ہوتا ہے۔ اور یا کا لفظ بھی استعمال ہوتا ہے۔

<u>۵</u>

کبھی یا غلامی میں یا کو حذف کر دیا جاتا ہے، تو یا غلام (بالکسر) پڑھا جاتا ہے۔

٦

کبھی یا ابی کو یا ابت احترام اور اعزاز کے لیے پڑھا جاتا ہے۔

٧

منادی کبھی مستغاث (مدد مانگنا) کے لیے آتا ہے۔اس کے لیے مستغیث ،مستغاث اور مستغاث لہ کا ہونا ضروری ہیں۔

جیسے: یا لزید لعمرو۔

٨

مستغاث پر لام مفتوحہ داخل ہوتا ہے۔

٩

کبھی مستغیث اور مستغاث لہ دونوں ضمیر ہوتے ہیں۔جیسے:یا لی لک۔

١٠

کبھی منادیٰ تعجب کے لیے ہوتا ہے۔یا للماء۔جب پانی زیادہ مقدار میں دیکھا جائے۔

١١

حروف ندا کل پانچ ہیں: یا ۔ایا ۔اھیا ۔ای ۔ہمزہ مفتوحہ۔

١٢

کبھی حرف ندا تخفیف کی وجہ سے حذف کردیا جاتا ہے۔یہ وہاں ہوتا ہے، جہاں قرینہ موجود ہو۔

جیسے:﴿یوسف اعرض عن ھذا﴾۔

١٣

کبھی حرف ندا کا مدخول الف استغاثہ ہوتا ہے۔جیسے: یا زیداہ۔

١٤

کبھی تخفیف کی وجہ سے منادی سے کچھ حروف حذف کردیے جاتے ہیں۔جیسے: یا منص اصل میں یا منصور تھا۔اسی طرح یا عثم ۔اصل میں یا عثمان تھا۔

١٥

منادی مرخم پر اصل اعراب اور منادی کا اعراب دونوں جائز ہے۔جیسے: یا حار۔اصل میں یا حارث تھا یا حار (را کے کسرہ

کے ساتھ)اور یا حار(را کے ضمہ کے ساتھ) دونوں جائز ہیں۔

١٦

اگر اثنا عشر کسی کا نام رکھا جائے ،تو رفع پڑھنا جائز ہے، کیونکہ یہ مفرد کے حکم میں ہوگا اور مضاف والا اعراب (نصب) بھی جائز ہے۔

١٧

دو آلہ تعریف ایک جگہ جمع نہیں ہو سکتے ہیں،اس لیے یا الرجل کی بجائے یا ایھا الرجل پڑھا جاتا ہے۔ یہ واحد صفت ہے، جہاں رفع لازمی ہے۔

١٨

قانون یہ ہے کہ یا ایھا الرجل میں جو رفع رجل پر آیا ہے، یہ محض مشاکلت کی وجہ سے ہے،اس کو ضمہ اعرابی نہیں کہا جاسکتا ہے۔

١٩

اسمائے اشارات کے بعد جب معرف باللام آجائے ،تو تابع پر رفع پڑھنا لازمی ہے اور یہ رفع بھی محض مشاکلت لفظی کی وجہ سے ہے۔

٢٠

یا ایھا الرجل میں ای کا ایک خصوصی شان ہے۔اور وہ صفت پر رفع وجوبی ہے۔

٢١

ایھا میں ھا تنبیہ کے لیے ہے۔اس کی چند اور مواضع ہیں:

مبتدا پر: ھاانتم ھولاء....

اسمائے اشارات پر:ھذا ،ھذہ .....

منادی پر: یا ایھا الرجل ....

فعل امر پر:ھات الماء...

٢٢

چند جگہوں میں یا حرف ندا اور الف لام جمع ہو سکتے ہیں:

لفظ جلالہ:یااللہ۔

منادی مشبہ بہ ہواور اس میں وجہ شبہ کا ذکر ہونا لازمی ہے۔جیسے: یا الشافعی فقھا واصطلاحا۔ای مثل الشافعی۔

منادی مستغاث ہو: یا للولد للوالد۔

منادی علم منقول کے ساتھ ہو: یا الرجل الزارع۔(جب کسی کا نام ہو)

۲۳

شبہ مضاف: ہر وہ اسم جس کے ایسا اسم واقع ہو جائے، جو ماقبل کے لیے تتمہ بنے۔

شبہ مضاف جار مجرور کی صورت میں: ﴿یحسرۃ علی العباد﴾۔

شبہ مضاف مفعول بہ کی صورت میں: یاطالعا جبلا۔

شبہ مضاف معطوف علیہ کی صورت میں: لاثلثۃ وثلثین۔

خلاصہ:

منادی مبنی برضمہ: جیسے: یا زید ،یا زیدان ۔یا زیدون ۔یا رجل ،یا رجلان۔یامسلمون۔

منادی منصوب معرب: جیسے: یا عبدالله ۔یاغلام زید۔یاطالعا جبلا۔

منادی مکسور: یا لزید ۔یا لعمرو۔

منادی مفتوح: یا زیداہ۔یا عمراہ۔

فائدہ:

﴿قالوا یٰویلنا من بعثنامن مرقدنا.....﴾

حرف ندا ایسے منادی پر داخل ہوتا ہے، جس میں متوجہ ہونے کی صلاحیت ہو، یہاں ویل منادی ہے، جس میں متوجہ ہونے کی صلاحیت نہیں ہے۔لہذا یہاں تاویل کرنی پڑے گی۔

یاھلاکنا..........یا.....یاقومنا انظروا الی ویلنا...

فصل دوم

وہ حروف جو فعل مضارع کو نصب دیتے ہیں، جو چہار ہیں:

ان ۔لن ۔کی ۔اذان۔یہ حروف فعل مضارع پر داخل ہوتے ہیں اور اس کو نصب دیتے ہیں۔

ان يضرب۔لن يد خل الصف الا بموافقة من المدير۔اسلمت كى ادخل الجنة۔

فوائدضروریہ:

ان مصدریہ اپنے مدخول کومصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔﴿**ان تصوموا خير لكم**﴾۔اى صيامكم خير لكم۔

٢

ان مصدریہ فعل ماضی،مضارع اورامر تینوں پر داخل ہوتا ہے۔

٣

تاویل مصدر سے مراد یہ ہے:

اگر جس فعل پر ان مصدریہ داخل ہے، دیکھا جائے گا،اس میں ضمیر ہے، یانہیں۔اگر ہے،توفعل بتاویل مصدر کر کے اسی ضمیر کی طرف مضاف کر دیا جائے گا۔

جیسے:**ان تقوم اى قيامک.ان يقوم اى قيامه.ان اقوم اى قيامى .ان نقوم،اى قيامنا.**

٤

اگر ان کا مدخول جامد ہے،تو کون کا لفظ محذوف نکالا جائے گا۔جیسے: علمت ان زيد ا قائم ۔اى كون زيد قائم۔

٥

نون مصدریہ فعل مضارع پر داخل ہو کر نصب دیتا ہے،جب فعل ماضی اور امر پر دخل ہو کر ان کو صرف مصدر کی تاویل میں کر دیتا ہے۔

٦

چھ حروف کے بعد ان مقدر ہوتا ہے۔

واو۔فا۔ثم۔حتی۔او۔لام جحد۔لام تعلیلیہ۔

مثال:﴿ **يـاليتنا نرد ولانكذب ....**﴾.﴿**ماكان الله ليعذبهم..**﴾. ﴿**فالتقطهم آل فرعون ليكون لهم عدوا وحزنا...**﴾.

اسلمت لادخل الجنة۔

٧

فا کے بعد فعل مضارع منصوب ہوگا،بشرطیکہ چھ چیزوں کے جواب میں واقع ہو:

امر:زرنی فاکرمک۔

نہی:لاتشتمنی فاذینک۔

استفہام:این بیتک فازورك۔

تمنی:لیت لی مالا فانفق منه۔

نفی: ماتاتینافتحدثک۔

عرض:الا تنزل بنا فتصیب خیرا۔

۸

مصدر کی دو قسمیں ہیں: مصدر صریح: جیسے: ﴿**الا وحیا او من وراء حجاب اویر سل رسولا**﴾.

مصدر متصید متوہم: جیسے:لالزمنک اوتعطینی حقی ای لزوم منی او اعطاء حق منک۔

مصدر صریح کا مطلب: اصل میں مصدر ہو۔مصدر متصید متوہم کا مطلب:فعل سے مصدر کو نکالنا۔متصید کا مطلب شکار ہونا۔مذکورہ مثال میں لالزمنک اور تعطینی فعل ہیں،ان میں لزوم۔۔۔اورحق مصادر نکالے گئے۔

۹

لام کی چار قسمیں ہیں:

لام تعلیلیہ: وہ لام جو ماقبل کے علت بنے۔اسلمت لادخل الجنۃ۔

لام جحد یہ: وہ لام جو ما کان اور لم یکن کے بعد آئے ﴿**وما کان الله لیعذبهم**﴾.

لام عاقبت: وہ لام جس کا مابعد ماقبل کے لیے نقیض ہو۔﴿**فالتقطه ال فرعون لیکون لهم عدوا وحزنا**﴾.

لام زائدہ: جو فعل متعدی کے بعد واقع ہوجائے۔جیسے:﴿**انما یرید الله لیذهب عنکم الرجس اهل البیت**﴾.

۱۰

لام جب کی پر داخل ہوجائے،تو کی مصدر یہ بنتا ہے،اور بتاویل مصدر ہوکر لام کے لیے مجرور بنتا ہے۔

۱۱

اذن بھی فعل مضارع پر داخل ہوکر نصب دیتا ہے۔کبھی یہ معنی شرط کو متضمن ہوتا ہے،تو اس صورت میں یہ لو کے معنی میں ہوتا ہے۔

جیسے: اذن لاضرب ای لو فعلت لضربت۔

حروف جوازم

وہ حروف جو فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں: ان ۔لم ۔لما۔ لام امر۔لام نہی۔

فوائد دربیان حروف جوازم:

ان شرطیہ دو جملوں پر داخل ہوتا ہے، پہلے کو شرط دوسرے کو جزا کہا جاتا ہے۔

۲

اگر شرط اور جزا دونوں فعل مضارع ہو، تو جزم ظاہری ہوگا۔جیسے: ان تضرب اضرب۔

اگر شرط اور جزا دونوں فعل ماضی ہو تو جزم تقدیری ہوگا۔جیسے: ان ضربت ضربت۔اور اگر شرط فعل ماضی ہے، جزا مضارع ہے تو جزا پر دو وجہ (رفع۔جزم) جائز ہے۔

۳

ان شرطیہ کے مدخول کے لیے چند شرائط ہیں:

شرط معنی ماضی نہ ہو: ان قام زید امس اقم معه۔

شرط فعل امر نہ ہو: ان قم۔

شرط فعل نہی نہ ہو: ان لا تقم۔

فعل جامد نہ ہو: ان عسیٰ یا ان لیس۔

حرف سین نہ ہو: ان سیقوم..........

حرف سوف نہ ہو: ان سوف تقم..........

مقارن بقد نہ ہو: ان قد ضرب..........

۴

اگر یہی مذکورہ بالا صورتیں جزاء میں واقع ہو جائیں، تو جزا پر فا کا لانا واجب ہے۔

جیسے: ﴿ان كنت قلته فقد علمته﴾.

۵

وہ جگہیں جہاں پر فا جزائیہ کا لانا ضروری ہے:

جزا فعل امر ہو۔

جزا فعل نہی ہو۔

جزا پر سین ہو۔

جزا پر سوف ہو۔

جزا پر لن ہو۔

جزا پر لم ہو۔

جزا پر قد ہو۔

جزا پر ربما ہو۔

جزا جملہ اسمیہ ہو۔

۶

فعل مضارع مثبت اور منفی بلا نافیہ پر فا کا دخول جوازی ہے۔

۷

فعل مضارع کو مجزوم پڑھنا واجب ہے، بشرطیکہ:

فعل مضارع پر فا داخل نہ ہو۔

فعل مضارع امر۔ نہی۔ نفی۔ استفہام۔ تمنی۔ عرض۔ یا دعا ہو۔

جیسے : قفانبک من ذکریٰ حبیب ومنزل. هل عندکم ماء اشربه. لیت لی مالا انفقه. الا تنزل بنا تصب خیرا. ابقاک الله ازرک. لو لاتاتینی ازرک.

باب دوم در عمل افعال

فوائد ھامہ:

تقریبا تمام افعال عمل کرتے ہیں، البتہ چند صورتوں میں فعل عمل نہیں کرتا ہے: فعل تکرار کے ساتھ ہو: ضرب ضرب زید۔ طل کثر اور قل پر جب ما کافہ داخل ہو جائے۔

۱

افعال جامدہ سے مراد ایسے افعال ہیں جن کی گردان نہیں ہوتی ہیں۔

جیسے: لیس.... عسیٰ.... نعم وغیرہ۔

ف: تبارك ... تعالیٰ ... تقدس ... جامد افعال ہیں، اسی طرح عرب سقط فعل بھی جامد کے طور استعمال کرتے

ہیں۔ **سقط فی یدہ**، بمعنی ندم۔ **کذب** بھی جامد فعل استعمال ہوتا ہے، بمعنی اغر. **کذبک الصید** یعنی **الزم الصید، و ارمہ.**

۲

فعل کی دو قسمیں ہیں: معروف اور مجہول۔ اگر نسبت فاعل کی طرف ہو تو فعل معروف ہوگا اور اگر فاعل کی بجائے نائب فاعل کی طرف ہو، تو مجہول ہوگا۔

۳

فعل کی دو قسمیں ہیں: تام اور ناقص۔ اگر فعل کی نسبت فاعل کی طرف ہو تو فعل تام ہوتا ہے اور اگر حدوث نسبت پر دلالت کرتا ہو تو فعل ناقص ہوتا ہے۔

مفاعیل خمسہ

مفعول مطلق

مفعول مطلق: ہر وہ اسم جو فعل کا ہم معنی ہو۔ جیسے: ضربت ضربا۔

فوائد ضروریہ:

مفعول مطلق فعل کی ماہیت کو بیان کرتا ہے۔ جہاں عدد اور نوع کا تذکرہ ہو تو یہ درحقیقت مفعول مطلق کا نائب ہوتے ہیں، کیونکہ مفعول مطلق کا مطلب فعل کی ماہیت کا عین ہو، جب کہ نوع اور عدد کی صورت میں عین ماہیت نہیں ہے۔ جیسے: جلست جلسة القاری۔ ایک انسان بعینہ دوسرے انسان کا عین نہیں بن سکتا ہے۔ یعنی اس طرح نہیں ہوسکتا ہے، کہ ایک شخص بعینہ دوسرے شخص کا عین ہو کر اسی طرح بیٹھے۔

۲

بعض اوقات مصدر ذکر ہوتا ہے، جو فعل کے نائب کی حیثیت سے عمل کرتا ہے۔ جیسے: ﴿**فضرب الرقاب**﴾ ای **فاضربوا ضرب الرقاب** .

۳

مفعول مطلق تاکیدی عمل نہیں کرتا ہے۔ کیونکہ مفعول مطلق تاکیدی فعل مکرر کی حیثیت رکھتا ہے۔ جیسے: ضربت ضربا ای ضربت ضربت۔ فعل مکرر عمل نہیں کرتا ہے۔

۴

مفعول مطلق نوعی اور عددی چونکہ بمنزلہ نائب ہیں، اس لیے یہ عمل کرتے ہیں۔ جیسے: جلست جلسة القاری۔ یہاں مفعول مطلق مضاف عامل ہے۔

۵

المصدر لا یثنی ولا یجمع۔ مصدر تثنیہ اور جمع نہیں ہوتا ہے، بشرطیکہ نوع پر دلالت نہ کرتا ہو۔

۶

مفعول مطلق درجہ ذیل جگہوں میں واقع ہوتا ہے:

مرادف ہو: ابغضت العدو کرھا۔

اسم مصدر ہو: اغتسل الصانع غسلا۔

لفظ کل اور بعض جو مصدر کی طرف مضاف ہو: لاتنفق کل المال۔

مصدر محذوف کی صفت ہو: تکلمت احسن التکلم ای تکلما احسن التکلم۔

اسم اشارہ ہو: ساعدل ذلک العدل۔

وہ ضمیر جو مصدر کی طرف راجع ہو: جیسے: لاعذبنہ عذابا لایعذبہ احد من العلمین۔

عدد جو مصدر محذوف پر دلالت کرتا ہو: ضربت مرتین۔

آلہ ہو: سقیت العاطش کوبا۔ای سقی کوب۔

نوع پر دلالت کرتا ہو: رجعت القھقراء۔

جو مصدر کی ہیئت پر دلالت کرتا ہو: وثبت وثبة النمر۔

وقت پر دلالت کرتا ہو: لم یعش ساعة الجریح۔ای عیشا۔

ما استفہامیہ ہو: ای کتابةتکتب؟

ما شرطیہ ہو: ای کتابة تکتب اکتب۔

۷

مصدر بھی عمل کرتا ہے بشرطیکہ:

مصغر نہ وہ۔

ضمیر نہ ہو۔

ایسے تا پر ختم نہ ہوتا ہو جو وحدت پر دلالت کرتا ہو۔

معمول مقدم نہ ہو۔

عامل اور معمول کے درمیان فصل نہ ہو۔

تثنیہ اور جمع نہ ہو۔

محذوف نہ ہو۔

جیسے:اعجبنی ضرب زید۔

مفعول لہ

ہر وہ اسم منصوب فضلہ جو فعل کی علت کو بیان کریں۔

فوائد در بیان مفعول لہ:

مفعول لہ کے عمل کے لیے درجہ ذیل شرائط ہیں:

مصدر ہو۔قلبی ہو۔ماقبل کی علت کو بیان کرتا ہو۔مفعول لہ اور عامل کا وقت ایک ہو۔مفعول لہ اور عامل کا فاعل ایک ہو۔

۲

مفعول لہ کا حذف کرنا جائز ہے،بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو۔

جیسے:فاعبده شکرا،واطعه.....

۳

مفعول لہ سے اپنے عامل سے پہلے آسکتا ہے۔جیسے:طلبا للراحة جئت۔

۴

قرینہ موجود ہوتو مفعول لہ کے عامل کا حذف کرنا جائز ہے۔جیسے:کوئی کہے: لم لم تذہب.

۵

ایک فعل کے لیے ایک مفعول لہ ہوتا ہے،اگر دو مفعول لہ ذکر ہو،تو دوسرے کے لیے فعل محذوف نکالا جائے گا۔

جیسے:﴿لتعتدوا﴾ ﴿ضرارا﴾ سے متعلق ہوگا۔

فائدہ:

مفعول لہ اور عامل کے زمانہ کے ایک ہونے کی تین صورتیں بنتی ہیں:

دونوں کے وجود کا زمانہ ایک ہو۔ جیسے:

ضربته تاديبا.

یہاں ضرب اور تادیب کا زمانہ ایک ہے۔

فعل کا زمانہ مفعول لہ کے زمانہ کا جز ہو۔ جیسے:

قعدت عن الحرب جبنا.

یہاں قعود کا زمانہ جبن کے زمانہ کا جز ہے۔

مفعول لہ کا زمانہ فعل کے زمانہ کا جز ہو۔ جیسے:

شهدت الحرب ايقاعا للحرب بين الفريقين.

یہاں ایقاعا للصلح شہود حرب کے زمانہ کا جز ہے۔

مفعول فیہ

ہر وہ اسم منصوب فضلہ جو زمان یا مکان پر دلالت کرے۔

فوائد ترکیبیہ:

ظرف کی دو قسمیں ہیں: ظرف زمان۔ جیسے: صمت يو م الجمعة .مكان جيسے: جلست فى المسجد۔

٢

قرینہ ہو تو مفعول فیہ کے عامل کا حذف کرنا جائز ہے۔ جیسے: يوم الجمعة فى جواب...متىٰ حضرت؟

٣

فی جارہ بھی معنوی اعتبار سے مفعول فیہ بنتا ہے: جلست فى المسجد۔ گویا کہ فی المسجد بواسطہ فی کے مفعول فیہ ہے۔

٤

تمام اسمائے ظروف مفعول فیہ کے بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ چاہے مبہم، یا غیر مبہم ہو۔ جیسے: قضيت يوما سعيدا .استرحت هنا ساعة۔

۵

مفعول فیہ چند درجہ ذیل جگہوں میں ہوتا ہے:

ظرف موصوف ہو:صبرت زمانا طویلا۔

ظرف صفت ہو:حفظت درسا قبل ذهابک۔

ظرف مشارالیہ ہو:رایته هذا لیوم۔

کل،بعض ظرف کی طرف مضاف ہو:طالعت کل الیوم۔

ظرف مضاف ہو:را یته یوم العید۔

عدد ہو:انتظرته خمس ساعات۔

٦

کبھی کبھار بین کا لفظ دو لفظوں کے درمیان واقع ہوتا ہے،اس کی دو صورتیں ہیں:اگر دونوں اسماضمیر ہو تو بین کا لانا لازم ہے اور اگر دونوں اسم ظاہر ہوں تو بین کا لانا غیر ضروری ہے،تاہم اگر ذکر کیا جائے تو تاکید کے لیے ہوگا۔

جیسے:﴿**هذا فراق بینی وبینک**﴾۔اس وقت بین کا لانا لازمی ہے۔

المال بین علی ومحمود ....المال بین علی وبین محمود۔

٧

قلیلا ۔ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔اس سے پہلے حینا کا لفظ محذوف ہوتا ہے۔ای حینا قلیلا۔

(۱)اذ: یہ زمانہ ماضی کیلئے آتا ہے،اگرچہ مضارع پر داخل ہو اور ہمیشہ جملے کی طرف مضاف ہوتا ہے۔جیسے:﴿**و اذکُرْ اِذْکُنتم قلیلا**﴾۔

اِذ ظرفیہ کی ترکیب کے اعتبار سے مختلف صورتیں بنتی ہیں،ان میں مشہور صورتیں دو ہیں

اِذ۔حین کے معنی میں ہو۔جیسے:﴿**فقد نَصَرَ ہ الله اذ أَخْرَجَه الذین کفروا**﴾ یہاں(اذ)حین کے معنی میں ہو کر محل نصب میں مفعول فیہ واقع ہے۔

اِذ۔مفعول بہ ہو۔جیسے:﴿**واذکر واذ کنتم قلیلاً** ﴾ یہاں(اذ) مضاف ہے(کنتم قلیلا) جملہ کی طرف ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے ملکر مفعول بہ بنتا ہے۔

(۲)اذا: یہ تین معنوں میں استعمال ہوتا ہے۔(۱) ظرفیہ شرطیہ (۲) فجائیہ (۳) ظرفیہ محضہ

ظرفیہ شرطیہ: یہ زمانہ مستقبل کیلئے آتا ہے اور ماضی کو بھی مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے،اور اکثر معنی شرط کو متضمن

ہوتا ہے،اورشرط کی طرف مضاف ہوکراپنے جواب یعنی جزاء کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یعنی فعل جزاء کیلئے محل نصب میں مفعول فیہ مقدم واقع ہوتا ہے اور یہ غیر جازم ہوتا ہے۔جیسے:﴿اذا اَظْلَم علیھم قامُوا ﴾ یہاں (اذا) متضمن معنی شرط ہوکرمضاف ہے، جملہ شرطیہ(اَظْلَم علیھم)محل جر میں مضاف الیہ ہےاذ شرطیہ کیلئے ،مضاف اپنے مضاف الیہ سےملکرمفعول فیہ مقدم ہوا(قاموا) جزاء کے لیے

(۲)فجائیہ: فجائیہ کی صورت میں اذا کا کوئی محل اعراب نہیں ہوتا ہے اور ہمیشہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے،اوراس کے بعداسم مرفوع مبتدا ہوگا۔جیسے:﴿فالقاھا فاذا ھی حیة تسعی﴾۔

(۳)ظرفیہ محضہ :اس وقت ’اذا‘ صرف مفعول فیہ بنتا ہے،شرط کا معنی اس میں نہیں پایا جاتااور یہ اکثرقسم کے بعد ہوتا ہے۔جیسے:﴿والیل اذا یغشی﴾۔

(۳)متی : دومعنوں میں استعمال ہوتا ہے۔(۱)شرطیہ (۲) استفہامیہ ۔

(۱)متی شرطیہ: یہ دوفعلوں کو(جب کہ دونوں فعل مضارع ہو) جزم دیتا ہے،اورشرط کی طرف مضاف ہوکرجزاء کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یعنی جزاء فعل کیلئے محل نصب میں مفعول فیہ مقدم واقع ہوتا ہے۔جیسے:’’متی تَقُمْ أَقُمْ‘‘۔

(۲)متی استفہامیہ:اسکے ذریعے زمانہ ماضی ومستقبل کے بارے میں پوچھا جاتا ہے۔جیسے:’’متی أَتَیْتَ ،متی تَذْھَبْ ‘‘،ترکیبی اعتبار سےاسکی دوصورتیں بنتی ہیں،متی کے بعداگرفعل ہوتو یہ اس سے مفعول فیہ مقدم بنتا ہے جیسے:’’ متی سَافَرتَ‘‘ ۔اگراسکے بعداسم ہوتو یہ فعل محذوف سے متعلق ہوکرخبرمقدم ہے۔جیسے:﴿متی نصرُ اللہِ﴾ یہاں (متی)فعل محذوف سے متعلق ہوکرخبرمقدم ہےاور(نصرُ اللہ)مضاف مضاف الیہ ملکرمبتداء مؤخر ہے۔

(۴) کیف: وہ اسم ہےجس سے کسی شئی کی حالت کے بارے میں پوچھا جائے۔جیسے:’’کیف أنتَ‘‘.

ترکیبی اعتبار سےاسکی مختلف صورتیں ہیں،ان میں چندمشہورصورتیں درج ذیل ہیں۔

(۱)مبتداء کے لئے خبرمقدم ہوجب اس کے بعداسم ہو۔جیسے:’’کیف أنت‘‘ یہاں (کیف) خبرمقدم(أنت) مبتداءمؤخر ہے۔یافعل ناقص کے لئے خبرمقدم واقع ہوجب اسکے بعدیہی فعل ناقص ہو۔جیسے:﴿کیف کا ن عاقبةُ المکذِّبین ﴾(۲)حال واقع ہو۔جیسے:﴿کیفَ تَکفُرو ن باللہ ﴾ یہاں(کیف)تکفرون کے(واو)فاعل سےحال بنتا ہے۔

(۳)مفعول مطلق ہو۔جیسے:﴿ألم ترَ کیف فَعَلَ ربُّک﴾أی فعل فعلاً عظیماً یہاں(کیف)موصوف محذوف (فعلاً) سےصفت ہوکرمفعول مطلق واقع ہورہا ہے۔

(۵) أیَّان: کی دوقسمیں ہیں۔ (۱) شرطیہ (۲) استفہامیہ۔

(۱) أَیّان شرطیہ

أَیّان اسم شرط دو فعلوں کو (جب کہ دونوں فعل مضارع ہوں) جزم دیتا ہے اور شرط کی طرف مضاف ہو کر جزاء کے ساتھ متعلق ہوتا ہے، یعنی جزاء کے لئے مفعول فیہ مقدم بنتا ہے۔ جیسے: ''أَیَّانَ تَعُدني تَجِدْنِي''

(۲) أَیّان استفہامیہ

یہ متی کے معنی میں استعمال ہوتا ہے اس کے ذریعے مستقبل میں ایسے امور کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جو عظیم ہوں۔ جیسے: ''ایّان یو مُ القیا مۃ''

(۶، ۷) مُذ و مُنذ : یہ دونوں یا تو ابتداء مدّت کے بیان کیلئے آتے ہیں۔ جیسے: ''ما رأیتکَ مُذ یوم الجمعۃ'' (میں نے آپکو جمع کے دن سے نہیں دیکھا ہے) یا پوری مدّت کیلئے۔ جیسے: ''ما رأیتک مُذ یومان'' (میں نے آپ کو دو دن سے نہیں دیکھا ہے)

(۸) قَطُّ: یہ ظرف زمان ہے اور زمانہ ماضی کے استغراق کیلئے آتا ہے، اس کیلئے شرط یہ ھیکہ اس سے پہلے نفی آیا ہو۔ جیسے: ''ما کذبتُ قَطّ'' (میں نے کبھی بھی جھوٹ نہیں بولا ہے)۔

(۹) عوض : یہ ظرف زمان ہے، اور زمانہ مستقبل کے استغراق کے لئے آتا ہے۔

اور مبنی علی الضم ہوتا ہے۔ جیسے: ''لن أتکاسل عوضُ'' (میں کبھی ہرگز سستی نہیں کرونگا)

(۱۰ – ۱۵) قبل و بَعدُ، امام ، تحت، خلف، فوق : یہ سب کبھی معرب اور کبھی مبنی ہوتے ہیں، ان میں وجہ الحصر یہ ھیکہ یہ دو حال سے خالی نہیں کہ ان کا مضاف الیہ مذکور ہوگا یا نہیں اگر مضاف الیہ مذکور ہو تو یہ معرب ہونگے۔ اور اگر مضاف الیہ محذوف ہو تو دو حال سے خالی نہیں یا محذوف ہو کر نسیاً منسیاً ہوگا یعنی نیت میں بھی باقی نہیں ہوگا یا محذوف منوی ہوگا یعنی نیت میں باقی ہوگا، اگر نسیاً منسیاً ہو تو بھی معرب ہونگے۔ اگر منوی ہو تو مبنی برضم ہونگے کیونکہ اس وقت مضاف الیہ کی طرف محتاج ہونے میں حروف کے مشابہ ہونگے۔

(۱۶) حیث: یہ ظرف مکان ہے اور مبنی علی الضم ہوتا ہے اور ہمیشہ جملہ کی طرف مضاف ہوتا ہے اکثر بناء بر ظرفیت محل نصب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے جیسے: ''اِجْلِسْ حیث تکون سعید اً'' اور کبھی کبھار حیث مجرور ہوتا ہے من جارہ داخل ہونے کی وجہ سے لیکن تب بھی حیث مرفوع ہوتا ہے مبنی علی الضم ہونے کی وجہ سے۔ جیسے:

﴿من حیث خَرَجْتَ فَوَلّ وجهَکَ شَطرَ المسجدِ الحرامِ﴾

(۱۷) أین : اسکی دو قسمیں ہیں۔ (۱) استفہامیہ (۲) شرطیہ

(۱) أین استفهامیة: اسکے ذریعے اس مکان کے بارے میں پوچھا جاتا ہے جس میں کوئی شی واقع ہو۔ ترکیبی

اعتبار سے اسکی دو صورتیں بنتی ہیں، اَین کے بعد اگر فعل ہو تو یہ اس سے مفعول فیہ مقدم بنتا ہے جیسے: ''أین سَافرتَ''۔ اگر اسکے بعد اسم ہو تو یہ فعل محذوف سے متعلق ہو کر خبر مقدم ہے۔ جیسے: ''أین بیتُک''

(۲) أین شرطیة: یہ دو فعلوں کو (جب کہ دونوں فعل مضارع ہوں) جزم دیتا ہے، اور شرط کی طرف مضاف ہو کر جزاء کے ساتھ متعلق ہوتا ہے یعنی جزاء فعل کیلئے محل نصب میں مفعول فیہ مقدم واقع ہوتا ہے۔ جیسے: ''أین تَقُمْ أَقَمْ''

(۱۸) عند: یہ اسم ظرف ہے مفرد کی طرف اسکی اضافت لازمی ہے یہ کبھی ظرف زمان ہوتا ہے۔ جیسے: ''زُرتُک عندَ الصُبحِ''اور کبھی ظرف مکان۔ جیسے: ﴿فلما راٰهُ مستقراً عنده﴾۔

(۱۹. ۲۰) لدی و لدن : یہ دونوں ''عند'' کے معنی میں ہو کر ظرف زمان و ظرف مکان دونوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ اور یہ دونوں مبنی بالسکون ہیں۔

ظرف زمان کی مثال جیسے: ''سافرتُ لدن طلوع الشمس''۔ ظرف مکان کیمثال، جیسے: ''جلست لدنک''۔

لیکن اکثر ''لدن'' من جارہ کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے، جیسے ﴿وعلمناه من لدناعلما﴾

<u>قاعدہ:</u>

مارائیته منذیومان .

یہاں یومان سے پہلے فعل محذوف نکالا جائے گا۔ یہ جار اور مجرور نہیں ہے، ورنہ قانون کے مطابق اگر منذ کے بعد مفرد واقع ہو تو مجرور ہوگا۔۔۔۔ای منذ کان یومان. کان ثبت کے معنی میں ہو کر تامہ ہوگا۔

<u>مفعول معہ</u>

ہر وہ اسم منصوب فضلہ جو واو بمعنی مع کے بعد واقع ہو۔

<u>فوائد ضروریہ:</u>

مفعول معہ کے لیے چھ شرطیں ہیں:

اسم ہو۔ فضلہ ہو۔ واو کے بعد ہو۔ واو مع کے معنی میں ہو۔ جملہ کے بعد واقع ہو۔ وہ فعل یا شبہ فعل پر مشتمل ہو۔

<u>۲</u>

مفعول معہ کے بعد تابع ہو تو واو سے قبل والے لفظ کے ساتھ اعراب میں شریک ہوگا۔

جیسے: کنت انا وزمیلا کا لاخ .و لایجوز کا لاخوین۔

٣

واو کے بعد والے لفظ میں چار احتمالات ہیں:

اسم سابق پر عطف جائز ہو: بالغ الرجل والابن فی المرام۔

عطف اور مفعول معہ دونوں جائز ہو، جب کہ مفعول معہ بہتر ہو: اسرعت والصدیق۔

عطف واجب ہو، مفعول معہ ممتنع ہو: اختصم العادل والظالم۔

مفعول معہ واجب اور عطف ممتنع ہو: نظرت لک وطائرا۔

واو کی ساتھ قسمیں ہیں:

واو عاطفہ، واو قسمیہ، واو بمعنی رب، واو صرف، واو حالیہ، واو استنافیہ، واو بمعنی مع۔

قاعدہ:

مالک وزیدا ....ای شئی تصنع وزیدا.

یہاں عامل معنیٰ فعل (تصنع) ہے، جو ما استفہامیہ کے مفہوم سے سمجھا جاتا ہے۔

قاعدہ:

مصاحب کا مطلب یہ ہے: کہ مفعول معہ فعل کے معمول (فاعل، مفعول بہ) کے ساتھ زمان یا مکان میں شریک ہو۔

جیسے: لوترکت الناقة وفصیلتها لرضعتها....سرت وزیدا

قاعدہ:

اگر فاعل ضمیر کے بعد واو ہو، تو مفعول معہ کے ساتھ عطف کے لیے وجود فاصل ضروری ہے۔ جیسے:

ضربت انت وزیدا..

مفعول بہ پر عطف ہو، تو اعادہ لفظ کی ضرورت نہیں ہے۔ مفعول معہ اور عطف دونوں بغیر کسی شرط کے درست ہیں۔ جیسے:

رایتک وعامرا

البتہ ضمیر مجرور کی صورت میں عطف کے لیے جمہور کے نزدیک اعادہ جر ضروری ہے، جب کہ بعض کے ہاں ضروری نہیں ہے۔ جیسے:

﴿وکفربه والمسجد الحرام ...﴾

قاعدہ:

لاتسافر انت وخالدا.

ان جیسے جملوں میں متکلم کے قصد کا اعتبار کیا جاتا ہے، چنانچہ اگر کہنے والے کا مقصد مخاطب کو سفر سے روکنا نہ ہو، بلکہ خالد

کے ساتھ سفر کرنے سے منع کرنا ہو، تو مفعول معہ ہوگا۔ اور اگر مطلق سفر سے روکنا مقصود ہو، تو معطوف اور معطوف علیہ ہوگا۔

مفعول بہ

فعل نسبت فاعلی کے بعد جب ایک مزید نسبت کا تقاضا کرے، اسی نسبت کو نسبت وقوعی یا مفعول بہ کہا جاتا ہے۔

جیسے: ضرب زید عمرا۔ یہاں ضرب زید کے علاوہ ایک اور نسبت کی ضرورت ہے، کہ ضرب کا محل وقوع کون ہے؟ عمرو کے ذکر سے وہ نسبت تام ہو جاتی ہے اسی نسبت کو مفعول بہ کہا جاتا ہے۔

ف:

اردو میں فاعل کا ترکیبی ترجمہ: (نے) ہے اور کس نے کے جواب میں آتا ہے۔ مثال کے طور پر ضرب زید ۔ترجمہ زید نے مارا۔۔۔۔۔یا۔۔۔۔۔مارا زید نے۔۔۔اور کس نے کے جواب میں واقع ہوتا ہے۔ جیسے:

کس نے مارا ؟ جواب زید نے مارا۔ مفعول بہ کا ترجمہ (کو) ہے۔ جیسے: ضرب زید عمرا ۔ز ید نے عمرو کو مارا اور یہ کس کو کے جواب میں آتا ہے۔۔۔کس کو مارا؟ عمرو کو مارا۔

حال

ہر وہ اسم منصوب فضلہ جو فاعل یا مفعول بہ اور یا دونوں کی ہیئت بیان کریں۔

فاعل: جاء نی زید راکبا۔

مفعول بہ: ضربت زید امشدودا۔

فاعل اور مفعول دونوں: لقیت عمر راکبین۔

فوائد ترکیبیہ:

حال ہمیشہ معرفہ اور ذوالحال ہمیشہ نکرہ ہوتا ہے۔

۲

اگر ذوالحال نکرہ ہو تو تقدیم حال واجب ہے۔ جیسے: جاء نی راکبا رجل ۔تاکہ صفت اور حال کا التباس نہ رہے۔

۳

حال جملہ بھی ہو سکتا ہے، درج ذیل شرائط کے ساتھ:

جملہ خبریہ ہو۔

جملہ میں ضمیر ذوالحال کی طرف راجع ہو۔

ذوالحال معرفہ ہو۔

جملہ کے شروع میں لفظ س، یا سوف نہ ہو۔جیسے: رایت الامیر وھو راکب۔

۴

حال کی دو قسمیں ہیں:

منتقلہ: جو حادث ہو اور مختصر عرصہ کے بعد وہ کیفیت ختم ہو جاتی ہوں۔جیسے:جاء نی زید ضاحکا۔

ثابتہ: جس میں دوام ہو۔جیسے:جاء نی ابوك عطوفا۔

۵

حال موکدہ جو ہیئت کے ساتھ تاکید بھی پیدا کرے۔اس کی تین قسمیں ہیں:

تاکید عامل:ولی مدبرا۔

تاکید ذوالحال: جیسے:(**لآمن فی الارض کلھم جمیعا.**)

تاکید مضمون جملہ:ابوك رحیما۔

۶

حال ہمیشہ مشتق ہوتا ہے۔درج ذیل جگہوں میں جامد ہوتا ہے:

مشابہت کے لیے ہو:جاء نی زید اسدا.....ای شجاعا۔

مفاعلہ پر دلالت کرتا ہو: سلمت البائع نقودا ید ابید...... ای متقابضین۔

ترتیب پر دلالت کرتا ہو:ادخلو الغرفة واحد واحد......ای مترتبین۔

۷

درج ذیل جگہوں میں حال کا عامل سے موخر کرنا واجب ہے:

☆ عامل فعل جامد ہو۔

☆ عامل مصدر ہو۔

☆ عامل مصدر تاویلی ہو۔

☆ عامل اسم فعل ہو۔

☆ عامل معنوی ہو۔

☆ عامل ال موصول کے ساتھ ہو۔

☆ حال مقترن بالواو ہو۔

٨

عامل معنوی سے مراد استفہام، تمنی، ترجی، تشبیہ، اشارہ، ظرف اور جار مجرور ہیں۔

٩

حال کی دو قسمیں ہیں: حقیقیہ۔ سببیہ۔

حقیقیہ: جو ذوالحال کی کیفیت کو بیان کرے۔ جیسے: جاء نی زید راکبا۔

سببیہ: جو ذوالحال کے متعلق کی کیفیت کو بیان کرے۔ جیسے: مررت بالدار قائما سکانها۔

١٠

حال کئی چیزوں سے واقع ہو سکتا ہے:

فاعل سے واقع ہو۔ جیسے: جاء نی زید راکبا۔

مفعول بہ سے واقع ہو۔ جیسے: ضربت زیدا مشدودا۔

فاعل اور مفعول دونوں سے واقع ہو۔ جیسے: لقیت عمرا راکبین۔

جار مجرور سے واقع ہو۔ جیسے: لاتسر فی اللیل داجیا۔

خبر سے واقع ہو۔ جیسے: انت اخی مجتهدا۔

مفعول مطلق سے واقع ہو۔ جیسے: سرت سیرا جمیلا۔

مفعول لہ سے واقع ہو۔ جیسے: افعل الخیر محبة الخیر مجردة عن الریاء

١١

جملہ معترضہ اور جملہ حالیہ میں فرق:

جملہ معترضہ پر فا داخل ہو سکتا ہے۔

جملہ معترضہ پر سین اور سوف داخل ہو سکتے ہیں۔

جملہ معترضہ پر واو حالیہ داخل نہیں ہو سکتا ہے۔

١٢

ذوالحال معرفہ ہوتا ہے، نکرہ کی صورت میں ان کی تخصیص لازمی ہے۔ درجہ ذیل اشیا سے تخصیص ہو سکتی ہے:

حال ذوالحال سے مقدم ہو۔ جیسے: جاء نی راکبا رجل۔

یاتخصیص بالصفت ہو۔جیسے:﴿ولما جاء هم کتاب من عند الله مصدقالما معهم..﴾.
یاتخصیص بالاضافۃ ہو۔جیسے:﴿فی اربعة ایام سواء للسائلین....﴾.
یانفی،نہی اوراستفہام کے بعدہو۔جیسے:﴿وما اهلکنا من قریة الا ولها کتاب معلوم﴾.
یاجملہ مقترن بواوہو۔جیسے:﴿او کالذی مر علی قریة وهی خاویة علی عروشها ....﴾

<u>فائدہ :</u>

حال متقاربہ:ایک ذوالحال سے دوحال واقع ہو۔جیسے:

تشرف الی زیدمبتسمامسرورا.....متبسمامسرورا دونوں زید سے حال ہوں۔

حال متداخلہ:حال کی ضمیر سے دوسراحال بنایاجائے۔جیسے:

تشرف الی زیدمبتسمامسرورا.مسرورا ،متبسما کی ضمیر سے حال ہو۔

<u>خلاصہ:</u>

حال کی درج ذیل قسمیں ہیں:

حال منتقلہ۔جیسے:جاء زید راکبا.

حال دائمہ۔جیسے:هذا ابوک عطوفا.

حال سببیہ۔جیسے:جاء زید راکبا غلامه.

حال مؤکدہ للعامل۔جیسے:ولیٰ مدبرا.

حال مؤکدہ لذی الحال:(لآمن فی الارض کلهم جمیعا.)

حال مؤکدہ للجملہ .جیسے :هذاابوک عطوفا.

حال متقاربہ۔جیسے :حضرزیدمبتسما ضاحکا.

حال متداخلہ۔جیسے :حضرزیدمبتسما ضاحکا.

<u>واضح رہے:</u>

<u>تمرین کے لیےاستادمحترم قرآن مجیداوراحادیث مبارکہ سے مختلف عبارتوں کاانتخاب کرےاورطلبہ کرام کوحال کی مذکورہ بالاساری قسموں کاپہچان کراکراجراتطبیقی کااہتمام فرمائے۔</u>

مثال:﴿ ذلک الکتاب لاریب فیه....﴾

لاریب فیہ ایک ترکیب یہ ہوسکتی ہے،کہ اس کوخبر بنایاجائے۔اوردوسری ترکیب میں یہ حال دائمہ بھی بن.

سکتا ہے۔جیسے: **هذاابوک عطوفا**۔۔۔باپ پر شفقت کرنے کا حکم ہر وقت ہے۔اسی طرح قرآن کریم میں شک کی نفی جزء لازم ہے۔

واللہ اعلم بالصواب۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

تمیز

ہر وہ اسم منصوب فضلہ جو ابھام یا نسبت کا رفع کرے۔

الفوائد المھمۃ فی ایضاح التمیز:

وہ تمیز جو رفع ابھام کرے:

بعد از عدد: عندی احد عشر درهما.

بعد مقدار: عندی رطل زيتا۔

بعد از شبیہ مقدار: مثقال ذرة خير يره۔

بعد از شبہ کیل: عندی راقود خلا۔

بعد از شبہ مساحۃ: مافی السماء قدر راحة سحابا.

۲

مقادیر کی تین قسمیں ہیں:

وزن: عندی رطل زيتا۔

کیل: عندی منوان سمنا۔

مساحۃ: عندی شبر ارضا۔

۳

فرق درمیان حال اور تمیز:

حال جملہ، ظرف اور جار مجرور ہو سکتا ہے۔

حال پر کبھی مکمل جملہ کا معنی موقوف ہوتا ہے۔جیسے:﴿لاتقربواالصلوۃ وانتم سکاری۔۔۔﴾۔

حال مبین ہیئت ہوتا ہے۔

حال متعدد واقع ہوسکتا ہے۔

حال کبھی اپنے عامل پر مقدم ہوتا ہے۔

حال کبھی تاکید کے لیے ہوتا ہے۔

اصل حال میں اشتقاق ہے۔

مذکورہ بالا چیزیں تمیز میں مفقود ہیں۔

۴

تمیز از نسبت میں تعدد بلاعطف درست نہیں ہے۔جیسے:نما الغلام جسما وعقلا۔

۵

احدعشر میں عین کوتوالی حرکات کی وجہ سے ساکن کرنا درست ہے۔

۶

﴿اثنتی عشر اسباطا﴾ ۔میں اسباط اثنتی سے بدل ہے۔ورنہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ تمیز از احدعشر۔۔۔۔۔۔۔تامائۃ مفرد منصوب ہوتا ہے

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

فاعل:

فاعل ہر وہ اسم جو فعل یا شبہ فعل کے بعد ذکر ہو اور فعل یا شبہ فعل کی نسبت اس کی طرف قیامی وقوعی نہ ہو۔

جیسے:ضرب زید ....یہاں ضرب کی نسبت زید کی طرف قیامی ہے کیونکہ ضرب زید کی وجہ سے قائم ہے۔

فوائد ضروریہ:

فاعل کی دو قسمیں ہیں: ظاہر جیسے:ضرب زید۔مضمر: بارز جیسے:ضربت۔مضمر مستتر: جیسے: ضرب ۔

۲

اگر فاعل اسم ظاہر ہو تو فعل ہمیشہ واحد ہوتا ہے۔جیسے:ضرب زید ۔ضرب زیدان ۔ضرب زیدون.

۳

ضمیر مستتر کی دوقسمیں ہیں: واجب الاستتار (جن کا مستتر ہونا واجب ہو)۔ جائز الاستتار (جن کا مستتر ہونا جائز ہو۔)۔

جیسے: ضرب زید۔

۴

☆واجب الاستتار درجہ ذیل جگہوں میں ہوتا ہے:

☆واحد مذکر مخاطب فعل مضارع:تضرب

☆واحد مونث مخاطب فعل مضارع:تضربین (عند البعض)

☆واحد متکلم فعل مضارع:اضرب

☆جمع متکلم فعل مضارع:نضرب

☆اسم فاعل کے تمام صیغے سوائے وحد مذکر وواحد مونث:ضاربان ۔ضاربون----

☆اسم مفعول کے تمام صیغے سوائے واحد مذکر وواحد مونث:مضروبان مضروبون-----

☆صفت مشبہ کے تمام صیغے سوائے واحد مذکر وواحد مونث:شریفان ۔شریفون-----

☆اسم تفضیل کے تمام صیغے:اضرب اضربان ۔اضربون-----

☆حاشا۔خلا۔عدا:جاء نی القوم حاشا زیدا

☆فعل امر صیغہ واحد مذکر مخاطب:اضرب

☆فعل تعجب: واضرب به۔

۵

چند جگہوں میں جائز الاستتار کو واجب الاستتار پڑھنا واجب ہے:

موصوف کی صفت:جاء نی رجل یقرء۔

موصول کا صلہ:جاء نی الذی ضربک۔

ذوالحال کی حال:جاء نی زید وہو یرکب۔

مبتدا کی خبر:زید ضرب

مذکورہ بالا پر عطف:زید یقرء،ویکتب۔

عناوین کے ماتحت صیغے:من توضاء ای المتوضی۔(باب الوضو)من صلی ای المصلی

(باب الصلوة)۔

٦

اگر مذکورہ جگہوں میں ضمیر آجائے، جو ان کی طرف متوجہ ہو، تو جائز الاستتار ہوگا۔ جیسے: ﴿ جـنـت تـجـری مـن تحتها الانهر﴾۔ یہاں ھا ضمیر جنّت کی طرف راجع ہے، اس لیے فاعل (الانھار) ظاہر ہے۔

٧

ضمیر بارز کو ترکیب میں فاعل با فاعل پڑھا جاتا ہے۔ جیسے: ضربت فعل بافاعل۔

٨

درجہ ذیل جگہوں میں فعل کو مونث لانا واجب ہے:

فاعل مونث حقیقی ہو: ضربت زینب۔

فاعل مذکر ہو لیکن مونث کا نام ہو: ضربت زید۔ (زید مونث کا نام ہو)

فاعل ضمیر جمع مونث سالم کی طرف راجع ہو: المسلمات جائت ۔

فاعل ضمیر جمع غیر عاقل کی طرف راجع ہو: الجمال تسیر۔

فاعل ضمیر جمع مکسر کی طرف راجع ہو: الفواطم جاء ت۔

٩

چند جگہوں میں فعل کو مذکر لانا واجب ہے:

فاعل مذکر کا نام ہو: ضرب زید عمرا۔

فاعل مونث ہو لیکن مفصول بالا ہو: جیسے: ماقام الا فاطمة۔

١٠

مونث حقیقی میں جب الا کے ساتھ فصل آجائے، تو اس کا فاعل واحد محذوف نکالا جاتا ہے۔

جیسے: ماقام الا فاطمة....ای ما قام احد الا فاطمة۔ فاطمہ احد سے بدل بنتا ہے۔

١١

درج ذیل جگہوں میں فعل مذکر اور مونث دونوں ہوسکتا ہے:

فاعل مونث مجازی ہو: طلعت الشمس۔

الا کے بغیر فصل ہو: حضرت المجلس امرء ة۔

ضمیر مونث منفصل ہو: ما قام الا ھی۔

فعل مدح یا ذم ہو: نعم المرء ة ھند۔

فاعل جمع مذکر مکسر ہو: قامت الرجال۔

فاعل ضمیر جمع مذکر مکسر کی طرف راجع ہو: الرجال قامت۔

فاعل جمع مذکر الف تا کے ساتھ ہو: جاء نی طلحات۔

جمع مکسر غیر عاقل ہو: تسیر الجمال ۔

۱۲

فاعل کا اردو ترجمہ نے ہے، بشرطیکہ عامل فعل لازمی ہو۔ جیسے: ضرب زید عمرا۔ زید نے عمر کو مارا اور یہ کس نے؟ کے جواب میں آئے گا۔ جیسے من ضرب؟ کس نے مارا؟

۱۳

یا تو کلام میں مذکور ہوگا: یفوز المجتھد۔

یا اس کے حذف پر فعل دلالت کرتا ہو: توضا ....ای المتوضی

یا اس کے حذف پر کلام دلالت کرتا ہو: نعم ...فی جواب ...السائل۔

یا اس کے حذف پر مقام دلالت کرتا ہو: کلا اذبلغت التراقی ....ای الروح۔

یا اس کے حذف پر حال دلالت کرتا ہو: ان کا ن غد ا فائتنی ...ای ان کا ن ما نحن علیه الان من السلامة۔

نائب فاعل

فعل مجہول کی نسبت جس مسند الیہ کی طرف ہو اسے نائب فاعل کہا جاتا ہے۔

فوائد ضروریہ:

نائب فاعل مفعول مالم یسم فاعله کہا جاتا ہے۔ اور فعل کو فعل مالم یسم فاعله کہا جاتا ہے۔

۲

حرف جر اصلی ہو یا زائد ہو دونوں صورتوں میں مجرور نائب فاعل ہوگا۔

۳

افعال ناقصہ کا نائب فاعل نہیں ہوتا ہے۔لہذا کین پڑھنا جائز نہیں ہے۔

نوٹ: نائب فاعل تمام احکام میں فاعل کی طرح ہے۔

فائدہ:

فعل کبھی ایک مفعول کا تقاضا کرتا ہے۔جیسے: ضرب زید عمرا۔اور کبھی دومفعول چاہتا ہے،جس کا اقتصار ایک پر جائز ہے جیسے:اعطی زید عمر ا درهما۔

اور کبھی دومفعول چاہتا ہے،جن کا اقتصار ایک مفعول پر جائز نہ ہو۔اس کو فعل قلب کہا جاتا ہے۔

فائدہ:

افعال قلوب درج ذیل ہیں:

علمت.ظننت.حسبت.خلت.زعمت.وجدت.دريت.عددت.تعلم بمعنى اعلم.جعلت .وهب بمعنى ظن اور اعتقد.

فائدہ:

افعال قلوب کا مطلب غیر حسی (دل کے افعال) افعال ہیں۔اس لیے رایت زیدا میں اقتصار ایک مفعول پر ہوگا۔کیونکہ یہاں رویت بصری ہے۔

فائدہ:

افعال قلوب تین قسم پر ہیں:

۱۔ وجوبی:اس کی دوشرطیں ہیں:

(الف) افعال قلوب دونوں مفعولوں سے مقدم ہو۔

(ب) افعال قلوب کے بعد حروف تعلیق نہ ہو۔

۲۔ الغاء:الغا کا مطلب لفظا اور معنی دونوں صورتوں میں عمل لغو ہوگا۔یہ اس وقت ہوتا ہے،جب دونوں مفعول مقدم ہوں اور یا افعال قلوب ان کے درمیان ہو۔

۳۔ تعلیق:تعلیق کا مطلب لفظا عمل لغو ہوگا،تقدیرا درست ہوگا۔

فائدہ:

لفظا اور معنی کی وضاحت توابع میں سمجھ آتا ہے۔اگر صرف لفظا عمل لغو ہو،تو توابع میں عمل درست ہوگا۔

<u>فائدہ:</u>

تعلیق کے ذیل میں درج ذیل اشیا ہیں:

لام ابتدا۔ لام قسم۔ استفہام۔ نفی بہ ما۔ نفی بہ لا۔ لعل۔ لو۔ ان۔ کم خبریہ۔ ان شرطیہ بشرطیکہ قسم کے جواب میں واقع ہو۔

<u>فائدہ:</u>

جب افعال قلوب پر حرف نفی داخل ہو تو عمل دینا واجب ہے، اگرچہ افعال قلوب موخر کیوں نہ ہو۔ جیسے:

مطرا نازلا لم اظن...مطر الم اظن نازلا...

<u>افعال ناقصہ</u>

وہ افعال جس میں نسبت ناقصہ پائی جاتی ہو اور فاعل کی بجائے اسم اور خبر کا تقاضا کریں۔

<u>فوائد ضروریہ:</u>

افعال ناقصہ درج ذیل ہیں:

کان. صار. ظل. بات. اصبح. اضحی. امسی. عاد. آض. غدا. راح. مازال. مادام. .مابرح، ماانفک. مافتی. لیس.

<u>۲</u>

افعال ناقصہ اسم کو رفع اور خبر کو نصب دیتے ہیں۔

<u>۳</u>

کان کبھی تامہ ہوتا ہے۔ جیسے: **کان المطر. ای حصل المطر.**

<u>۴</u>

کان کی خبر اسم سے مقدم ہو سکتی ہے۔ جیسے: **قائما کان زید.**

<u>۵</u>

کان کی خبر کا معمول بھی کان سے مقدم ہو سکتا ہے۔ جیسے: **طعامک کان زید اکلا.**

<u>٦</u>

کان جب دو متلازمین کے درمیان واقع ہو تو زائدہ ہوتا ہے۔ جیسے: فعل اور فاعل۔ معطوف اور معطوف علیہ۔ مبتدا اور خبر۔ موصول اور صلہ فعل تعجب کے ما اور معمول کے درمیان۔ موصوف اور صفت کے درمیان۔

۷

افعال ناقصہ کے عمل کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

اسم فعل سے متاخر ہو۔

خبر غیر انشائی ہو۔

اسم اور خبر دونوں ہو۔

جب اسم استفہام کے معنی کو متضمن ہو تو خبر اسم سے مقدم نہ ہو۔

اسم اور خبر کا زمانہ میں موافقت ہو۔

۸

جب لیس کی خبر نکرہ ہو تو ان کا حذف کرنا جائز ہے۔جیسے : **لیس احد....ای لیس احد موجودا.**

۹

افعال ناقصہ کی تین قسمیں ہیں:

غیر متصرف: جو کسی حال میں متصرف نہ ہو: (یعنی اس کے مضارع اور امر کے صیغے نہیں آتے ہوں)۔جیسے:

لیس اور مادام.

متصرف کامل (یعنی جس کے ماضی اور مضارع اور امر تینوں کے صیغے استعمال ہوتے ہوں)۔جیسے:

کان .اصبح.اضحی .امسی.بات.ظل.صار.

متصرف ناقص (یعنی جس کے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہوں): جیسے:

مازال .مابرح.مافتی.ماانفک.

۱۰

کن فیکون۔کن فعل مع الفاعل الگ جملہ ہے۔جب کہ یکون سے پہلے مبتدا محذوف ہے۔ای فھو یکون...

۱۱

کائنا ما کان۔۔۔۔کائنا حال ہے،اس میں ضمیر فاعل ہے،ما موصوفہ ہے اور کان ماضی فعل تام اس کی صفت ہے۔

۱۲

لیس کی خبر کا معمول لیس سے پہلے آسکتا ہے۔جیسے:﴿**الا یوم یاتیھم لیس مصروفا عنھم**﴾۔یوم مصروف سے متعلق ہے۔

۱۳

فعل ناقص میں چونکہ مطلق اسناد نہیں ہوتا ہے۔اس لیے اس کو ناقص کہتے ہیں۔

مثال: کان زید قائما۔زید قائم کہنے سے اسناد تام بھی ہے اور مطلق بھی ہے، جب کہ کان کی صورت میں زید اور قیام کی نسبت کون سے مقید ہو جاتی ہے۔

۱۴

کان جب زائدہ ہو، تو عمل نہیں کرتا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے: کہ معنی اور زمانہ پر بھی دلالت نہیں کرتا ہے، بلکہ دونوں پر دلالت کرتا ہے۔البتہ اس میں ضمیر نہیں ہوتا ہے اور ہر حال میں مفرد اور مذکر ہوتا ہے۔

۱۵

افعال ناقصہ کے استعمال کے مختلف طریقے:

☆ کان اسم اور خبر تینوں مذکور ہوں۔جیسے:

کان عالم نحریرا

☆ اور اسم دونوں حذف ہو، صرف خبر ذکر ہو۔جیسے:

سرمسرعاان راکباو ان ماشیا.

☆ صرف کان محذوف ہو، اسم اور خبر دونوں ذکر ہوں اور ما زائدہ محذوف کان کا عوض ہو۔جیسے:

أماأنت ذامال تفتخر. لأن كنت ذامال تفتخر.

☆ کان اسم اور خبر تینوں حذف ہوں اور اس کے عوض میں ما زائدہ ذکر ہو۔جیسے:

افعل هذاامالا... ای افعل هذاان کنت لاتفعل غيره.

☆ کان اسم اور خبر تینوں حذف ہوں اور اس کا کوئی عوض ذکر نہ ہو۔جیسے:

لاتعاشرفلانا فانه فاسدالاخلاق. فيقول الجاهل: انی اعاشره و ان. ای و ان کان فاسدالاخلاق.

۱۶

یکون کے نون کو حذف کرنے کے لیے تین شرطیں ہیں:

حروف جازمہ میں سے کوئی ایک داخل ہو۔

نون کے بعد ساکن نہ ہو۔

نون کے بعد ضمیر متصل نہ ہو۔

لم یک .لم اک .لم نک .لم تک

افعال مقاربہ

وہ افعال جو خبر کو اسم کے قریب کردیتے ہیں۔

فائدہ:

افعال مقاربہ کی خبر کے لیے فعل مضارع ہونا شرط ہے۔

فائدہ:

افعال مقاربہ کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ مقاربہ: جو قرب پر دلالت کرتا ہوں۔ جیسے: **كاد. كرب .اوشك.**

۲۔ رجا: متکلم کو خبر واقع ہونے کی امید ہو۔ جیسے: **عسى .حرى. اخلولق.**

۳۔ شروع فی العمل: جو اس پر دلالت کریں کہ کرنے والے نے عمل شروع کرلیا ہے۔ جیسے:
طفق. اخذ. علق .جعل. بدء ابتدء. انبرء. هب. هلهل. شرع. انشا.

فائدہ:

افعال شروع فی العمل کے لیے چند شرائط ہیں:

☆خبر فعل مضارع ہو۔

☆خبر کو مقدم یا متوسط کرنا جائز نہیں ہے۔

☆خبر ان مصدریہ کے ساتھ نہ ہو۔

فائدہ:

عسی جب ضمیر مستتر یا بارز سے خالی ہو تو تام ہوتا ہے۔ جیسے: المحمدون عسى ان يتقدموا۔

فائدہ:

عسی کبھی لعل کے معنی میں ہو کر حرف بنتا ہے اور اسی کی طرح عمل کرتا ہے۔

افعال مدح وذم

وہ افعال جو مدح یا ذم پر دلالت کرتا ہوں۔

افعال مدح وذم وہ اَفعال ہیں جو بطور مبالغہ انشاء (اظہار) مدح وذم کے لئے وضع کئے گئے ہوں اور نہ ان میں زمانہ پایا جاتا ہے اور نہ ہی ان کا تثنیہ اور جمع آتے ہیں۔

مدح کے لئے دو فعل ہیں۔ (۱) نِعْمَ (۲) حبّذا۔

ذم کے لئے بھی دو ہیں۔ (۱) بِئْسَ (۲) سَاءَ۔

فوائد مہمہ:

فعل مدح یا ذم درج ذیل صورتوں میں عمل کرتا ہے:

فاعل معرف باللام ہو۔ نعم الرجل زید۔

یا مضاف بسوئے معرف باللام ہو۔ نعم صاحب القوم زید۔

یا ضمیر میّز منصوب نکرہ ہو۔ جیسے: نعم رجلا زید۔

۲

افعال مدح وذم کو فعل جامد بھی کہا جاتا ہے۔ کیونکہ بعض اوقات اس پر حروف جارہ داخل ہوتے ہیں۔ جیسے: نعم السیرعلی بئس العیر۔

۳

ما کے بعد یا تو مفرد ہوگا، یا مرکب ہوگا۔ اگر مفرد ہو تو دیکھا جائے گا، معرفہ ہے یا نکرہ۔۔۔۔ اگر نکرہ تو تمیز ہوگا۔

جیسے: الزراعة نعم ما حرفة۔ ما بمعنی ای شی ممیّز اور حرفة تمیز۔

اور اگر معرفہ ہو تو ما بمعنی الذی اور الحرفة سے پہلے مبتدا محذوف ہے۔

۴

اگر ما کے بعد فعل ہو تو ما بمعنی ای شی ممیّز اور ما بعد تمیز ہوگا۔ یا ما بمعنی الذی موصول ما بعد صلہ ہوگا۔

۵

جب ما کے بعد کوئی لفظ نہ ہو تو نکرہ تامہ بمعنی شیئا تمیز ہوگا۔ اور فاعل فعل کے اندر ضمیر نکالی جائے گی۔

٦

مخصوص بالمدح وذم میں درج ذیل شرائط کا پایا جانا ضروری ہیں:

☆ معرفہ ہو۔

☆ نکرہ جس کی تخصیص صفت کے ساتھ ہو۔

☆ نکرہ جس کی تخصیص اضافت کے ساتھ ہو۔

☆ فاعل سے اخص ہو۔مساوی یا اعم نہ ہو۔

☆ فاعل کے ساتھ معنی میں مطابقت رکھتا ہو۔

٧

فعل مدح یا ذم جب مفرد اور فاعل ہو تو اس کی تاکید معنوی درست نہیں ہے۔نعم الرجل کله اور کلهم ممنوع ہے۔اور اگر فاعل مثنی یا مجموع ہے، تو گنجائش ہے۔جیسے:نعم الصديقان كلاهما۔

٨

قرینہ ہو تو مخصوص بالمدح یا ذم کا حذف کرنا جائز ہے۔جیسے:﴿**نعم العبد(ايوب)انه اواب.**﴾

اگر افعال مدح وذم کا فاعل ضمیر ہو، تو تین شرطیں لازمی ہیں:

مفرد ہونا۔۔۔مستتر ہونا۔۔۔اسم نکرہ کا ہونا جو فاعل کی تفسیر اور وضاحت کرے۔

جیسے:**نعم رجلازيد.**

٩

اگر افعال مدح اور ذم کا فاعل مونث ہو، تو ان کے ساتھ تائے تانیث کا الحاق جائز ہے۔

جیسے:**نعمت المراة فاطمة.**

١٠

☆ افعال مدح اور ذم کی تمیز میں چار چیزوں کا پایا جانا ضروری ہیں:

☆ تمیز مخصوص بالمدح یا بالذم کے ساتھ واحد، تثنیہ اور جمع میں مطابق ہوں۔

☆ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کے ساتھ تذکیر و تانیث میں مطابق ہوں۔

☆ تمیز ال (الف لام) کے قبول کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

☆ اگر فاعل ضمیر مستتر ہو، تو اس کا حذف کرنا درست نہیں ہے۔

جیسے : نعم رجالا انتم.

۱۱

اگر فاعل اسم ظاہر ہوتو تمیز کی ضرورت نہیں ہے۔کیونکہ تمیز رفع ابہام کے لیے ہوتی ہے۔البتہ کلام کی وضاحت کے لیے بسا اوقات لانا درست ہے۔جیسے:نعم الفتاۃ فتاۃ ہند۔۔۔۔۔فتاۃ تمیز ہے۔

۱۲

کبھی کبھار فاعل مستتر ہونے کے باوجود تمیز حذف ہوتی ہے۔

جیسے: ان قلت : کذا ،فبھاو نعمت.

۱۳

تمیز کے الف لام قبول ہونے کی صلاحیت اس لیے ضروری ہے،کہ تمیز اصل میں فاعل ہوتی ہے۔

نعم رجلازید.... بتاویل نعم الرجل زید ہے۔

۱۴

ملحق بالمدح اور ذم سے مراد وہ افعال ہیں،جو قیاسی طور پر ان کے ساتھ معنوی اشتراک کی بنا پر ملحق کیے جاتے ہیں۔جیسے :

کرم (بضم العین)الفتی زھیر.

اس کے لیے دو شرطیں ہیں:

ہر وہ فعل جو مدح یا ذم کا معنی دے۔

فعل (بضم العین) کے وزن پر ہو اور اگر نہ ہو،تو اسی وزن کی طرف پھیر دیا جائے گا۔

جیسے:ظرف اور فہم وغیرہ۔

۱۵

ملحقات میں تعجب کا بھی معنی پایا جاتا ہے۔اس لیے ان کے فاعل میں الف لام کا ہونا ضروری نہیں ہے۔

جیسے:خطب علی .

۱٦

ملحقات کا فعل تعجب کے معنی پر دلالت کی وجہ سے ان کے فاعل پر با زائدہ کا داخل ہونا درست ہے۔

جیسے:شجع بخالد.

فعل تعجب

التعجب:هو استعظام فعل فاعل ظاهر المزية.

تعجب کا معنی: کرنے والے کا وہ فعل جو تعجب پر دلالت کرے۔یا وہ فعل جو تعجب کے انشاء پر دلالت کرے۔

فائدہ:

کلام عرب میں فعل تعجب کے دو صیغے قیاسی ہیں:ماافعلہ ۔افعل بہ۔

جب کہ دیگر صیغے سماعی ہیں۔جیسے:

لله دره فارسا....یاحبذالوتشرفت بتدرسینا....سبحان الله .المؤمن لاینجس.

یاللماء...یالکم . وغیرہ

فائدہ:

فعل تعجب کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

فعل ہو۔احترازی مثال:حمار سے ماحمرہ جائز نہیں ہے۔

ثلاثی مجرد ہو۔احترازی مثال: دحرج۔

متصرف ہو۔احترازی مثال:نعم ۔ساء۔

تام ہو۔احترازی مثال: ظل ۔بات۔

اس فعل کا اسم فاعل افعل یا فعلاء کے وزن پر نہ ہو۔احترازی مثال:اسو ۔سوداء۔

مثبت ہو۔احترازی مثال: ماقام۔

فعل مجہول نہ ہو۔احترازی مثال: ضرب۔

فوائد مہمہ:

ا

فعل تعجب کے لیے بہت سارے الفاظ استعمال ہوتے ہیں:

جیسے :کیف تکفرون بالله وکنتم امواتافاحیاکم...

سبحان الله!المؤمن لاینجس....

۲

کبھی جامد سے بھی تعجب بنتا ہے۔جیسے:**مارجله....رجل** جامد ہے۔

یہاں تعجب ارجولیۃ کی بناپراستعمال ہوا ہے۔

ثلاثی مجرد کے علاوہ دیگرافعال سے فعل تعجب نہیں آتا ہے۔

لہذا:**مااعطاه للدراهم.....ومااولاه للمعروف** شاذ ہیں۔

۳

متعجب منہ(جس پر تعجب کیا جاتا ہو) کا معرفہ،یانکرہ مختصہ ہوناضروری ہے۔لہذا:**ماأحسن رجلا.** کہنا درست نہیں ہے۔

۴

کسی قرینہ کا ہوتے ہوئے متعجب منہ کا حذف کرنا جائز ہے۔جیسے:(**اسمع بهم وابصر**)**ای بهم.**

۵

مااحسنه... کی ترکیب میں اگر ما تامہ شیء کے معنی میں لیا جائے،تب تو تعجب کا معنی موجود ہوگا۔اوراگرای شیء استفہامیہ کے معنی میں لیا جائے،تو تعجب کا معنی صرف دلالت کے طور پر سمجھا جائے گا۔اسی معنی تعجب کی وجہ سے نکرہ ہونے کے باوجوداس کا مبتداء بننادرست ہے۔

۶

اگرمزید سے تعجب کا معنی لینا مقصود ہو،تو اشد کے لفظ کے ساتھ اسی باب کا مصدر نکالا جائے گا۔

جیسے:اشدا کراما۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

باب الاستثناء

مستثنیٰ: وہ اسم جو حروف استثناء کے بعد واقع ہو اور اس کو ماقبل نسبت سے حرف استثناء کے ذریعے خارج کیا جائے۔

حروف استثناء:

الا. خلا. عدا. حاشا. ماخلا. ماعدا. لیس. لایکون. غیر. سوی.

ترکیب:

جاء نی القوم الازیدا.

جاء: فعل۔ نی: ن برائے وقایہ، یا مفعول بہ مقدم۔ القوم: مستثنیٰ منہ۔ الا: حرف استثناء۔ زیدا: مستثنیٰ برائے مستثنیٰ منہ۔ مستثنیٰ منہ اپنے مستثنیٰ سے مل کر فاعل برائے جاء۔

مستثنیٰ کی اقسام:

مستثنی کی دو قسمیں ہیں:

متصل: ہر وہ اسم جو جو استثناء سے پہلے مستثنی منہ میں داخل ہو، پھر آدات استثناء کے ذریعے خارج کیا گیا ہو۔

جیسے: **جاء نی القوم الازیدا.**

منقطع: ہر وہ اسم جو مستثنیٰ منہ میں داخل نہ ہو۔

جیسے: **جاء نی القوم الاحمارا.**

مستثنیٰ منہ کے ذکر اور عدم ذکر کے اعتبار مستثنیٰ کی تقسیم:

مفرغ: جس کا مستثنیٰ منہ مذکور نہ ہو۔ جیسے: **ان هٰذا الاملک کریم.**

غیر مفرغ: جس کا مستثنیٰ منہ مذکور ہو۔ جیسے: **جاء القوم الازیدا.**

کلام کے اعتبار سے مستثنی کی تقسیم:

کلام موجب: ہر وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام نہ ہو۔

کلام غیر موجب: ہر وہ کلام جس میں نفی، نہی یا استفہام ہو۔

اعراب کے اعتبار سے مستثنی کی تقسیم:

اعراب کے اعتبار سے مستثنیٰ کی چار قسمیں ہیں:

نصب پڑھنا واجب ہے:

جب مستثنیٰ الا کے بعد کلام موجب میں ہو۔ جیسے: **جاء نی القوم الازیدا.**

جب مستثنیٰ الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو اور مستثنیٰ، مستثنیٰ منہ سے پہلے ہو۔ جیسے: **ماجاء نی الازیدا احد.**

جب مستثنیٰ منقطع ہو۔ چاہیے کلام موجب ہو، یا غیر موجب ہو۔ اور مستثنیٰ منہ مقدم یا موخر ہو۔

جیسے: ﴿**فسجد الملئكة الاابليس.**﴾

جب مستثنیٰ خلا، عدا، حاشا، ماخلا، ماعدا، لیس، لا یکون کے بعد ہو۔ جیسے: **جائنى القوم خلازيدا.**

<u>نصب اور بدل دنوں جائز ہیں:</u>

جب مستثنیٰ متصل، الا کے بعد کلام غیر موجب میں واقع ہو۔

جیسے: **ماجائنى احدالازيدا.... ماجاء نى احد الازيد** (دال کے رفع کے ساتھ)

<u>عامل کے مطابق پڑھنا واجب ہے:</u>

جب مستثنیٰ متصل مفرغ الا کے بعد کلام غیر موجب میں ہو۔ جیسے: **مار أيت الازيدا.**

<u>جر پڑھنا واجب ہے:</u>

جب مستثنیٰ متصل غیر۔ سوی کے بعد واقع ہو۔ جیسے: **جاء نى القوم غيرزيد.**

<u>ف:</u>

لا سیما: میں لا نفی جنس کے لیے ہے، لفظ ما کے بعد والا لفظ اگر نکرہ ہو، تو رفع، نصب اور جر تینوں پڑھنا درست ہیں، البتہ جر بہتر ہے۔

جیسے: **أحب الطلاب المجتهدين ولاسيماتلميذ مثلك.**

تلمیذ: جر کی صورت میں لفظ سی کے لیے مضاف الیہ ہوگا۔ جب کہ ما زائدہ ہوگا۔

رفع کی صورت میں مبتدا محذوف کے لیے خبر ہوگا۔ اور ما موصولہ ہوگا۔

نصب کی صورت میں تمیز بنے گا۔ اور ما زائدہ ہوگا۔

<u>ف:</u>

لا سیما سے پہلے عموماً واو کا ذکر ہوتا ہے، البتہ حذف کرنا بھی جائز ہے۔

<u>ف:</u>

لا سیما خصوصاً کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ اس کے بعد حال مفرد، جملہ حالیہ اور جملہ شرطیہ واقع ہوتے ہیں۔

جیسے: **أحب المطالعة ولاسيمامنفردا... ولاسيماوانامنفرد.... ولاسيماان كنت منفردا.**

ف:

بید: بید کا لفظ مستثنیٰ منقطع کے استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: انه لكثير المال بيدأنه بخيل ۔ بید مضاف ہوگا، ماقبل جملہ مضاف الیہ بنے گا اور مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر کثیر کی ضمیر سے مستثنیٰ بنے گا۔

باب سوم در اسمائے عاملہ

اسمائے شرطیہ فعل مضارع کو جزم دیتے ہیں۔

فائدہ:

اسماء شرطیہ نو ہیں: من ۔ما ۔این۔متی۔ای۔انی۔اذما۔حیثما۔مهما۔

فائدہ:

من۔ما۔مهما۔ کے بعد دیکھا جائے گا، فعل لازمی ہے یا متعدی ہے۔ اگر لازمی ہے تو یہ الفاظ مبتدا ہوں گے اور فعل متعدی ہے تو دیکھا جائے گا، مفعول بہ مذکور ہے یا مذکور نہیں ہے۔ اگر مذکور ہے، تب بھی مبتدا ہوں گے اور مذکور نہیں ہے تو مفعول بہ مقدم ہوں گے۔

فائدہ:

این ۔انیٰ۔متی..... دیکھا جائے گا ان کے بعد فعل تام ہے یا ناقص ہے۔ اگر تام ہے تو یہ مفعول فیہ ہوں گے۔ اور اگر فعل ناقص ہے، تو دیکھا جائے گا خبر ہے، یا نہیں ہے۔ اگر ہے تو یہ خبر کے لیے مفعول فیہ ہوں گے۔ اور اگر نہیں ہے، تو یہ خبر بنیں گے۔

اسم فاعل

اس فاعل ہر وہ اسم جو ذات اور وصف پر دلالت کرے۔جیسے: ضارب۔۔۔۔۔۔یہاں دو چیزیں ہیں: ضرب اور مارنے والا ۔۔۔۔۔ضرب معنی مصدری اور وصفی ہے۔مارنے والا ذات ہے۔

فوائد مہمہ:

اسم فاعل کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:

بمعنی حال یا استقبال ہو۔

چھ چیزوں پر اعتماد ہو۔

۲

چھ چیزیں درج ذیل ہیں:

مبتدا:زید ضارب ابوه عمرا۔

موصوف:مررت برجل ضارب ابوه عمرا۔

موصول:جاء نی القائم ابوه۔

ذوالحال:جاء نی زید راکبا غلامه فرسا۔

ہمزہ استفہام:اضارب زید عمرا۔

نفی:ماقائم زید۔

۳

اسم فاعل اپنے معمول سے مل کر جملہ ناقصہ بنتا ہے۔

۴

صیغہ صفت (اسم فاعل،اسم مفعول،صفت مشبہ،اسم مبالغہ،اسم تفضیل اور اسم منسوب) جب نفی،نہی اور یا استفہام کے بعد ہو،اور صیغہ صفت اسم ظاہر کے لیے رافع ہوں۔تو نحوی اصطلاح میں اس کو مبتدا قسم ثانی کہا جاتا ہے۔

جیسے:**أضارب زید...أقائمان زیدان.**

یادرہے:

اس صورت میں مبتدا اور خبر کے درمیان تطبیق ضروری ہے۔اس لیے:**أقائم الزیدان** ۔میں الزیدان صیغہ ''قائم'' کے لیے فاعل ہوگا۔

۵

مبتداءقسم ثانی کی ترکیب:أضــارب زیــد ۔ہمزہ برائے استفہام،ضارب صیغہ صیغہ صفت رافع اسم ظاہر ہوکر قائم مقام مبتدااور زید لفظا مرفوع فاعل ہوکر قائم مقام خبر ہے۔مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

٦

اسم فاعل غیر مقرون باللام ہوتو ضمیر۔جارمجرور۔ظرف۔حال۔تمیز اور مستثنی وغیرہ میں مطلقا عمل کرتا ہے۔

ے

اسم فاعل اگر مقرون باللام ہوتو عمل مطلقا جائز ہے۔

صفت مشبہ

تعریف: ہر وہ صیغہ مشتق جس کا تعلق فاعل کے ساتھ بطور ثبوت ہو،بطور حدوث نہ ہو۔

فائدہ:

صفت مشبہ یا تو مقرون باللام ہوگا ۔یا غیر مقرون باللام ہوگا۔اور معمول یا تو مقرون باللام ہوگا۔یا مضاف ہوگا۔یا دونوں میں سے کوئی بھی نہ ہو۔

احسن	الحسن الوجهَ	الحسن الوجهِ	حسن الوجهَ	الحسن وجها	حسن وجها	حسن وجه	الحسن وجهه	حسن وجهه	حسن الوجهِ
حسن				الحسن وجهه	حسن وجهه				
مختلف فيه				حسن وجهِه					
قبيح	الحسن الوجه	حسن الوجه	الحسن وجه	حسن وجه					
ممتنع	الحسن وجهِ	الحسن وجهه							

فائدہ:

اسم فاعل اور صفت مشبہ کے درمیان فرق درج ذیل ہے:

اسم فاعل حدوث پر دلالت کرتا ہے۔صفت مشبہ ثبوت پر دلالت کرتا ہے۔

اسم فاعل کا معمول موخر ہوسکتا ہے۔صفت مشبہ کا معمول موخر نہیں ہوسکتا ہے۔

اسم فاعل کے مرفوع پر صرف رفع پڑھا جاسکتا ہے۔صفت مشبہ کے مرفوع پر رفع اور جز دونوں پڑھے جاسکتے ہیں۔

فائدہ:

بسا اوقات صفت مشبہ دوام اور ثبوت پر دلالت نہیں کرتا ہے۔جیسے:جوعان .شبعان .۔بھوک اور سیر ہونا عارضی صفتیں ہیں البتہ صفت مشبہ ہونے کی وجہ اوزان صفت مشبہ میں سے ہونا ہیں۔

اسم تفضیل

ہر وہ اسم جو موصوف کی ایسی زیادت کو بیان کرے جو اصل فعل میں ہو۔

فوائد ضروریہ:

اسم تفضیل ہمیشہ افعل کے وزن پر ہوتا ہے۔پس خیر اصل میں اخیر تھا۔

۲

اسم تفضیل میں فعل تعجب کی طرح شرطوں کا ہونا لازمی ہے۔

۳

اسم تفضیل مصدر،مفعول لہ،مفعول بہ اور مفعول معہ میں عمل نہیں کرتا ہے۔

۴

اسم تفضیل کا فاعل ضمیر،ظرف،تمیز اور حال میں عمل بغیر کسی شرط کے مطلقا جائز ہے۔

۵

اسم تفضیل کا استعمال تین طریقوں پر ہوتا ہے:

من کے ساتھ:زید افضل من عمرو۔

الف کے ساتھ:جاء نی زید الافضل۔

اضافت کے ساتھ:زید افضل من عمرو۔

۶

بعض اوقات من محذوف ہوتا ہے۔جیسے:اللہ اکبر۔۔۔ای اللہ اکبر من کل شی۔

۷

اسم تفضیل مفعول بہ میں مطلقاً عمل نہیں کرتا ہے، اگر کئی استعمال ہوتو اسم تفضیل اسی باب کے فعل کی تاویل میں کردیا جائے گا۔

۸

اسم تفضیل من کے ساتھ استعمال ہو، یا نکرہ کی طرف مضاف ہو، تو ہمیشہ مفرد اور مذکر رہتا ہے۔

جیسے:الزیدون افضل من بکر.........االزیدون افضل رجال.

۹

اگر معرفہ کی طرف مضاف ہوتو موصوف کے مطابق اور مفرد دونوں جائز ہے۔

۱۰

اسم تفضیل حرف جر کے واسطہ متعدی بھی ہوسکتا ہے، اگر حب یا بغض پر دلالت کرتا ہوتو فاعل کی صورت میں الی کے ساتھ متعدی ہوتا ہے اور مفعول بہ کی صورت میں لام کے ساتھ متعدی ہوتاہ۔ جیسے:المومن احب للہ من نفسه واحب الی اللہ من غیرہ.

اور اگر معرفت پر دلالت کرتا ہوتو با کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے:زید اعرف بی .

اس کے علاوہ لام کے ساتھ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے:ھو اطلب للثار.

۱۱

اگر فعل لازمی ہوتو اسم تفضیل متعدی بناتے وقت وہی حرف استعمال ہوگا، جو فعل کے متعدی میں استعمال ہوا ہے۔

۱۲

اسم تفضیل ایسے ثلاثی مجرد فعل سے بن سکتا ہے، جس میں مراتب کا معنی پایا جاسکے۔ جیسے: ضرب۔ اس میں ضرب شدت اورضعف قبول کرسکتا ہے۔ لہذا امات کے فعل سے اسم تفضیل نہیں بن سکتا ہے، کیونکہ موت میں مراتب نہیں ہے۔

اگر پھر بھی موت کے لفظ سے، یا ہر وہ لفظ جس میں مراتب نہ پائے جائے ہوں اسم تفضیل آیا، تو اس کی تاویل کی جائے گی۔ جیسے:

فلان اموت قلبامن فلان....ای اضعف.ھو اموت منه ....ای أبلد.

اسم مضاف

فوائد ضروریہ:

مضاف کی دو قسمیں ہیں:

لفظی اور معنوی۔

لفظی: صیغہ صفت فاعل یا مفعل کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: ضارب زید۔

معنوی: غیر صیغہ صفت ہو، یا صیغہ صفت ہو لیکن فاعل یا مفعول کی طرف مضاف نہ ہو۔ جیسے: غلام زید سارعوا مصر۔

۲

معنوی تین قسم پر ہے:

تقدیر فی کے ساتھ: صوم النهار ۔ای صوم فی النهار۔

تقدیر من کے ساتھ: خاتم فضة ۔ای خاتم من فضة۔

تقدیر لام کے ساتھ: غلام زید۔ای غلام لزید۔

۳

اپنے مساوی کی طرف مضاف درست نہیں ہے۔ جیسے : لیث الاسد۔

۴

وہ جو لازم الاضافت ہو، اس کی تین قسمیں ہیں:

اسم ظاہر اور ضمیر دونوں کی طرف مضاف ہوا ہو۔ جیسے: کلا ۔کلتا۔لدی۔سوی۔

اسم ظاہر کی طرف مضاف ہوا ہو۔ جیسے: اولو ۔اولات۔ذو۔ذوات۔

اسم ضمیر کی طرف مضاف ہوا ہو۔ جیسے: لبیک ۔سعدیک۔

۵

اگر کل نکرہ کی طرف مضاف ہو، تو معنی کا اعتبار لازمی ہے۔ جیسے: کل رجال اتوك۔کل امر ء ة اتتک۔

اگر معرفہ کی طرف مضاف ہو، تو لفظ کا اعتبار جائز ہے۔ جیسے : کلهم یقوم۔کلهم یقومون ۔

٦

اگر مقطوع عن الاضافۃ ہو، تو لفظا اور معنی دونوں کا اعتبار درست ہے۔ جیسے: ﴿**كل يعمل على شاكلته**﴾. ﴿**كل كانو ا ظلمين**﴾.

٧

بعض اوقات اضافت ادنی مناسبت کی وجہ سے ہوتی ہے۔ جیسے: عشية او ضحها۔ ھا ضمیر عشیہ کی طرف راجع ہے اور یہ ادنی مناسبت کی وجہ سے ہے، کیونکہ رات کا آنا اور دن کا غائب ہونا، یا برعکس ہونا ایک قدرتی امر ہے اور اسی بنیاد پر اضافت ہوئی ہے، ورنہ عشیہ اور ضحیٰ میں تضاد ہے۔

٨

قرینہ ہو تو مضاف کا حذف جائز ہے۔ جیسے: القرية ۔ای اهل القرية۔

٩

مرکب اضافی کے بعد تابع اعراب میں مضاف کا تابع ہوتا ہے۔ جیسے: جاء نی رسول على الظريف (بالضم)

١٠

بعض اوقات لام کی تقدیر درست نہیں ہوتی، لیکن جب اس کا مترادف نکالا جائے تو لام کی تقدیر درست ہو جاتی ہے۔ جیسے: كل رجال ...ذو مال....مع الوالد...اى افراد الرجال...صاحب مال....مصاحب ولد۔

١١

مضاف پر الف لام داخل نہیں ہوتے ہیں، البتہ چند صورتوں میں داخل ہو سکتے ہیں:

متضایفین ہوں۔ جیسے: الوالدان هما الرحيما القلب۔

ایسے اسم کی طرف مضاف ہو جو معرف باللام کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: الرائدو خير الوطن۔

مضاف تثنیہ یا جمع ہو۔ جیسے: الصانعا معروف۔

١٢

مضاف کی چند قسمیں ہیں:

اضافۃ الموصوف الی الصفۃ ۔ جیسے: **روضة الراحة...اى الروضة الراحة.نعوت الجبروت ...اى النعوت**

الجبروتية.

اضافۃ الصفۃ الی الموصوف۔جیسے:اول الربیع۔۔۔ای الربیع الاول۔

اضافۃ المسمیٰ الی الاسم۔جیسے:شهر رجب۔

اضافۃ الموصوف الی اسم قائم مقام الصفۃ۔جیسے:علی زیدنا۔ای صاحبنا۔

اضافۃ الموکدالی الموکد۔جیسے:حینئذ۔۔حین موکد۔۔اذ تاکید۔

اضافۃ الملغیٰ الی المعتبر۔جیسے:مثل الجنۃ۔

اضافۃ المعتبر الی الملغیٰ۔جیسے:بغدادا لعراق۔

الاضافۃ التشرفیۃ۔جیسے:بیت الله۔۔۔ناقۃ الله۔

الاضافۃ لادنی مناسبۃ۔جیسے:عیشیۃ اوضحها

۱۳

التباس نہ ہوتو مضاف الیہ سے تا کو حذف کرنا جائز ہے۔جیسے:اقام الصلوٰۃ۔ای اقامۃ الصلوٰۃ

اسمائے کنایہ از عدد

اسماء کنایہ تمیز کو نصب دیتے ہیں۔

فوائد ترکیبیہ:

کم کی دو قسمیں ہیں: استفہامیہ۔جیسے: کم یوما سرت۔خبریہ۔جیسے: کم مال انفقت۔

۲

کم استفہامیہ اور خبریہ درج ذیل چیزوں میں مشترک ہیں:

اسم۔بناءعلی السکون۔افتقار الی التمیز۔جواز حذف تمیز۔لزوم تصدیر اور اعراب میں ایک جیسا ہونا۔

۳

درج ذیل چیزوں میں مختلف ہیں:

- ☆ کم استفہامیہ تمیز کو نصب دیتا ہے۔کم خبریہ تمیز کو جر دیتا ہے۔
- ☆ کم استفہامیہ اور مدخول کے درمیان فصل جائز ہے۔کم خبریہ میں بوقت ضرور ت جائز ہے۔
- ☆ کم استفہامیہ کی تمیز مفرد ہوتی ہے۔کم خبریہ کی تمیز مفرد اور جمع دونوں ہوسکتی ہے۔

☆ کم استفہامیہ تکثیر پر دلالت نہیں کرتا ہے۔کم خبریہ تکثیر پر دلالت کرتا ہے۔

☆ کم استفہام ماضی کے ساتھ خاص نہیں ہے۔کم خبریہ ماضی کے ساتھ خاص ہے۔

☆ کم استفہامیہ میں صدق اور کذب کا احتمال نہیں ہوتا ہے۔کم خبریہ میں صدق اور کذب کا احتمال ہوتا ہے۔

☆ کم استفہامیہ جواب کا طلب کرتا ہے۔کم خبریہ جواب کا طلب نہیں کرتا ہے۔

☆ کم استفہامیہ ہمزہ کے ساتھ مقارن ہوتا ہے۔کم خبریہ ہمزہ کے ساتھ مقارن نہیں ہوتا ہے۔

۳

کذا بھی کم کی طرح ہے،البتہ کچھ فرق کے ساتھ۔۔۔۔۔

بنا،ابہام اور تمیز کو محتاج ہونے میں برابر ہیں۔البتہ: کذا کاف اور ذا سے مرکب ہے۔

فائدہ :کاین کاف اور ای سے مرکب ہے۔ان کی تمیز من کے ساتھ مجرور ہوتا ہے۔یہ استفہامیہ استعمال نہیں ہوتا ہے۔کاین مجرور استعمال نہیں ہوتا ہے۔کاین کی خبر مفرد نہیں ہوتی ہے۔

۴

کم کی ترکیب:

☆ کم کی تمیز کے بعد ظرف ہو:کم درهما عندك؟

☆ کم کی تمیز مصدر ہو اور اس کے بعد فعل ہو:کم ضربة ضربت؟

☆ کم کی تمیز ظرف ہو اور اس کے بعد فعل ہو:کم یوما طالعت؟

☆ کم کی تمیز مصدر اور ظرف کے علاوہ ہو،اس کے بعد فعل متعدی ہو:کم رجلا ضربت؟

☆ کم کی تمیز کے بعد فعل لازم ہو۔کم تلمیذ نجح فی الاختبار؟۔

☆ کم پر حرف جر داخل ہو۔بکم درہم اشتریت؟

پہلی صورت میں کم مبتدا کم بنتا ہے۔

دوسری صورت میں مفعول مطلق بنتا ہے۔

تیسری صورت میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

چوتھی صورت میں مفعول بہ بنتا ہے۔

پانچویں صورت میں کم مبتدا بنے گا۔

چھٹی صورت میں کم اپنی تمیز سے مل کر جار اور مجرور بننے کے بعد مابعد سے متعلق ہوگا۔

فائدہ:

اگر فعل ضمیر پر مشتمل ہو، تو کم اپنے مدخول کے ساتھ مبتدا بنتا ہے۔ جیسے: کم درھما اعطیتہ؟

فائدہ:

کم استفہامیہ کی تمیز جمع بھی آسکتی ہے۔

فائدہ:

ممیّز اور تمیز کے درمیان ظرف یا جار مجرور کے ذریعے فصل درست ہے۔ جیسے:

کم عندک کتابا؟...... کم فی الدار رجلا ؟

فائدہ:

کبھی ظرف اور جار مجرور کے علاوہ بھی فصل آسکتا ہے۔ جیسے:

کم جاء نی رجلا ؟

فائدہ:

کم خبریہ اور تمیز کے درمیان فصل واقع ہونے پر تمیز کا بوجہ مضاف نہ ہونے پر منصوب پڑھنا واجب ہے۔ جیسے:

کم عندک درھما..... کم لک یافتی فضلا.

فائدہ:

کم خبریہ اور تمیز کے درمیان اگر فعل متعدی فاصل ہو، تو تمیز پر من جارہ زائدہ داخل کرنا واجب ہے۔ جیسے:

کم قرات من کتاب. ورنہ مفعول بہ سے التباس آئے گا۔

مثال: کم قرات من کتاب کا مطلب ہوگا: میں نے بہت ساری کتابیں پڑھی ہے۔

کم قرات کتابا کا مطلب ہوگا: میں کئی دفعہ کتاب (ایک کتاب) پڑھی ہے۔ کیونکہ اصل میں ہے۔

کم قراء ۃ قرات کتابا.

فائدہ:

کذا کی ترکیب بھی کم کی طرح ہے۔ البتہ کذا کا استعمال غالبا واوعطف کے ساتھ ہوتا ہے۔ جیسے: عندی کذا و کذا درھما۔

تمرین

درجہ ذیل جملوں میں سے کم استفہامیہ اور خبریہ ترکیب کے ساتھ الگ کیجیے۔

کم قراء ت من الکتب. کم رجل غائبون. کم یو ماسرت. کم رجل مات. کم رجل ضربوا. کم دار بنیته . کم رجل عندک.عندی کذا درهما. کم مال انفقت.فکم کالبهائم انت نائم.. کم فی جیبک؟ کم طالبا فی مدرستک؟.... کم من مال جمعت... کم ضربة ضربت.... کم یو ما غبت... کم جملا شاهدت....جمعت کذاو کذا درهما...قرأت کذاو کذا کتبا.

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

توابع

ہر وہ کلمہ جس کی ثانوی حیثیت ہو اور اعراب میں ماقبل کے ساتھ شریک ہو۔

توابع کی پانچ قسمیں ہیں:

صفت: ہر وہ تابع جو متبوع کی مدح یا ذم اور یا متبوع کے متعلق کی مدح یا ذم بیان کرے۔

فوائد مہمہ:

پہلے کو صفت بحالہ اور دوسرے کو صفت بحال متعلقہ کہا جاتا ہے۔

۲

صفت بحالہ میں موصوف اور صفت کی مطابقت دس چیزوں میں ضروری ہے۔اور بیک وقت چار کی موجودگی لازمی ہیں۔

معرفہ اور نکرہ:رجل عالم۔

مذکر اور مونث:امرء ة عالمة ۔

واحد،مثنی اور مجموع:رجلا ن عالمان۔

رفع،نصب اور جر:رایت عالما جیدا۔

۳

موصوف بحال متعلقہ میں پانچ چیزوں کا جاننا ضروری ہیں اور بیک وقت دو چیزوں کا ہونا لازمی ہیں۔

تعریف وتنکیر اور رفع نصب جر: جیسے:جاء نی رجل عالم ابوه۔

۳

صفت کبھی جملہ ہوتا ہے،اس کے لیے چار شرطیں ہیں:۔

موصوف نکرہ ہو۔

موصوف مذکور ہو۔

صفت جملہ خبریہ ہو۔

صفت میں ایسا ضمیر ہو، جو موصوف کی طرف راجع ہو۔جاء نی عالم يطالع كل يوم ۔

۴

موصوف اور صفت کے درمیان مطابقت ضروری ہے، جب کہ درج ذیل صورتوں میں مطابقت ضروری نہیں ہے:

وہ الفاظ جو سماعی ہو: جیسے : هذا ثوب اخلاق ـونظفة امشاج۔

وہ اوزان جو مذکر اور مونث دونوں کے لیے استعمال ہوتا ہو جیسے:فعول۔فعل۔فعيل۔مفعال۔مفعيل۔مفعل۔

صفت جمع مذکر غیر عاقل ہو:بيوت عالية۔

منعوت پر الف لام جنسی داخل ہو:ولقد امر على اللئيم فيسبني۔۔

نعت عدد ہو اور منعوت معدود ہو:اشتريت كتبا ثلاثة۔

اسم تفضیل من کے ساتھ مستعمل ہو:زينب افضل من عمرو۔

۵

صفت کے لیے مشتق لازمی ہے، کیونکہ صفت ذات مع الوصف پر دلالت کرتی ہے۔

٦

درج ذیل صورتیں حکما مشتق کے حکم میں ہیں:

اسم اشارہ غیر مکانیہ۔

ذو مضاف ہو۔

موصولات اسمی ای کے علاوہ ہو۔

وہ جوامد جو نسبت پر دلالت کرتا ہو۔تمار ـلبان۔دهان۔

وہ اسم جامد جو منعوت بالمشتق ہو۔مررت برجل رجل شريف۔

اسم مصغر ہو۔ھذا رجل ضویرب۔

مصدر صریح ہو۔جیسے: را یت فی المحکمة قاضیا عدلا۔

عدد ہو۔جیسے: قرا ت کتبا سبعة۔

وہ الفاظ جامدہ جن کی تاویل مشتق سے ہوسکتا ہو۔جیسے: عرفت العالم کل العالم۔

۷

موصوف اور صفت کی علامتیں درج ذیل ہیں:

☆ موصوف اور صفت دونوں نکرہ ہو۔جا ء نی رجل عالم

☆ دونوں معرفہ ہو۔جاء نی زید المسکین۔

☆ نکرہ کے بعد جار مجرور ہو۔راء یت رجلا من القوم الصالحین۔

☆ یا کے بعد ای ہو۔یا ایھا الرجل حافظ علی الصلوٰة۔

☆ نکرہ کے بعد فعل آجائے۔جاء نی رجل یطالع کل یوم۔

☆ لفظ ذات سے پہلے نکرہ آجائے۔کل صلوٰة ذات رکوع وسجود۔

☆ دو ناموں کے درمیان ابن کا لفظ آجائے۔رایت زید بن عمرو

☆ ایک اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو،اس کے بعد اسم اشارہ آجائے۔زمیله هذا۔

☆ ایک اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو اس کے بعد اسم موصول آجائے۔اصحابه المتادبین بادابه۔

☆ ایک اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو،اس کے بعد معرف باللام آجائے۔غلامه الظریف۔

☆ ای صفتیہ ہمیشہ ترکیب میں صفت واقع ہوتا ہے۔جیسے:رأیت رجلا ای شجاع...ای کاملا فی الشجاعة.

☆ ماصفتیہ ہمیشہ ترکیب میں صفت واقع ہوتا ہے۔

☆ ضمیر نہ موصوف واقع ہوسکتی ہے اور نہ ہی صفت واقع ہوسکتی ہے۔

☆ **الضمیر لایوصف ولایوصف به.**

☆ اسم جامد صفت واقع نہیں ہوتا۔

۸

معرفہ کے بعد من بیانیہ آجائے تو ماقبل سے حال بنتا ہے۔اور اگر نکرہ کے بعد آجائے تو ماقبل کے لیے صفت بنتا ہے۔

۹

نعت کی چھ قسمیں ہیں:

مخصصہ: وہ صفت جس کی وجہ سے موصوف میں تخصیص پیدا ہوتی ہے۔جاء نی رجل عالم۔

موضحہ: وہ صفت جس کی وجہ سے موصوف میں وضاحت پیدا ہوتی ہے۔جاء نی زید العالم۔

تاکیدیہ: وہ صفت جس کی وجہ سے موصوف میں تاکید پیدا ہوتی ہے۔نفخة واحدة۔

مادحہ: وہ صفت جو موصوف کی مدح بیان کرے﴿بسم الله الرحمن الرحيم.﴾

ذامہ: وہ صفت جو موصوف کی ذم بیان کرے۔﴿اعوذ بالله من الشيطن الرجيم.﴾

ترحم: وہ صفت جس میں موصوف کی حالت زار کا تذکرہ ہو۔جاء نی زید ن المسکین۔

تاکید

ہر وہ لفظ جو متبوع کی حالت کو نسبت یا شمول میں پختہ کرے، تاکہ سامع کو شک نہ رہے۔

تاکید کی دو قسمیں ہیں: تاکید لفظی: جیسے: زید زید قائم۔ضرب ضرب زید ۔ان ان زیدا قائم۔

تاکید معنوی: نفسه ۔عینه ۔کله ۔کلا ۔کلتا۔اجمع ۔اکتع۔ابتع۔ابصع۔

فائدہ:

تاکید معنوی پر با زائدہ داخل ہوتا ہے۔جیسے: جاء نی زید بنفسه۔

فائدہ:

ضمیر متصل میں تاکید عامل کے اعادہ یا ضمیر منفصل کے اعادہ سے ہوتا ہے۔جیسے: اعجبت منک ... ۔ضربت انا ۔

بدل

ہر وہ تابع جو مقصود بالذات وہی تابع ہو۔

بدل کی چار قسمیں ہیں:

بدل الکل: مدلول بدل عین مدلول مبدل ہو۔جیسے: جاء نی زید اخوك۔

بدل الجز: مدلول بدل جزء مدلول مبدل منہ ہو۔جیسے: ضرب زید راسه۔

بدل الاشتمال: متبوع اور تابع کے درمیان کلیت اور جزئیت کے علاوہ ایسا علاقہ ہو، جسے بدل کا فہم اجمالا ہو رہا ہو۔جیسے: سلب زید ثوبه ۔

بدل الغلط: غلطی کے بعد دوسرے لفظ کے ذکر کرنے کو بدل الغلط کہا جاتا ہے۔مررت برجل حمار۔

فائدہ:

بدل اور عطف بیان کے فرق درج ذیل طریقوں سے ہوتا ہے:

بدل ضمیر یا ضمیر کا تابع ہوسکتا ہے۔عطف بیان نہیں ہوسکتا ہے۔

بدل میں تعریف اور تنکیر کی مطابقت لازمی نہیں ہے۔عطف بیان کے لیے لازمی ہے۔

بدل جملہ ہوسکتا ہے۔عطف بیان جملہ نہیں ہوسکتا ہے۔

بدل بعینہ اسی لفظ کے ساتھ آسکتا ہے۔عطف بیان نہیں آسکتا ہے۔

قاعدہ:

جملہ بدل جملہ سے واقع ہوسکتا ہے۔

معرفہ نکرہ سے بدل واقع ہوسکتا ہے۔

نکرہ معرفہ سے بدل ہوسکتا ہے۔البتہ نکرہ کو صفت کے ساتھ مقید کرنا بہتر ہے۔

قاعدہ:

﴿افلاینظرون الی الابل کیف خلقت....﴾

کیف خلقت کی ضمیر سے حال ہوگا اور جملہ الابل سے بدل بنے گا۔یادرہے: جملہ مفرد سے بدل بن سکتا ہے۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

القواعدالمهمة

ذیل میں مختلف قاعدے لکھے جاتے ہیں، جو حروف غیر عاملہ کو بھی شامل ہوں گے:

۱

معمولات کل بائیس ہیں:

مرفوعات: فاعل۔ نائب فاعل۔ مبتدا۔ خبر۔ ان کی خبر۔ کان کا اسم۔ ماولا مشبہتان بلیس کا اسم۔ لانفی جنس کی خبر۔

منصوبات: مفعول بہ۔ مفعول مطلق۔ مفعول فیہ۔ مفعول لہ۔ مفعول معہ۔ حال۔ تمیز۔ مستثنا۔ ان کا اسم۔ ماولا مشبہتان کی خبر۔ لانفی جنس کا اسم۔ کان کی خبر۔

مجرورات: مجرور بالحرف۔ مجرور بالاضافۃ۔

۲

اعراب تو ہم کا مطلب بعض اوقات عامل کو حذف کر دیا جاتا ہے، عمل باقی رہتا ہے۔ جیسے: مـــا زيـد قـــائـمٍ...ای ما زيدبقائم۔

۳

اعراب حکائی کا مطلب لفظ پر اصل اعراب پڑھا جائے۔ مررت برجل ۔فرجلِ مجرور

۴

وہ جملے جن کا اعراب محلی ہوتا ہے:

مبتدا کی خبر: **زيد يضرب.**

موصوف کی صفت: **جا ء نی رجل يطالع كل يوم.**

ذوالحال کی حال: **جاء نی زيد وهو راكب.**

مقولہ: **قال زيد : نجحت فی الاختبار.**

جملہ شرطیہ: **ان كانت الشمس طالعة فالنهار موجود.**

جملہ مفعول بہ واقع ہو۔

علمت کا مفعول ثانی: **علمت زيدا يقرء.**

اعلمت کا مفعول ثالث: اعلمت زيدا عمرا ابوه عالم۔

جملہ مضاف الیہ ہو۔ يو م ينفع الصادقين۔

مذکورہ بالا کسی بھی جملے کا تابع ہو۔

۵

وہ جملے جن کا اعراب محلی نہیں ہوتا ہے:

جملہ ابتدائیہ: ان زید ا قائم.

جملہ مستانفہ: تعلم الفقه فان الفقه افضل قاعد.

جملہ معترضہ: مات فلا ن .رحمه الله.

جملہ صلہ: جا ء الذی ضربک.

جملہ تفسریہ: نادیت الی اخی ان انصر المظلوم.

جملہ جواب قسم: و الله لیضربن زیدا.

جملہ شرطیہ غیر جازم کے جواب میں ہو: لو لا انت تقرء معی لکنت منفردا الیوم.

جملہ شرطیہ جازم کے جواب میں ہو، لیکن جزا پر فا نہ ہو: ان تضرب اضرب.

٦

کان (مشبہ بالفعل) کی خبر اگر جامد ہو تو تشبیہ کے لیے ہوتا ہے۔ کان زید ا اسد ۔ اور اگر مشتق ہو تو تشکیک کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: کأنه هو

ے

لا کی چند قسمیں ہیں:

۱۔ ابتدائیہ: لام ابتدائیہ چند جگہوں میں ہوتا ہے:

(الف) خبر پر داخل ہوتا ہے: لمجتهد انت.

(ب) ان کا اسم: ان من البیان لحکمة.

(ج) ان کی خبر: انک لمن المرسلین.

۲۔ لام تاکیدیہ: فعل پر داخل ہوتا ہے. لیضربن .لیضربان.

۳۔ لام موطئہ للقسم: جن کا بعد قسم کے لیے جواب بنتا ہے. ﴿لئن اشرکت لیهبطن عملک﴾.

۴۔ لام جوابیہ: جو شرط کی جزا پر داخل ہو جائے. لو لا علی لهلک عمر.

۵۔ لام تعلیلیہ: جو ما قبل کے لیے سبب بنے. اسلمت لادخل الجنة.

۶۔ لام جحد یہ: جو ما کان اور لم یکن کی خبر پر داخل ہو جائے. ﴿ما کان الله لیعذبهم﴾.

۷۔ لام عاقبت: لام کے مدخول کا نتیجہ ما قبل کے لیے نقیض بنے.

﴿فالتقطه ال فرعون لیکون لهم عدوا و حزنا﴾.

۸۔ لام جارہ: جو اپنے مدخول کو جر دیتا ہے. المال لزید .

۹۔ لام زائدہ: جو فعل متعدی پر داخل ہو جائے. ﴿**انما يريد الله ليذهب عنكم الرجس**﴾.

۱۰۔ لام قسمیہ: جو جواب قسم پر داخل ہو. **و الله لاضربن زيدا.**

<u>۸</u>

البتۃ: ترکیب میں فعل محذوف کے لیے مفعول مطلق بنتا ہے۔

<u>۹</u>

ایضا: ترکیب میں مفعول مطلق بنتا ہے۔

<u>۱۰</u>

وعلى هذا لقياس ---- ترکیب میں قس (فعل محذوف) کے متعلق ہوتا ہے۔

<u>۱۱</u>

اصلا: ترکیب میں مفعول فیہ بنتا ہے۔

<u>۱۲</u>

لبیک ۔سعدیک ترکیب میں مفعول مطلق بنتا ہے۔

<u>۱۳</u>

بعض اوقات ایک کلام سے دوسرے کلام تک منتقل ہونے کے لیے اسم اشارہ استعمال ہوتا ہے۔هذا وانه مات اخیرا۔

<u>۱۴</u>

اما بعد ---- اصل میں مهما يكن شى من الاشياء ہے۔مہما شرطیہ مبتدا ہے،یکن فعل تام ہے

<u>۱۵</u>

﴿كن فيكون﴾--- کن جملہ فعلہ انشائیہ۔فیکون سے پہلے مبتدا محذوف ہے۔ای فهويكون۔

<u>۱۶</u>

ابوحنيفة ابويوسف ---- ابوحنيفة خبر مقدم ہے۔اورابویوسف مبتدا موخر ہے۔

<u>۱۷</u>

ہمزاستفہام صدارت چاہتا ہے،اس لیے یہ ہمیشہ کلام کے شروع میں آئے گا۔بعض اوقات اس کے بعد فا آتا ہے جیسے: افلا تقرء ۔بعض علما کا کہنا ہے کہ اصل میں فأ لا تقرء ہے،البتہ صدارت کی وجہ سے ہمزہ پہلے لایا گیا ہے۔جب کہ بعض

علما کا کہنا ہے کہ یہاں فعل محذوف ہے۔مثلا: اتعلب فلا تقرء ہے۔

۱۸

بعض اوقات جار مجرور اور فعل کے درمیان فا آتا ہے،تو اس وقت فا کا مابعد والا فعل فا سے پہلے برائے متعلق نکالا جائے گا۔جیسے:**عليه فلتعتمد .اياعتمد عليه فلتعمد.**

۱۹

کبھی ایک لفظ کے بعد دو جار مجرور آتے ہیں تو پہلے کے لیے ظرف مستقر نکالا جائے گا،دوسرے کے لیے یہ ظرف لغو شمار ہوگا۔

۲۰

کافۃ:ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے۔جیسے:﴿**ادخلوا فی السلم کافة...**﴾

۲۱

لکن سے پہلے واو آجائے تو یہ مخففہ من المثقلہ ہے،کیونکہ دو حرف عطف یکجا نہیں ہو سکتے ہیں۔

۲۲

چند جگہوں میں مبتدا حذف ہوتا ہے:

صیغہ صفت سے پہلے:﴿**بديع السموات والارض**﴾.**ای هو بديع السموات والارض.**

جزا میں:﴿**قال امامن ظلم فسوف نعذبه ثم یر د الی ربه فیعذبه عذابا نکرا**﴾.

عناوین اصلیہ کے شروع میں: **کتاب الزکوٰة.ای هذا کتاب الزکوٰة.**

عناوین فرعیہ کے شروع میں :**باب زکوٰة الابل .....ای هذا باب زکوٰة الابل.**

دلیل میں: **نجح زید فی الاختبار ؛لانه تلمیذ مجتهد .....ای هذا لقول ثابت.**

مقولہ میں: قال زید : عالم ....ای هوعالم۔

نعم کی ایک ترکیب میں:**نعم الرجل زید.....ای هوزید**

صیغہ صفت جب منقطع عن الموصوف ہو:**الحمد لله الکریم(بضم المیم)**

فعل مضارع مثبتہ جب حال واقع ہو:جاء نی زید ویرکب۔

خبر جب قسم میں صریح ہو:**فی ذمتی لافعلن کذا.ای فی ذمتی یمین....**

مقسم کے اقسام میں: **الکلمة لفظ وضع لمعنی مفردا ،وهی اسم وفعل وحرف.**

مصدر سے پہلے ہو: **فصبر جمیل ....ای صبری صبر جمیل.**

۲۳

مبتدا اور خبر کے درمیان مطابقت ضروری ہے، تاہم چند جگہوں میں مطابقت لازمی نہیں ہے۔ جیسے: بیوت عالیة۔

۲۴

شبہ فعل سے درج ذیل اشیا مراد ہیں:

اسم فاعل ہو۔

اسم مفعول ہو۔

صفت مشبہ ہو۔

اسم مبالغہ ہو۔

اسم تفضیل ہو۔

اسم منسوب ہو۔

اسم مصدر ہو۔

۲۵

لام سے پہلے اگر واو آجائے، تو لازائدہ ہے۔

۲۶

اوحینا۔بعثنا۔ارسلنا۔نادینا۔کے بعد ان تفسیریہ آتا ہے۔
جیسے: ﴿ واوحینا الیه ان اصنع الفلک باعیننا ووحینا ﴾.

فائدہ:

قول ظن کے معنی میں درجہ ذیل صورتوں میں ہوتا ہے:
فعل مضارع ہو۔
مخاطب کے لیے ہو۔
مسبوق بھمزہ استفھام ہو۔
درمیان میں فصل نہ ہو۔
لام جارہ سے متعدی نہ ہو۔
نحو: اتقول ان المنافق اخطر من العدو.

۲۷

درج ذیل صورتوں میں موصول اور صلہ کے درمیان فصل جائز ہے:

جمله قسمیه: الذی و الله قهر الاعداء

جملہ ندا بشرطیکہ اس سے پہلے مخاطب کا ضمیر ہو. **انت الذی یازید تنجح فی الاختبار.**

جملہ معترضہ: **و الذی اطال الله عمره یدعی.**

جملہ حالیہ: **قدم الذی و هو یتبسم یحسن.**

۲۸

الفرق بین المصدر المول او المصدر الصریح:

مصدر موَل مفعول مطلق نہیں ہوسکتا ہے۔

مصدر موَل کی صفت نہیں ہوتی ہے۔

مصدر موَل ذات سے خبر بن سکتا ہے۔

۲۹

کی: مصدریہ جس سے پہلے حرف جر نہ ہو اور اس کے بعد ان مصدریہ نہ ہو۔ جیسے: صن لسانک کی تسلم من السنة الناس۔ اگر کی سے پہلے لام کو نکالا جائے تو لام جارہ تعلیلہ ہوگا اور کی مصدریہ ہوگا۔ اور اگر کی کے بعد ان مصدریہ نکالا جائے تو کی جارہ ہوگا۔

۳۰

کی جب ان مصدریہ اور لام جارہ کے درمیان آ جائے۔

جیسے: یغفر للصدیق هفوته لکی ان تدوم هفوته۔ لام جارہ تعلیلہ ہوگا اور کی تعلیلہ لفظیہ تاکیدیہ ہوگا اور ان مصدریہ محذوف نکالا جائے گا۔

۳۱

اذاَ: تین جگہوں میں زائدہ ہوتا ہے:

شرط اور جزا کے درمیان۔

مبتدا اور خبر کے درمیان۔

قسم اور جواب قسم کے درمیان۔

۳۲

مارأيته منذيومين کی ترکیب:**عدم رؤ يتى اياه يومان...**

۳۳

جملہ منقطعہ جو ماقبل اور مابعد سے تعلق نہ ہو۔ جیسے:**مات فلان رحمه الله.**

۳۴

جملہ مستانفہ جوسوال مقدر کے جواب میں واقع ہوجائے۔ جیسے:

قال سلام قوم منكرون ....في جوا ب فماذا قال لهم.....؟

۳۵

جملہ حالیہ اور جملہ معترضہ کے درمیان فرق درج ذیل طریقوں سے ہوتا ہے:

جملہ حالیہ پر واو داخل نہیں ہوسکتا ہے، جب فعل مضارع مثبت ہو۔

جملہ حالیہ پر سین داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

جملہ حالیہ پر سوف داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

جملہ حالیہ پر فا داخل نہیں ہوسکتا ہے۔

۳۶

بعض اوقات الف لام نائب عن الضمیر بنتا ہے۔ جیسے: ﴿**فان الجنة هى الماوى**﴾.**اى ماوٰه.**

۳۷

درج ذیل جگہوں میں جار مجرور کا متعلق نکالنا واجب ہے:

موصوف کی صفت:**جاء نى رجل من القوم الصالحين.**

موصول کا صلہ:**مات الذى فى الدار.**

ذوالحال کا حال:﴿**فاجتنبوا الرجس من الاوثان**﴾.

مبتدا کی خبر:**الحمد لله.**

رافع اسم ظاہر:﴿**افى الله شك فاطرالسموات والارض**﴾.

متعلق سماعی حذف ہو:**حينئذ الان....اى كا ن ذلك حينئذ و اسمع الان.**

متعلق محذوف علیٰ شریطۃ التفسیر ہو:**ايوم الجمعة صمت فيهٖ**

قسم با کے بغیر ہو: ﴿**والليل اذايغشى**﴾.

۳۸

ضمیر ہمیشہ مرجع کے بعد واقع ہوتی ہے،البتہ بعض اوقات لفظا مقدم ہوتی ہے تاہم رتبہ کے اعتبار سے موخر ہوتی ہے. جیسے : ضرب غلامه زيدا.

۳۹

چند جگہوں میں ضمیر رتبۃ موخر ہوتی ہے:

ضمیر شان ہو: انه زيد قائم.

نعم کے باب میں: نعم رجلا زيد .

مخبرعنہ مفسر ہو: ﴿وماهى الا الحياة الدنيا﴾.

رب جارہ داخل ہو: ربه رجلا

تنازع فعلان ہو: ضرب واكرم زيد۔۔۔۔ضربت واكرمنى زيدا۔

ضمیر مبدل منہ ہو: اللهم صل عليه الروف الرحيم.

۴۰

جملہ میں ایسا ضمیر کا ہونا لازمی ہے، جو ماقبل سے ربط قائم کر سکے۔جیسے: زید يضرب .اى هو.

ضمیر کا رابط ہونا لازمی نہیں ہے۔ضمیر کے علاوہ درج ذیل چیزیں رابط ہوسکتی ہیں:

- ☆ اسم اشاره: ﴿ولباس التقوىٰ ذلك خير﴾.
- ☆ اعادةالمبتدء بلفظه: ﴿الحاقة مالحاقة﴾.
- ☆ اعادة المبتدء معنا: زيد جاء نى ابو عبد الله.
- ☆ عموم يشمل المبتداء: زيد نعم الرجل.
- ☆ العطف بالواو: زيد قامت هند واكرمها.
- ☆ شرط والجزاء: زيد يقوم عمر، ان قام.
- ☆ ال نائب عن الضمير﴿: فان الجنة هى الماوى﴾.
- ☆ كون الجمله نفس المبتدء: ﴿قل هو الله احد﴾.
- ☆ فاسیہ پر عطف ہو: ﴿الم تر ان الله انزل من السماء ماء فتصبح الارض مخضرة﴾۔

۴۱

وہ جملے جو رابط چاہتے ہیں:

جملہ خبر واقع ہو: زيد يقرء الكتاب۔

جملہ موصول واقع ہو: جاء الذى ضربک۔

جملہ حال واقع ہو:رایت الامیر وھور اکب۔

جملہ صفت واقع ہو﴿:اناس یتطھرون﴾.

جملہ علی شریطۃ التفسیر کے قبیل سے ہو:زید ا ضربتہ

جملہ بدل الاشتمال ہو:﴿قتل اصحب الاخدود﴾.

جملہ؛بدل البعض ہو﴿:یسئلونک عن الشھر الحرام قتال فیہ﴾.

تنازع فعلان ہو::ضرب واکرمزید

الفاظ تاکید ہو:جاء نی زید نفسہ

اسم شرط مرفوع بابتدا ہو:﴿فمن یکفر بعد منکم فانی اعذبہ لا اعذبہ احدا من العلمین﴾.

صفت مشبہ کا معمول ہو:.زید حسن وجھہ۔

۴۲

وہ جملے جن میں رابط ضمیر ہونا لازمی ہے:

صلہ۔

صفت۔

بدل الکل۔

بدل البعض۔

معمول صفت مشبہ۔

تنازع فعلان۔

اسم شرط مرفوع بابتدا۔

یعنی مذکورہ بالا میں سے کوئی بھی جملہ کی صورت میں استعمال ہو،تو بطور ضمیر ضروری ہے۔

۴۳

تمیز اگر فاعل کے وزن پر آجائے،تو معدود کے موافق ہوگی،خواہ مفرد ہو یا مرکب ہو۔

جیسے:الباب الرابع...الباب الخامس.....الصفحۃ العاشرۃ......

۴۴

جب اعداد مرکبہ کے لیے تمیز منعوت مفرد منصوب ہو تو معنی اور لفظ دونوں کا اعتبار جائز ہے۔

جیسے: جاء احد عشر رجلا عالما ......علماء۔

۴۵

الا کی چھ قسمیں ہیں:

تنبیہ کے لیے: ﴿الا انهم هم السفهاء ولكن لا يعلمون.﴾

توبیخ اور انکار کے لیے: الا ارعواء لمن ولت شبيته۔

تمنی کے لیے: الاعمر ولى مستطاع۔

استفہام عن النفی کے لیے: الا اصطبار لسلمىٰ.

عرض کے لیے: الا تنزل بنا فتصيب خيرا۔

تحضیض کے لیے: ﴿الا تقاتلون قوما نكثوا ايمانهم .﴾

۴۶

مثنی کے لیے تثنیہ کے معنی پر دلالت لازمی ہے۔ پس ﴿فارجع البصر كرتين ينقلب﴾ میں کرتین جمع ہے۔ کیونکہ دو سے زائد پر دلالت کرتا ہے۔

فائدہ:

کبھی کبھار مخصوص بالمدح یا ذم حذف ہوتا ہے، بشرطیکہ کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے: نعم العبد انہ اواب۔

۴۷

افعال مدح اور ذم کی تمیز کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

موخر ہو: احترازی مثال: رجلا نعم زهير.

مخصوص بالمدح یا ذم کے ساتھ تثنیہ اور جمع میں موافق ہو: نعم رجلا زهير.........نعم رجلين زهير واخوه۔

الف لام قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو: نعم رجلا زهير۔اى الرجل.

حذف کرنا ممتنع ہے، جب اس کا فاعل ضمیر ہو۔

۴۸

کبھی افعال مدح اور ذم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔

جیسے: ان قلت كذا فبها، ونعمت.اى نعمت فعلة فعلتك۔

۴۹

کبھی تمیز فاعل اسم ظاہر کے ساتھ ذکر ہوتی ہے۔جیسے: نعم الفتاہ فتاۃ ھند۔

۵۰

کبھی کما مبادرت (اچانک معنی کے لیے) کے لیے ہوتا ہے :سلم کما دخل.

۵۱

فعل مضارع پر فا داخل ہو اور نفی کے جواب میں ہو۔ماتاتینا فتحدثنا۔لیکن نفی مطلق ہے:

حرف نفی ہو: لم یجتھد فیفلح۔

فعل نفی ہو: لیس الجھل محمودا فتقبل علیہ۔

اسم نفی ہو: الحلم غیر مذموم فتفرمنہ۔

۵۲

تشبیہ بھی ضمنا نفی پر مشتمل ہے: کانک رئیسنا فنطیعک ....

ای ماانت رئیسنا فنطیعک۔

۵۳

اسی طرح ہر وہ لفظ جو ضمنا نفی پر مشتمل ہو اس کے بعد بھی فعل مضارع منصوب ہوتا ہے۔

جیسے : قدیمدح البخیل فیمدح۔قلما تجتھد فتنجح۔

۵۴

جہاں قول ہوتا ہے وہاں چار چیزوں کا ہونا لازمی ہے:

قول۔

قائل۔

فاعل۔

مقولہ۔

جیسے: قال زید : ان زید ا قائم۔

زید فاعل اور قائل، قال فعل فاعل مل کر قول اور ان زیدا قائم مقولہ ہے۔

۵۵

رب کے لفظ پر کبھی یا محذوف ہوتا ہے۔جیسے:﴿ ربنا ظلمنا انفسنا ...﴾۔ای یا ربنا۔

۵۶

صلہ میں ایسا ضمیر ہونا لازمی ہے جو موصول کی طرف راجع ہو۔

لیکن نصب کی حالت اس کا حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے: ﴿تعز من تشاء وتذل من تشاء﴾۔ای من تشاء ہ..

۵۷

ہمزہ کی چند قسمیں ہیں:

ہمزہ تسویہ وہ ہمزہ جو سواء۔لاادری ۔لیت شعری۔لاابالی لا سیما کے بعد آ جائے۔

﴿**سواء علیھم استغفرت لھم ام لم تستغفرلھم**﴾.

۵۸

ہمزہ تسویہ مذکورہ بالا الفاظ کے بعد دو جملوں کے درمیان ذکر ہوتا ہے۔

ہمزہ للانکار ابطالی: وہ ہمزہ جس کا مابعد غیر واقع ہو اور اس کا مدعی کاذب ہو ۔

﴿**افاصفکم ربکم بالبنین واتخذ من الملائکۃ اناثا**﴾.

ہمزہ للانکار التوبیخی: وہ ہمزہ جس کا مابعد واقع ہو اور اس کا فاعل ملامت شدہ ہو۔﴿**اتعبدون ماتنحتون ائفکا الھۃدون اللہ تریدون**﴾.

ہمزہ للتھکم:﴿**اصلوتک تامرک ان نترک بایعبد اباؤنا**﴾.

ہمزہ للامر:﴿**ااسلمتم**﴾ ای أسلموا

ہمزہ للتعجب :﴿ **الم ترالیٰ ربک کیف مد الظل**﴾ ۔

۵۹

ان مکسورہ کی چار قسمیں ہیں:

ان شرطیہ: ا ن کانت الشمس طالعۃ فالنھارموجود۔

ان نافیہ:﴿ان الکافرون الا فی غرور﴾۔

ان مخففہ من المثقلہ:﴿وان کانت لکبیرۃ .وان کادوا لیفتنونک﴾۔

ان زائدہ: ان زائدہ اکثر حرف نفی کے بعد واقع ہوتا ہے۔

٦٠

ان مخففہ من المکسورۃ جب جملہ فعلیہ پر داخل ہو جائے تو اہمال واجب ہے۔ اور اگر جملہ اسمیہ پر داخل ہو جائے تو اعمال اور اہمال دونوں جائز ہے، البتہ اہمال اکثر ہے۔

٦١

ان مخففہ من المثقلہ کے متعلق صاحب مغنی اللبیبؒ فرماتے ہیں:

ان مخففہ من المثقلہ اکثر فعل نواسخ پر داخل ہوتا ہے اور نواسخ میں فعل ماضی پر داخل ہوتا ہے اور کبھی کبھار فعل مضارع پر داخل ہوتا ہے: والاکثر کون الفعل ماضیا ناسخا........ودونه ان یکون مضارعا ناسخا۔

٦٢

ان مفتوحہ کی چار قسم پر ہے:

مصدریہ: جو فعل مضارع پر داخل ہو کر نصب دیتا ہے۔

ان مخففہ من المثقلہ: اس کی تفصیل حرف مشبہ کے ذیل میں گزر چکی ہے۔

ان مفسرہ: ﴿فاوحینا الیه ان اصنع الفلک﴾۔

<u>أن زائدہ: ان زائدہ چار جگہوں میں آتا ہے:</u>

لما کے بعد: ﴿ولما ان جاء ت البشیر﴾.

لو اور واو قسم کے درمیان آجائے: اما والله أن لو کنت حرا۔

کاف جارہ اور ان کے مدخول کے درمیان: کان ظبیةِ تعطوا الی اوراق السلم۔

اذا کے بعد واقع ہو: فامهله حتی اذا ان کانه۔

٦٣

مثنی کے لیے تثنیہ کے معنی پر دلالت لازمی ہے۔ پس ﴿فارجع البصر کرتین ینقلب﴾ میں کرتین جمع ہے۔ کیونکہ دو سے زائد پر دلالت کرتا ہے۔

٦٤

کبھی کبھار مخصوص بالمدح یا ذم حذف ہوتا ہے، بشرطیکہ کوئی قرینہ موجود ہو۔ جیسے: نعم العبد انه اواب۔

٦٥

افعال مدح اور ذم کی تمیز کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

موخر ہو: احترازی مثال : رجلا نعم زهير.

مخصوص بالمدح یا ذم کے ساتھ تثنیہ اور جمع میں موافق ہو: نعم رجلا زهير.........نعم رجلين زهير واخوه۔

الف لام قبول کرنے کی صلاحیت رکھتا ہو: نعم رجلا زهير ۔اى الرجل.

حذف کرنا ممتنع ہے، جب اس کا فاعل ضمیر ہو:

٦٦

کبھی افعال مدح اور ذم کی تمیز حذف ہوتی ہے۔

جیسے: ان قلت كذا فبها ،ونعمت.اى نعمت فعلة فعلتک۔

٦٧

کبھی تمیز فاعل اسم ظاہر کے ساتھ ذکر ہوتی ہے۔جیسے: نعم الفتاه فتاة هند۔

٦٨

فعل مضارع پر فا داخل ہو اور نفی کے جواب میں ہو۔ماتاتينا فتحدثنا۔لیکن نفی مطلق ہے:

حرف نفی ہو: لم يجتهد فيفلح۔

فعل نفی ہو: ليس الجهل محمودا فتقبل عليه۔

اسم نفی ہو: الحلم غير مذموم فتفرمنه۔

٦٩

تشبیہ بھی ضمنا نفی پر مشتمل ہوتی ہے: كانک رئيسنا فنطيعک ....

اى ماانت رئيسنا فنطيعک۔

٧٠

اسی طرح ہر وہ لفظ جو ضمنا نفی پر مشتمل ہو اس کے بعد بھی فعل مضارع منصوب ہوتا ہے۔

جیسے : قديمدح البخيل فيمدح۔قلما تجتهد فتنجح۔

۷۱

اگر ذوالحال نکرہ ہو،تو حال مقدم کرنا واجب ہے۔

جیسے:رأیت راکبا رجلا۔۔ورنہ صفت سے تمیز نہ ہوگی۔

﴿واتخذوامن مقام ابراھیم مصلیٰ..﴾۔یہاں من جارہ مصلیٰ سے حال مقدم ہے۔

۷۲

کلا اور کلتا جب اسم ظاہر کی طرف مضاف ہو،تو ان کا اعراب مفرد تقدیری ہوگا۔

جیسے:﴿کلتاالجنتین اٰتت أکلھاولم تظلم منه شیئاوفجرنا خلالھمانھرا.﴾

۷۳

زیدوخالد کلاھما قائم....قائمان. دونوں ترکیبیں درست ہیں۔دوسری صورت میں کلاہما ماقبل کے لیے تاکید ہے،جب کہ پہلی صورت میں کلاہما مبتدا ثانی ہے۔

۷۴

ان مخففہ من المثقلہ کے متعلق صاحب مغنی اللبیبؒ فرماتے ہیں:

ان مخففہ من المثقلہ اکثرفعل نواسخ پرداخل ہوتاہےاورنواسخ میں فعل ماضی پرداخل ہوتاہےاورکبھی کبھارفعل مضارع پرداخل ہوتاہے:والاکثر کون الفعل ماضیا ناسخا.......ودونه ان یکون مضارعا ناسخا۔

۷۵

ام کی دوقسمیں ہیں:ام متصلہ۔۔۔۔۔۔ام منقطعہ۔

ام متصلہ:ہمزہ تسویہ کے بعدآتاہے۔جیسے:

﴿سواء علیھم اانذرتھم ام لم تنذرھم.سواء علینا اجزعنا ام صبرنا﴾

ام متصلہ:ہمزہ طلب کے بعدآتاہے۔جیسے:﴿ازید فی الدارام عمرو﴾۔

۷۶

مذکورہ بالا دونوں قسمیں ام متصلہ کی ہیں،ان کے درمیان فرق ذیل طریقوں سے ہوتاہے:

ام متصلہ جوہمزہ تسویہ کے بعدذکرہووہ جواب نہیں چاہتاہے۔

ام متصلہ جوہمزہ تسویہ کے بعدذکرہواس میں صدق اورکذب کااحتمال ہوتاہے۔

ام متصلہ جوہمزہ تسویہ کے بعدذکرہوتاہےوہ دوجملوں کے درمیان واقع ہوتاہے۔چاہے۔۔جب کہ ام متصلہ کی دوسری قسم

اکثر دو مفردوں کے درمیان واقع ہوتا ہے، اس میں صدق اور کذب کا احتمال نہیں ہوتا ہے اور جواب طلب کرتا ہے۔

۷۷

ام متصلہ قسم اول کے جملوں کو مفرد کی تاویل میں کر دیا جاتا ہے، جب کہ قسم دوم جب دو جملوں کے درمیان واقع ہو تو اپنی حال پر برقرار رہو گا۔

۷۸

ام متصلہ دو فعلوں کے درمیان واقع ہو۔ جیسے:

﴿سواء عليهم استغفرت لهم ام لم تستغفر لهم﴾ ﴿سواء علينا اجزعنا ام صبرنا...﴾

دو اسموں کے درمیان واقع ہو: اموتی ناء ام هوالان واقع

جملہ اسمیہ اور فعلیہ کے درمیان واقع ہو: ﴿سواء عليكم ادعوتموهم ام انتم صامتون﴾۔

۷۹

ام منقطعہ کی تین قسمیں ہیں:

مسبوق بخبر المحض: ﴿ تنزيل الكتاب لا ريب فيه من رب العلمين ام يقولون افتره﴾ ۔

مسبوق بہمزہ غیر الاستفھام: ﴿الهم ارجل يمشون بها ام لهم ايد يبطشون بها﴾

مسبوق باستفھام بغیر الہمزہ: ﴿هل يستوى الاعمىٰ والبصير ام هل تستوى الظلمات والنور ام جعلوا الله شركاء﴾۔

۸۰

ال کی تین قسمیں ہیں:

ال موصولہ: وہ الف اور لام جو اسم فاعل پر داخل ہوتا ہے اور الذی کے معنی میں ہوتا ہے۔

ال برائے تعریف: وہ الف اور لام جو اسم کو معرفہ بنا دے۔ جیسے: الرجل ۔

ال زائدہ: وہ الف اور لام جو معرفہ پر داخل ہو۔ جیسے: الحسن۔

۸۱

کبھی کبھار ال استفہام کے لیے ہوتا ہے۔ جیسے: ال فعلت ....ای هل فعلت ۔

۸۲

اما (بالتشدید) شرط کے لے استعمال ہوتا ہے اما اور کے فا درمیان فصل لازمی ہے۔ فصل چند چیزوں سے ہوتا ہے:

خبر کے ذریعے: اما فی الدار فزید.

مبتدا کے ذریعے: اما زید فقائم.

شرط ثانی کے ذریعے: ﴿فاما ان کان من المقربین فروح وریحان﴾ ۔

مفعول بہ کے ذریعے: ﴿فاما الیتیم فلا تقہر﴾۔

وہ مفعول جو اضمار علی شریطۃ التفسیر کے قبیل سے ہو: ﴿واما ثمود فھدیناھم﴾۔

۸۳

اما (مکسورہ مشددہ) کے پانچ معانی ہیں:

شک کے لیے: جاء نی اما زید واما عمرو۔

ابہام کے لیے: ﴿واخرون مرجون لامر اللہ اما یعذبہم واما یتوب علیہم﴾

تخیر کے لیے: ﴿ اما ان تعذب واما ان تتخذ فیھم حسنا ﴾۔

اباحۃ کے لیے: تعلم اما فقھا واما نحوا۔

تفصیل کے لیے: ﴿اما شاکر ا واما کفورا﴾۔

۸۴

او (حرف عطف) کے پانچ معانی ہیں:

شک کے لیے: ﴿ لبثنا یوما او بعض یوم﴾ ۔

ابہام کے لیے: ﴿ وانا او ایاکم لعلیٰ ھدی او فی ضلل مبین﴾۔

تخیر کے لیے : خذ من مالی دینار اا و درھما۔

اباحۃ کے لیے: جالس العلماء او الزھاد۔

کبھی او واو کے معنی میں ہو کر جمع مطلق کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

۸۵

اذ چار قسم پر ہے:

اسم زمانہ ماضی کے لیے ہو: ﴿فقد نصرہ اللہ اذاخرجہ الذین کفروا﴾۔

اسم زمانہ مستقبل کے لیے ہو﴿:یومئذ تحدث اخبارھا﴾۔

تعلیل کے لیے ہو: ﴿ولن ینفعکم الیوم اذظلمت انکم فی العذاب مشترکون﴾۔

مفاجاۃ کے لیے ہو، جو بینا اور بینما کے درمیان واقع ہوتا ہے۔

فبينما العسر اذدارت مياسير۔

٨٦

لا زائدہ درجہ ذیل صورتوں میں آتا ہے:

معرفہ پر داخل ہو: لا زيد عندي ولا عمرو۔

نکرہ پر داخل ہو، لیکن درمیان میں فصل ہو: ﴿لا فيها غول ولا هم عنها ينزفون﴾۔

واوحرف عطف کے بعد ہو: ما جاء ني زيد ولا عمرو۔

لفظ قسم پر داخل ہو: ﴿لا اقسم بهذا لبلد وانت حل بهذ البلد﴾۔

٨٧

﴿كذلك نجزي المحسنين﴾ کی ترکیب:

نجزي جزاء ثابتا كذلك نجزي المحسنين ۔ پہلا نجزی مفسر ہے، جب کہ دوسرا نجزی تفسیر ہے۔

اور اگر فعل مقدر نہ نکالا جائے، تو موصوف، صفت مابعد فعل کے لیے مفعول مطلق ہوں گے۔

٨٨

لا اقسم پر لا زائدہ برائے تاکید ہے۔

٨٩

ایک جنس کے دو جار مجرور ایک فعل سے متعلق نہیں ہو سکتے ہیں، کیونکہ جار مجرور مفعول بہ غیر صریح ہے۔ فعل کے لیے ایک مفعول بہ ہوتا ہے۔

٩٠

لام عاطفہ کے لیے تین شرائط ہیں:

نفی سے پہلے نہ ہو۔

اس سے پہلے واو نہ ہو۔

نفی منقوض بالا نہ ہو۔

٩١

لام عاطفہ سے پہلے واو ہو تو لام زائدہ اور واو عاطفہ بنتا ہے۔

۹۲

کتاب کے عناوین کے شروع میں مبتدا محذوف ہوتا ہے۔

جیسے:کتاب الطہارۃ ......باب الوضوء۔

۹۳

مفعول فیہ کا ترجمہ اردو میں (میں) سے ہوتا ہے اور (کس میں) کے جواب میں آتا ہے۔
جیسے:صمت یوم الجمعۃ ....رکھا میں نے روزہ جمع کے دن میں۔۔۔کس دن میں؟ جمعہ کے دن میں۔

۹۴

مفعول معہ کا ترجمہ (ساتھ) سے ہوتا ہے اور (کس کے ساتھ) کے جواب میں آتا ہے۔
جیسے:جاء البرد والجبات.....آئی سردی جبہ کے ساتھ۔۔۔۔کس کے سات)؟ سردی کے ساتھ۔

۹۵

مفعول لہ کا ترجمہ و(اسطے) سے ہوتا ہے اور (یہ کس واسطے یا کس لیے کے) جواب میں آتا ہے۔
جیسے:ضربت زید ا تادیبا....مارا میں نے زید کو ادب کے واسطے۔۔۔کس لیے/کس واسطے؟ ادب کے لیے۔

۹۶

مفعول مطلق کا ترجمہ (نا) سے ہوتا ہے۔جیسے:ضربت ضربا ....مارا میں نے مارنا۔

۹۷

حال کے ترجمہ (میں کس ہیئت/کس حالت میں) کے ذریعہ سوال ہوتا ہے۔جیسے: جاء نی زید راکبا۔
آیا میرے پاس زید سوار ہوکر۔۔۔۔۔کس حالت میں آیا؟ سوار ہوکر۔

۹۸

موصول کا ترجمہ (جو اور سو سے) ہوتا ہے۔جیسے:جاء الذی ضربک ۔آیا میرے پاس جس نے مارا تجھ کو۔

۹۹

باز ائدہ مفعول بہ غیر صریح پر داخل ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ نہیں ہوتا ہے۔
جیسے: ذھبت بزید ...میں لے گیا زید کو۔۔۔

۱۰۰

من بیانیہ کی پہچان یہ ہے کہ الذی نکالو اور اس کے ھو نکالو ترکیب صحیح ہو تو من بیانیہ ہوتا ہے اور یا یہ مضاف کا جنس ہو۔
جیسے: خاتم حدید ...خاتم الذی ھو من حدید ......

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

القواعد المهمة

وہ جگہیں جہاں جزا پر فا کالانا واجب ہے:

جواب جملہ اسمیہ ہو۔ جیسے:

وان یمسسک بخیر فھو علی کل شیء قدیر

۲ یہ کہ جملہ فعل جامد ہو۔ جیسے:

ان ترن انا اقل منک مالا وولدا.

۳ فعل امر یا نہی ہو۔ جیسے:

قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ.

۴ جواب لفظا اور معنی ماضی ہو۔ جیسے:

ان یسرق فقدسرق اخ لہ من قبل...

۵ جواب مقترن بقد ہو۔ جیسے:

ان تذھب فقداذھب.

۶ جواب ما نافیہ کے ساتھ مقترن ہو۔ جیسے:

فان تولیتم فماسالتکم من اجر.

۷،۸،۹ جواب لن، سین اور سوف کے ساتھ مقترن ہو۔ جیسے:

وان خفتم عیلة فسوف یغنیکم اللہ من فضلہ.

۱۰ جواب کے شروع میں رب ہو۔ جیسے:

ان تجیء فربمااجیء.

۱۱ جواب کے شروع میں کانما ہو۔ جیسے:

انہ من قتل نفسابغیرنفس اوفساد فی الارض فکانماقتل الناس جمیعا...

۱۲ جواب کے شروع میں حروف شرط میں سے کوئی ایک ہو۔ جیسے:

وان کبرعلیک اعراضھم فان استطعت ان تبتغی نفقافی الارض اوسلما فی السماء فتاتیھم بایة...

۲

کبھی جملہ میں جواب بننے کی صلاحیت موجود ہوتی ہے اس لیے وہاں جزا پر فا لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کبھی ان اور من شرطیہ کے بعد فعل شرط محذوف ہوتا ہے، بشرطیکہ ان کے بعد لا ہو۔ جیسے:

تکلم بخیر و الافاسکت.....من یسلم علیک فسلم علیه ،و من لا ،فلاتعبأبه.

۳

کبھی شرط اور قسم دونوں جمع ہوتے ہیں، اس کی چند صورتیں ہیں:

شرط یا قسم سے پہلے مبتدا نہ ہو۔ تو ان دونوں میں سے جو پہلے ہو، جملہ اسی کا جواب ہوگا۔ جیسے:

ان قمت و الله اقم......و الله ان قمت لاقومن.

پہلے جملے میں شرط مقدم ہے اقم جملہ بن کر جزا بنے گا، جب کہ دوسرے جملہ میں قسم مقدم ہے، تو لاقومن جملہ بن کر جواب قسم ہوگا۔

اور اگر مبتدا شرط یا قسم سے پہلے ذکر ہو۔ تو بہتر یہی ہے، کہ تقدیم اور تاخیر دونوں صورتوں میں جملہ جزا بنے۔ جیسے:

زهیر و الله ان یجتهد أكرمه (بجزم المیم)

۴

فعل مضارع طلب یا نہی کے جواب میں مجزوم ہوتا ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے، کہ صیغہ امر یا نہی ہو، بلکہ ہر وہ لفظ جو طلب یا نہی اور یا استفہام پر دلالت کرتا ہو، اس کے جواب میں مضارع مجزوم ہوتا ہے۔ جیسے:

تطیع أبویک تلق خیرا.ای أطعهماتلق خیرا....

﴿هل ادلكم على تجارة تنجیكم من عذاب الیم تومنون بالله و رسوله وتجاهدون فی سبیل الله باموالكم و انفسم ذلكم خیرلكم ان كنتم تعلمون یغفرلكم ذنوبكم .....﴾

یرزقنی الله مالاانفع به الامة...(بجزم انفع)...حسبک الحدیث ینم الناس (بجزم ینم)...

۵

شرط اور جزا کے بعد ایسا فعل واقع ہوا جو واو، فا اور یا ثم کے ساتھ متصل ہو، تو جزا پر عطف کی وجہ سے جزم بھی درست ہے۔ اسی طرح جملہ مستانفہ بنا کر مرفوع پڑھنا بھی درست ہے۔ جیسے:

﴿و ان تبدوا مافی انفسكم او تخفوه یحاسبكم به الله فیغفرلمن یشاء .﴾

اور اگر شرط اور جزا کے درمیان واقع ہو، تو جزم اور نصب دونوں جائز ہیں، البتہ جزم بہتر ہے، جب کہ رفع مطلقا منع ہے۔ جیسے:

ان تستقم وتجتهدأكرمک.(بجزم تجتهد و نصبه)

اور اگر فعل پر حرف عطف نہ ہو جزم بدل بننے کی وجہ سے درست ہے اور رفع حال بننے کی وجہ سے بھی درست ہے۔ جیسے:

﴿و من یفعل ذلک یلق اثامایضٰعف له العذاب.﴾

نوٹ: جملہ چاہے اور جزا کے بعد ہو اور یا شرط کے بعد ہو، تو دونوں صورتوں میں یہ حکم ہوگا۔ البتہ شرط کے بعد واقع ہونے

کی صورت میں یہ ضروری ہے، کہ اس فعل سے جزا کا قصد نہ کیا گیا ہو۔

٦

مصدر تاکیدی سے مراد: ہر وہ مصدر جو فعل کے مفہوم کی تاکید بیان کرے۔ جیسے:

ضربت ضربا....ای ضربت ضر بت.

حکم: یہ ہمیشہ مفرد مذکر ہوتا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ مفہوم میں اعداد، تذکیر و تانیث نہیں ہوتی ہیں۔

٧

مصدر للمر ہ سے مراد: ہر وہ مصدر جو عدد کی وضاحت کرے۔ جیسے:

وقفت وفقة....وفقتين....وقفات.

حکم: یہ ثلاثی مجرد سے ہمیشہ فعلة (بفتح الفاء) کے وزن پر آتا ہے، غیر ثلاثی مجرد سے اس باب کے مصدر سے بنتا ہے، البتہ آخر (ۃ) لگانا ضروری ہے۔ جیسے:

تفريحة....اكرامة...استقامة....

٨

اور ایسا مصدر ہو، جس کے آخر میں پہلے سے تا موجود ہو اور عدد کے لیے نہ ہو، تو واحدۃ کے لفظ سے مقید کیا جائے گا۔ جیسے:

رحمة واحدة.

٩

مصدر نوعی سے مراد: ہر وہ مصدر جو نوع کو بیان کرے۔ جیسے:

جلست جلسة (بكسر الفاء)ای جلسة القاری.

حکم: یہ ہے کہ ثلاثی مجرد سے ہمیشہ فعلة (بکسر الفاء) کے وزن پر آتا ہے اور غیر ثلاثی مجرد سے اسی باب کے مصدر سے آئے گا، البتہ آخر میں صفت سے مقید ہو گا۔ جیسے:

أكرمته اكراما عظيما.

١٠

اسمائے اصوات ترکیب میں کچھ بھی واقع نہیں ہوتے ہیں۔ جیسے:

نخ (بکسر النون) جو اونٹ کو بٹھانے کے لیے کہا جاتا ہے۔

١١

مصدر میمی سے مراد: ہر وہ مصدر جس کے شروع میں میم زائدہ ہو۔ جیسے:

منصر،معلم.

حکم: یہ ثلاثی مجرد سے مفعل (بفتح المیم والعین) کے وزن پرآتا ہے۔البتہ مثال واوی مفعل (بکسر العین کے وزن پر آتا ہے۔

کبھی کبھار ثلاثی مجرد سے مفعل (بکسر العین) کے وزن پرآتا ہے۔جیسے:

المیسر.....المحیض.....المجیء.

کبھی مفعلة (بفتح العین) کے وزن پرآتا ہے۔جیسے:

المقالة....المؤدة

۱۲

اسم المصدر سے مراد: ہروہ اسم جومعنی مصدری (حدث) پردلالت کرتا ہو،البتہ اسی باب کے فعل کے تمام حروف پر مشتمل نہ ہو۔جیسے:

توضأسے وضوء......تکلم سے کلام......أیسرسے یسر.

۱۳

مصدرصناعی سے مراد: ہروہ اسم جامدجس کے آخر میں یائے نسبتی ملحق ہو،جس کے بعدتا ہو۔جیسے:

الحجریة....الانسانیة.....الحیوانیة....

۱۴

حاصل المصدر سے مراد ہروہ مصدر جومعنی مصدری کا اثر ہو۔جیسے:

الکحل...الدهن....الجرح(بضم الجیم)

۱۵

مبتدا ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے،البتہ کبھی با،من اوررب جارہ زائدہ کی وجہ سے مجرور ہوتا ہے،یادرہے: یہ جرصرف لفظوں میں ہے۔جیسے:

بحسبک درهم....هل من خالق غیر الله یرزقکم...رب رجل لقیته.

۱۶

مبتدا میں اصل تقدیم ہے،البتہ تاخیر جائز ہے۔جیسے: للہ الحمد۔

<u>چھ جگہوں میں مبتدا کومقدم کرناواجب ہے:</u>

مبتداایسے اسماء میں سے ہو،جوصدرکلام کا تقاضا کریں۔جیسے:

من يتق الله يفلح . كم كتاب عندى. مااحسن الفضيلة!.

مبتدا اسم شرط کے مشابہ ہو، جو جزا کا تقاضا کرے۔ جیسے:

الذى يجتهدفله جائزة.

مبتدا ایسے اسم کی طرف مضاف جو کلام کی صدارت چاہتا ہو، جیسے:

غلام من مجتهد؟. زمام كم امرفى يدک؟

مبتدا پر لام ابتدائیہ داخل ہو۔ جیسے:

لمجتهدانت. ﴿ولعبدمومن خيرمن مشرک...﴾

مبتدا اور خبر دونوں معرفہ ہوں، یا نکرہ ہو، لیکن کوئی قرینہ نہ ہو۔ جیسے:

أخوک خالد.... أحسن منک أحسن منى.

مبتدا محصور ہو۔ جیسے:

﴿ومامحمدالارسول...﴾ ﴿انماانت نذير....﴾

۱۷

<u>**خبر کو چار جگہوں میں مقدم کرنا واجب ہے:**</u>

مبتدا نکرہ غیر مخصصہ ہو۔ جیسے:

﴿وعلى ابصارهم غشٰوة...﴾ ﴿ولدينامزيد.﴾

خبر صدارت چاہتی ہو۔ جیسے:

كيف حالک...؟

مبتدا کے ساتھ ایسا ضمیر متصل ہو جو خبر کی طرف راجع ہو۔ جیسے:

﴿ام على قلوب اقفالها....﴾ فى الدارصاحبها.

خبر محصور ہو۔ جیسے: ما خالق الا اللہ۔

۱۸

<u>**مبتدا کو چار جگہوں میں حذف کرنا واجب ہے:**</u>

مبتدا پر جواب قسم دلالت کرتا ہو۔ جیسے:

فى ذمتى لافعلن كذا.... اى فى ذمتى عهدلافعلن كذا.

خبر مصدر ہو کر فعل کا قائم مقام ہو۔ جیسے:

سمع وطاعة .... اى امرى سمع وطاعة.

خبر صفت ہو، لیکن موصوف سے منقطع ہو۔ جیسے:

الحمدلله الكريم(برفع الكريم)...اى هو الكريم.

خبر مخصوص بالمدح ہو اور یا مخصوص بالذم ہو۔ جیسے:

نعم الرجل خالد....اى هو خالد.

۱۹

صفت تین جگہوں میں موصوف سے منقطع ہوتی ہے:

صفت مادحہ۔۔۔صفت ذامہ۔۔۔صفت ترحم۔

دع مجالسة فلان اللئيم...اى هو اللئيم .وأحسن الى فلان المسكين...اى هو المسكين.

۲۰

خبر کو پانچ جگہوں میں حذف کرنا واجب ہے:

خبر جار اور مجرور، یا ظرف ہو۔ جیسے:

العلم فى الصدور....الجنة تحت اقدام الامهات.

ایسے مبتدا کے لیے خبر ہو، جو قسم میں صریح ہو۔ جیسے:

لعمرک لافعلن کذا...لعمرک قسمي.

مبتدا مصدر ہو، یا اسم تفضیل اسم مصدر کی طرف مضاف ہو اور ان کے بعد ایسی حال ہو، جو خبر بننے کی صلاحیت نہ رکھتی ہو۔ جیسے:

تأديبي الغلام مسيئا....أفضل صلوتک خاليامايشغلک.

خبر ایسے واو کے بعد ہو، جو مع کے معنی میں ہو۔ جیسے:

كل امرء ومافعل...اى مع فعله.

لولا اور لوما کے بعد خبر محذوف ہوتی ہے، بشرطیکہ خبر عام ہو۔

لولاعلی لهلک عمر....اى موجود.لولاالدين لهلک الناس.لوماالکتابة لضاع أكثر العلم.

۲۱

مبتدا قسم ثانی: ایسا مبتدا جو صیغہ صفت ہو، اس سے پہلے نفی یا استفہام ہو اور اسم ظاہر کے لیے رافع ہو۔ جیسے:

أقائم انت.

۲۲

اسم ظاہر سے مراد ضمیر متصل نہ ہو۔اسی طرح نفی یا استفہام سے مراد ہر وہ لفظ جو نفی یا استفہام پر دلالت کرے۔جیسے:
ليس كسول والداک. کیف سائراخواک. انمامجتهدوالداک. غیر کسول أبناؤک.

۳۲

<u>فعل لازم کو متعدی بنانے کے مشہور طریقے چھ ہیں:</u>

(۱) باب مجرد سے باب افعال کی طرف منتقل کیا جائے۔جیسے: ﴿أذهبتُم طيّبٰتكُمْ﴾ یہاں (أذهبتُم) فعل متعدی ہے (طيّبٰتكم) اسکے لیے مفعول بہ ہے،لیکن اسکا مجرد ''ذَهَبَ'' فعل لازم ہے۔

(۲) یا باب تفعیل کی طرف منتقل کیا جائے۔جیسے: ﴿قد أفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا﴾ یہاں (زَكّٰهَا) فعل متعدی ہے (ها) اسکے لیے ضمیر مفعول بہ ہے ،لیکن اسکا مجرد ''زَكِيَ'' فعل لازم ہے۔

(۳) یا باب استفعال کی طرف منتقل کیا جائے جیسے: ''اِسْتَخْرَجْتُ المَاءَ'' یہاں (اِسْتَخْرَجْتُ) فعل متعدی ہے(المَاءَ) اسکے لیے مفعول بہ ہے،لیکن اسکا مجرد ''خَرَجَ'' فعل لازم ہے۔

(۴) یا باب مفاعلہ کی طرف منتقل کیا جائے۔جیسے: ''جَالَسْتُ زَيداً یہاں (جَالَسْت) فعل متعدی (زَيدا) اسکے لیے مفعول بہ ہے،لیکن اسکا مجرد ''جَلَس'' فعل لازم ہے۔

(۵) یا تضمین کے ذریعے متعدی ہو۔تضمین یہ ھیکہ فعل لازم کے اندر فعل متعدی کا معنی متضمن ہو۔جیسے: ''سَفِهَ'' (اسکا معنی ہے بےوقوف ہونا) فعل لازم ہے لیکن اسکے اندر فعل متعدی یعنی ''اَهْلَکَ'' کا معنی متضمن ہونے کی وجہ سے قرآن مجید میں مفعول کی طرف متعدی ہوکر استعمال ہوا ہے۔جیسے: ﴿الا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ﴾ أي أهْلَکَ نَفْسَه۔

(۶) یا توسعاً حرف جر کے ساقط کرنے کے ذریعے سے متعدی ہو۔جیسے: ﴿أعَجِلتُم أمْرَ رَبِّكُمْ﴾ یہاں (أمـر) سے پہلے توسعاً حرف جر عن کو ساقط کر کے مفعول بہ بنا دیا گیا،تقدیری عبارت یوں ہے **أعجلتم عن أمر ربكم** اگر مفعول بہ سے توسعا حرف جر گرا دیا جائے تو اسکو منصوب بنزع الخافض کہا جاتا ہے۔

۳۳

یادرہے کہ مفعول بہ سے حرف جر کا گرانا سماعی ہے لیکن (اَنْ) مصدریہ اور (اَنّ) مشبہ بالفعل میں قیاسی ہے۔ جیسے: ﴿بَشِّرِ الذِينِ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لهم جَنّٰتٍ تَجْرِى مِنْ تَحْتِها الأنْهارُ﴾ یہاں (اَنَّ) سے پہلے حرف جر(ب) کو گرایا گیا یہ اصل میں ''بِأَنّ لَهُمْ جَنّٰتُ'' تھا، جار مجرور ملکر متعلق ہوا ''بَشِّر'' فعل أمر سے۔

''اَن'' کی مثال۔جیسے:﴿وَتَرْغَبُوْنَ أنْ تَنْكِحُوهُنّ﴾ أی فی أن تنكحوهن . یہاں(فی) حرف جرکوگرایا گیاہے۔

<u>موصوف اورصفت کےقواعد:</u>

<u>۳۴</u>

ضمیر نہ موصوف ہوتی ہےاور نہ ہی صفت ہوتی ہے۔

<u>۳۵</u>

اعلام موصوف واقع ہوتے ہیں،مگرصفت واقع نہیں ہوتے ہیں۔

<u>۳۶</u>

صفت کی چند قسمیں ہیں:

مخصصہ: جوموصوف کی تخصیص کرے۔جیسے: رجل عالم۔

موضحہ: جوموصوف کی وضاحت کرے۔جیسے: زید عالم۔

کاشفہ: جوموصوف کی اصلیت کوواضح کرے۔**الحیوان:ھوالجسم النامی الحساس المتحرک بالارادة.......الجسم الطویل العریض العمیق.**

مادحہ: جوموصوف کی مدح بیان کرے۔جیسے:**بسم الله الرحمن الرحیم.**

ذامہ: جوموصوف کا ذم بیان کرے۔جیسے:**اعوذبالله من الشیطٰن الرجیم.**

موکدہ: جوموصوف تاکید کرے۔جیسے: نفخۃ واحدۃ۔

راحمہ: جوموصوف کی حالت زارکوواضح کرے۔جیسے: انا العبد المسکین۔

<u>۳۷</u>

اگرصفت موصوف کے عامل کے لیے برائے راست معمول ہو،توصفت کومقدم لانا جائز ہے۔جیسے:
وغرابیب سود...ای سود غرابیب.....مررت بظریف رجل ...ای رجل ظریف.

<u>۳۸</u>

موصوف متعدد ہوں اورصفات عدد کےموافق ہوں،تواعراب میں صفت، یابدل دونوں طرح جائز ہے۔
جیسے:مررت بثلاثة رجال:شاعرو کاتب ومجاهد.

۳۹

جب عامل ایک ہو اور عمل مختلف ہو، تو صفت کو موصوف سے منقطع کرنا واجب ہے۔ جیسے:

خاصم زیدخالدا التاجران....ای هماالتاجران.

۴۰

موصوف اور صفت مبہمات میں سے ہوں، تو درمیان میں فاصلہ لانا جائز ہے۔ جیسے:

وانه لقسم لو تعلمون عظیم...

۴۱

موصوف اور صفت کے درمیان لا اور اما میں سے کوئی ایک واقع ہو جائے، تو تکرار کے ساتھ ذکر کیے جائیں گے۔ جیسے:

هذایوم لاحارو لابارد.....لکل نفس اجل اما قریب و امابعید.

۴۲

صفت جملہ واقع ہونے کے لیے تین شرطیں ہیں:

موصوف نکرہ ہو۔۔۔ جملہ خبریہ ہو۔۔۔ جملہ میں عائد ہو۔

۴۳

موصوف اور صفت کی علامات:

☆ دونوں اسم نکرہ ہو۔ جیسے: رجل عالم۔

☆ دونوں اسم معرفہ ہوں۔ جیسے: زید عالم۔

☆ اسم اشارہ کے بعد معرف باللام ہو۔ جیسے: هذاالرجل۔

☆ اسم اشارہ سے پہلے اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: من سفرنا هذا۔

☆ اسم موصول سے پہلے الف لام ہو۔ هدی للمتقین الذین یؤمنون بالغیب۔۔

☆ اسم موصول سے پہلے اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: وامهاتکم اللاتی۔۔۔

☆ معرف باللام سے پہلے اسم ضمیر کی طرف مضاف ہو۔ جیسے: واصحابه المتأدبین۔

☆ لفظ ذات سے پہلے نکرہ ہو۔ جیسے: کل صلوة ذات رکوع وسجود۔۔۔

☆ لفظ مثل سے پہلے نکرہ ہو۔ جیسے: لبشرین مثلنا۔۔۔

☆ لفظ غیر سے پہلے نکرہ ہو۔ جیسے: جاء رجل غیرک۔

☆ لفظ ذ و اور اولو مضاف ہوکر اکثر صفت واقع ہوتے ہیں۔

☆ نکرہ کے بعد جملہ ہو۔ جیسے: اناس یتطہرون۔۔

☆ ای کمالیہ ہو۔ جیسے: مررت برجل ای رجل۔

☆ ماصفتیہ ہو۔ جیسے: سأ زورک یوماما۔

☆ ابن جب دو علموں کے درمیان ہو۔ جیسے: جاء زید بن خالد۔

☆ وہ اسم جو تشبیہ پر دلالت کرے۔ جیسے: جاء رجل اسد۔۔۔ای شجاع۔

☆ اسم منسوب ہو۔ جیسے: جاء رجل مدنی۔

☆ مقادیر ہو۔ جیسے: عندی ثلاثۃ کتب۔

۴۴

اذا کی تین قسمیں ہیں:

ظرفیہ محضہ: جو مضاف ہوتا ہے اور جملہ مضاف الیہ بنتا ہے، پھر مضاف اپنے مضاف الیہ سمیت مفعول فیہ بنتا ہے۔کبھی حال بھی بنتا ہے۔ جیسے:

واللیل اذایغشیٰ والنہار اذاتجلیٰ....

ظرفیہ شرطیہ: جو اپنے مضاف الیہ جملہ سے مل کر شرط بنتا ہے اور مابعد جزا بنتا ہے۔

یاد رہے: اذا شرطیہ اپنے جزا کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔

مفاجاتیہ: جو اسم پر داخل ہوتا ہے اور اچانک کا معنی دیتا ہے۔ترکیب میں یہ ایک قول کے مطابق خبر کے لیے مفعول فیہ بنتا ہے۔ جیسے:

خرجت فاذاالسبع واقف....خرجت فاذاالاستاذحاضر...

یاد رہے: فا زائدہ ہوتا ہے اور عاطفہ بھی بن سکتا ہے۔

۴۵

اضافت معنوی کی تین قسمیں ہیں:

اضافت لامی: جس میں تقدیر لام ہو۔ جیسے: غلام زید۔۔۔ای غلام لزید۔

اضافت منی: جس میں تقدیر من ہو۔ جیسے: خاتم زید۔۔۔ای خاتم من فضۃ۔

اضافت فیوی: جس میں تقدیر فی ہو۔ جیسے: ضرب الیوم۔۔۔ای ضرب فی الیوم۔

۴۶

اضافت معنوی تخفیف، تعین کا فائدہ دیتی ہے۔

۴۷

اضافت لفظی کے لیے چند شرطیں ہیں:

صیغہ صفت ہو۔(اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ)

عامل کی طرف مضاف ہو۔(فاعل یا مفعول ہو)

زمانہ حال یا استقبال موجود ہو۔

اسم فاعل میں دوام کا معنی نہ پایا جاتا ہو۔

اس لیے: سارعوامصر اضافت معنوی ہے، کیونکہ لفظ مصر فاعل یا مفعول بہ نہیں ہے۔

مالک یوم الدین اضافت معنوی ہے، کیونکہ زمانہ حال یا استقبال نہیں ہے۔

۴۸

غافر الذنب وقابل التوب شديدالعقاب ذی الطول......

یہ لفظ اللہ کی صفتیں ہیں، لفظ اللہ معرفہ ہے، جب کہ اسم فاعل اضافت لفظی ہے، جو تخفیف کا فائدہ دیتی ہے۔قاعدہ یہی ہے، کہ یہاں اسم فاعل میں دوام اور استمرار کا معنی موجود ہے۔اس لیے اب اضافت لفظی نہیں ہے۔

۴۹

مفرد اعداد کی تعریف (معرفہ بنانا) عام معرفہ کی طرح ہے۔جیسے:

الواحد،والاثنان،والثلاثة.

۵۰

اگر عدد مرکب عددی ہو، تو شروع میں الف لایا جائے گا۔جیسے:

الاحدعشر،والتسعة عشرة.

۵۱

اگر عدد مرکب اضافی ہو، تو جز دوم کے ساتھ معرفہ ہوگا۔جیسے:

ثلاثة الاقلام...وستة الكتب....الف الدينار.

اور اگر مضاف زیادہ ہو، تو آخر مضاف الیہ پر الف لام داخل ہوگا۔جیسے:

خمس مئة الالف....وخمس مئة الف دينار الرجل.

۵۲

بل حروف عاطفہ میں سے ہے بشرطیکہ دومفردوں کے درمیان ہواوراگر دوجملوں کے درمیان ہو،توابتدائیہ زائدہ ہوگا۔

۵۳

﴿**وقطعناهم اثنتى عشرة اسباط امما...**﴾

اسباطاماقبل سے بدل بنتاہے،کیونکہ دس سے ننانوے تک ممیّز کی تمیز مفرد منصوب آتی ہے۔

۵۴

حال مقدرہ کا مطلب یہ ہوتاہے،کہ عامل اورحال کازمانہ جداہو۔جیسے:

﴿**وتنحتون الجبال بيوتا...**﴾

یہاں پہاڑتراشنے اورگھربنانے کازمانہ ایک نہیں ہے،کیونکہ پہاڑتراشنے کے بعدرہائش اختیارکیاجاتاہے۔

۵۵

کم خبریہ اورکاین کے بعدمن زائدہ آتاہے۔جیسے:

كم من دار بنيت.

۵۶

لفظ اللہ میں الف لام الگ کلمہ شمارنہ ہوگا،کیونکہ یہ عوض لازمی ہے۔

۵۷

كذلک :اعراب تطبیقی میں کاف برئے تشبیہ،ذااشارہ،لام برائے بعداورک حرفی خطابی الگ کلمات شمارہوں گے۔

❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀❀

اجرائے نحو (نحو تطبیقی) کا طریقہ کار

علم نحو میں ترکیب جتنی اہم ہے اسی طرح مفردات کی پہچان بھی انتہائی اہم ہے۔۔۔۔۔۔۔طالب العلم کو جب اسم، فعل ،حرف۔معرب مبنی۔معرفہ ،نکرہ۔واحد، مثنیٰ ،جمع۔مذکر، مونث۔رفع ،نصب ،جر۔اوراسم متمکن کی اقسام۔۔۔۔۔۔۔وغیرہ کی پہچان ہوتو طالب العلم ترکیب (لفظوں کا ملاپ) باسانی سمجھ سکتا ہے اور خاص کر استاد کی یہ ذمہ داری بنتی ہے، کہ مبتدیوں سے دوران درس عبارت سننے کے ساتھ ساتھ مفردات کے سوالات بھی کیا کریں۔۔۔۔۔تاکہ طالب العلم کا ذہن نحوی اصطلاحات کی طرف متوجہ ہو۔

آج کل علوم کا کما حقہ تمرین اور اجراء نہیں ہوتے ہیں ،مثال کے طور پر علم معانی میں تاکید ،ترک تاکید، حقیقت ،مجاز ،استعارات۔۔۔۔تشبیہات ،کنایات اور علم بدیع کے محسنات پڑھائے جاتے ہیں ،البتہ یہ علم صرف ان مثالوں تک محدود ہے ،جن کو صاحب کتاب نے بیان کی ہے ،مزید کسی مثال کی نہ تشریح ہوتی ہے اور نہ اس کے اجرا پر توجہ دی جاتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ہم کتاب اللہ کے اندر موجود بلاغت وفصاحت اور محسنات بدیعہ ودیگر رموز سے ناآشنا ہیں۔

ذیل میں علم نحو کی تمرین لکھی جاتی ہے:

فان فقيها واحدا اشد على الشيطان من الف عابد

استاد: مذکورہ عبارت کے کل کلمات شمار کریں۔

شاگرد: فا۔ان۔فقیھا۔تنوین۔اوراس میں ضمیر۔واحد۔تنوین۔ضمیر۔اشد۔ضمیر۔علی۔الشیطان کا الف لام۔شیطان ۔من۔الف۔عابد۔تنوین۔اس میں ضمیر۔۔۔۔۔۔۔کل اٹھارہ کلمات ہو گئے

استاد: مذکورہ عبارت میں کل کتنے اسما ہیں۔

شاگرد: فقیھا۔اوراس میں ضمیر۔واحد۔اوراس میں ضمیر۔اشد۔اس میں ضمیر۔الشیطان۔الف عابد۔اس میں ضمیر ۔۔۔۔کل دس اسما ہو گئے۔

استاد: حروف کتنے ہیں۔

شاگرد: فا۔ان۔فقیھا کی تنوین۔واحدا کی تنوین۔علی۔الشیطان کا الف لام۔من عابد کی تنوین۔کل آٹھ حروف ہو گئے۔

استاد: معرب اور مبنی نکالیں۔

شاگرد: فا مبنی ہے۔ان مبنی ہے۔فقیھا معرب۔۔۔۔۔جب کہ اس کی تنوین اور ضمیر مبنی ہیں۔واحدا معرب۔۔۔۔جب کہ ضمیر اور تنوین مبنی ہیں۔اشد معرب۔۔۔۔جب کہ ضمیر مبنی ہے۔علی مبنی ہے۔الشیطان معرب۔۔۔۔۔جب کہ اس کا الف

لام مبنی ہے۔من مبنی ہے۔الف معرب ہے عابد معرب۔۔۔۔جب کہ اس کی تنوین اور ضمیر مبنی ہیں۔

استاد: مذکر اور مونث الگ کیجیے۔

شاگرد:فقیھا واحد ہے۔واحد واحد ہے۔اشد واحد ہے۔الشیطان واحد ہے۔الف واحد ہے۔عابد واحد ہے۔

فائدہ:

اجرا کے قانون کے تحت مذکر اور مونث ۔۔۔واحد،ثنی اور مجموع۔۔۔۔صرف معرب میں شمار کیے جاتے ہیں،اس لیے ضمیر کو دال بر واحد یا دال بر ثنی۔۔۔۔۔۔دال بر تذکیر یا دال بر تانیث کہا جائے گا۔

استاد:اسم متمکن کے سولہ اقسام منتخب کریں۔

شاگرد:فقیھا مفرد منصرف صحیح ہے۔واحد مفرد منصرف صحیح ہے۔اشد غیر منصرف ہے۔الشیطان غیر منصرف ہے۔الف مفرد منصرف صحیح ہے۔عابد مفرد منصرف صحیح ہے۔

استاد:الشیطان کیوں غیر منصرف ہے۔

شاگرد: بوجہ علم اور الف نون زائدتان

استاد: یہاں ایک قانون ہے:

غیر منصرف چند صورتوں میں منصرف بنتا ہے:

۱۔ جب مضاف ہو۔

۲۔ جب الف لام داخل ہو جائے۔

۳۔ جب تنوین داخل ہو جائے۔

۴۔ جب علمیت ختم کر دی جائے۔

۵۔ مناسبت کی وجہ سے منصرف بنا دیا جاتا ہے۔

استاد: ترکیب کیجیے۔

شاگرد: **فا۔** حرف از حروف غیر عاملہ۔مبنی۔مبنی الاصل۔مبنی برفتحہ۔برائے تعلیل۔

ان۔ حرف از حروف عاملہ۔سماعیہ۔مبنی۔مبنی الاصل۔مبنی برفتحہ طلب کرتا ہے اسم مرفوع خبر منصوب کو۔

فقیھا۔ صیغہ واحد مذکر غائب صفت مشبہ بالفعل۔عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ۔معرب۔نکرہ۔واحد مذکرہ سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ہر سہ اعرابش (ہر تین اعراب) لفظی حقیقی غیر تبعی۔رفعہ ضمہ لفظی۔نصب فتحہ لفظی۔جر کسرہ لفظی۔در وضمیر مستتر معبر بھو۔اسم۔اسم غیر متمکن۔مبنی۔مشابہ مبنی الاصل۔معرفہ۔معرفہ بوجہ ضمیر۔برائے واحد۔برائے

مذکر۔محلا مرفوع معنا فاعل برائے شبہ فعل۔شبہ فعل اپنے فاعل سے مل کر موصوف۔

واحدا۔صیغہ واحد مذکر اسم فاعل ثلاثی مجرد مثال واوی از باب فعل یفعل۔عاملہ ازعوامل لفظیہ قیاسیہ۔معرب۔نکرہ واحد۔مذکر۔سولہ قسموں میں سے پہلی قسم۔ہرسہ اعرابش لفظی حقیقی غیرتبعی۔طلب کرتا ہے فاعل مرفوع شش اسم منصوب کو ۔۔۔۔

دروضمیر مستتر۔معبر **ہو** اسم۔اسم غیر متمکن مبنی۔مشابہ مبنی الاصل۔معرفہ۔معرفہ بوجہ ضمیر۔برائے واحد۔برائے مذکر۔محلا مرفوع۔معنا فاعل برائے واحد۔واحد اپنے فاعل سے مل کر صفت برائے فقیھا موصوف اپنی صفت سے مل کر اسم برائے ان۔

اشد۔ صیغہ واحد مذکر اسم تفضیل ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل۔عاملہ ازعوامل لفظیہ قیاسیہ۔معرب۔نکرہ۔واحد۔مذکر ۔سولہ قسموں میں سے پانچویں قسم۔ہرسہ اعرابش (ہرتین اعراب) لفظی تبعی۔رفعہ ضمہ لفظی۔نصب اور جرفتحہ لفظی۔طلب کرتا ہے فاعل مرفوع شش اسم منصوب کو۔۔۔۔۔

دروضمیر مستتر واجب الاستتار۔اسم۔اسم غیر متمکن مبنی۔مشابہ مبنی الاصل۔معرفہ۔معرفہ بوجہ ضمیر۔برائے واحد۔برائے مذکر۔محلا مرفوع فاعل برائے اشد۔۔۔۔۔

علیٰ۔ حرف ازحروف جارہ۔عاملہ۔ازعوامل لفظیہ سماعیہ۔مبنی۔مبنی الاصل۔مبنی برفتحہ طلب کرتا ہے اسم مجرور کو۔

الشیطان۔ اسم۔اسم متمکن۔معرب۔معرفہ۔معرفہ بوجہ الف لام۔واحد۔مذکر سولہ قسموں میں سے پہلی قسم ہرسہ اعرابش (ہرتین اعراب) لفظی حقیقی غیرتبعی۔رفعہ ضمہ لفظی۔نصب فتحہ لفظی۔جرکسرہ لفظی۔۔۔۔۔

من: حرف ازحرف جارہ۔عاملہ۔ازعوامل لفظیہ۔سماعیہ۔مبنی۔مبنی الاصل۔مبنی برسکون۔طلب کرتا ہے اسم مجرور کو۔

الف: اسم۔اسم متمکن۔معرب۔واحد۔مذکر۔سولہ قسموں میں سے پہلی قسم۔ہرسہ اعرابش (ہرتین اعراب) لفظی حقیقی غیرتبعی۔رفعہ ضمہ لفظی۔نصب فتحہ لفظی۔جرکسرہ لفظی۔لفظا مجرور ممیّز۔

عابد۔ صیغہ واحد مذکر غائب اسم فاعل ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل۔عاملہ ازعوامل لفظیہ۔قیاسیہ۔ معرب۔نکرہ۔واحد۔مذکر۔سولہ قسموں میں سے پہلی قسم۔ہرسہ اعرابش لفظی۔رفع ضمہ لفظی۔نصب فتحہ لفظی جرکسرہ لفظی۔لفظا مجرور تمیز۔۔۔۔۔

قواعد دربابت مذکورہ بالا عبارت:

فائدہ:

فان۔فا کی چند قسمیں ہیں:

ا۔ فا تعلیلیہ: جو ماقبل کے لیے علت بنے۔

۲۔ فاجزائیہ: جوشرط کے لیے جزا بنے۔

۳۔ فااستنافیہ: جس کا ماقبل سے کوئی تعلق نہ۔۔۔۔ جملہ سوال مقدر کے جواب میں واقع ہو

۴۔ فاعاطفہ: جو ماقبل پر عطف ہو۔

۵۔ فاسببیہ: جو ماقبل کے لیے سبب بنے۔

فائدہ:

ان کی تین قسمیں ہیں:

۱۔ ان: حرف از حروف مشبہ بالفعل۔

۲۔ ان: حرف از حروف ایجاب۔

۳۔ ان: فعل امر۔

فائدہ:

فقیھا۔ یہاں ضمیر جائز الاستتار ہے۔ واضح رہے صفت مشبہ کے لیے فاعل اسم ظاہر نہیں آتا ہے۔

فائدہ:

تنوین کی پانچ قسمیں ہیں:

۱۔ تنوین تمکن: جو منصرف پر داخل ہو۔

۲۔ تنوینتنکیر: جو نکرہ پر داخل ہو۔

۳۔ تنوینمقابلہ: جمع مونث سالم پر داخل ہو۔

۴۔ تنوینعوض: حذف شدہ حرف کے عوض میں آئی ہو۔

۵۔ تنوین ترنم: اشعار میں ضرورت شعری کی وجہ سے لائی جاتی ہے۔

نوٹ: یہ فعل اور حرف پر بھی داخل ہوسکتی ہے۔

فائدہ:

فقیھا۔ صفت مشبہ کا صیغہ ہے۔ صفت مشبہ پر الف لام حرفی ہوتے ہیں، کیونکہ موصولی کے لیے شرط ہے کہ اس کا مدخول حدوث پر دلالت کرتا ہو۔

فائدہ:

صفات کے صیغوں (اسم فاعل۔ اسم مفعول۔ صفت مشبہ وغیرہ) میں مختلف ضمائر کا نکالنا درست ہیں۔

جیسے: هو ضارب (ضمير هو)انت ضارب (ضمیر انت)انا ضارب(ضمير انا).

فائدہ:

صفات کے صیغوں میں بیک وقت تین مختلف قسم کے ضمائر (متکلم۔مخاطب اور غائب) نکالے جاسکتے ہیں

جیسے: انا .انت.هو ضارب .

فائدہ:

فقیھا واحدا۔ترکیب میں موصوف اورصفت بنتا ہے۔قاعدہ یہ ہے کہ جب دو اسم نکرہ ہوتو موصوف اور صفت بنتا ہے۔

فائدہ:

اشد۔اسم تفضیل کا صیغہ ہے۔۔۔۔۔۔اسم تفضیل چند چیزوں میں برائے راست عمل کرسکتا ہے:

فاعل ضمیر،تمیز،جارومجروراورظرف۔۔۔۔۔۔۔۔فاعل ظاہراورمفعول بہ میں اسم تفضیل نہیں کرسکتا ہے۔

فائدہ:

جہاں اسم تفضیل فاعل ظاہراوریامفعول بہ میں عمل کرتا ہوتو وہاں اسی جنس کا فعل محذوف نکالا جائے گا۔

فائدہ:

بعض اوقات اسم تفضیل کااستعمال مطلق ہوتاہے (من ۔۔۔۔اضافت ۔۔۔۔الف لام)تو وہاں من مقدر ہوتا ہے۔جیسے:

الله اکبر.....ای الله اکبرمن کل شئی.

بسم الله الرحمن الرحيم .

استاد:کلمات شمار کیجیے۔

شاگرد:ب۔اسم۔لفظ اللہ۔الرحمٰن۔اوراس کا الف لام۔الرحیم۔اوراس کا الف لام۔

استاد:اجرامیں جارمجرورکامتعلق بھی شمار ہوتا ہے۔لہذا۔۔۔۔۔ثابت۔تنوین اورضمیر بھی کلمات میں شمار ہوں گے۔

شاگرد:لفظ اللہ میں الف لام کیوں شمار نہیں ہوتے ہیں؟

استاد:کلمات کا مطلب مستقل لفظ ہو۔۔۔۔۔یہاں الف لام جزکلمہ بنا ہے۔کیونکہ الہ کی تنوین کے عوض میں آیا ہے۔اس کی حیثیت زید کے زا کی طرح ہے۔

استاد:اسماء شمار کیجیے۔

شاگرد:ثابت۔اس میں ضمیر۔اسم۔اللہ۔الرحمٰن۔الرحیم۔

استاد: بسم میں اسم کی کونسی علامات ہے۔

شاگرد: باحرف جارہ۔مضاف۔کسرہ۔

استاد: یہاں ایک اور علامت ہے جس کو استعداد مسند الیہ کہا جاتا ہے۔یعنی اسم بالفعل مسند الیہ تو نہیں ہے البتہ مسند الیہ (مبتدا) بننے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

استاد: معرب اور مبنی الگ کیجیے۔

شاگرد: بامبنی ہے۔اسم معرب ہے۔لفظ اللہ معرب ہے۔ثابت معرب ہے۔اس کی تنوین اور ضمیر مبنی ہیں

الرحمٰن معرب ہے۔اس میں الف لام مبنی ہے۔الرحیم معرب ہے اور اس میں الف لام مبنی ہے۔

استاد: معرفہ اور نکرہ الگ کیجیے۔

شاگر: اسم معرفہ ہے ثابت نکرہ ہے۔اس میں ضمیر معرفہ ہے۔لفظ اللہ معرفہ ہے۔الرحمٰن معرفہ ہے۔

الرحیم معرفہ ہے۔

استاد: تذکیر اور تانیث جدا کر دیجیے۔

شاگرد: بسم مذکر ہے۔ثابت مذکر ہے۔لفظ اللہ مذکر ہے۔الرحمٰن مذکر ہے۔الرحیم مذکر ہے۔

استاد: اجرائے کا قانون ہے کہ مذکر و مونث۔۔۔واحد، مثنیٰ اور مجموع معرب میں ہوتے ہیں۔

(باین معنیٰ کہ علم نحو میں درحقیقت اعراب سے بحث ہوتی ہے، اور اعراب معرب میں اصل ہے)

استاد: اسم متمکن کی اقسام الگ کیجیے۔

شاگرد: اسم مفرد منصرف صحیح ہے۔ثابت مفرد منصرف صحیح ہے۔لفظ اللہ مفرد منصرف صحیح ہے۔الرحمٰن مفرد منصرف ہے۔۔۔۔۔الرحیم مفرد منصرف صحیح ہے۔

<u>فائدہ:</u>

حرف جر کی چند قسمیں ہیں:

جر جوار۔۔۔۔جس پر مناسبت کی جہ کسرہ آجائے۔

جر حقیقی۔۔۔۔جس پر کسرہ آجائے۔جیسے: مررت بزید۔

جر حکمی۔۔۔۔جس پر کسرہ حکما (لفظوں میں موجود نہ ہو) موجود ہو۔جیسے: مررت بعمر۔

جر توہم۔۔۔۔شہرت کی وجہ سے عامل کو حذف کر دیا جاتا ہے اور اس کا عمل برقرار رکھا جاتا ہے۔

جیسے: مازید قائم (کسرہ کے ساتھ) دراصل مازید بقائم۔

٢

صیغہ صفت میں ضمیر اس وقت نکالا جاتا ہے جب معنی مصدری اور ذات مع الوصف پر دال ہو۔الرحمٰن اور الرحیم چونکہ بوجہ علم کے جامد ہیں اس لیے یہاں ضمیر نہیں نکالا جاتا ہے۔

فائدہ:

الحمدللہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔یہ جملہ اسمیہ نہیں ہے بلکہ اسمیہ جملہ ہے،اس کی تفصیل یہ ہے کہ مصدر کے فعل کو حذف کر کے اس پر الف لام داخل کر دیا جاتا ہے۔۔۔۔یعنی حمدت اللہ حمدا۔حمدت کو حذف کر دیا گیا اور حمدا پر الف لام داخل کر کے دوام اور استمرار کے لیے مبتدا بنایا گیا۔

قاعدہ:

﴿فلا كيل لكم ولاتقربون....﴾تحرموا ولاتقربون.

عطف الفعل علی الاسم سے بچنے کی خاطر فلا کیل لکم کو(تحرموا) کی تاویل میں کیا جائے گا اور(لاتقربوا)اس پر عطف ہوگا،نون وقایہ کے لیے ہوگا۔جزم جزا ہونے کی وجہ سے ہوگا۔(واللہ اعلم بالصواب۔)

فائدہ:

اگر مقولہ مفرد ہو تو مفعول بہ بنے گا۔

جیسے:قال زيد كلمة۔۔۔زید نے کلمہ کہا۔

اور مقولہ مفرد کی صورت میں مبتدا محذوف نکالنا بھی جائز ہے۔

فائدہ:

یاابت:عربی زبان میں تعظیم کی خاطر یا کو حذف کر کے اس کی جگہ پر لفظ تا استعمال کیا جاتا ہے۔

(ياابت لم تعبدمالايسمع ولايبصر ولايغني عنک شيئا...)

قاعدہ:

اَبدا:ترکیب میں ہمیشہ مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔اور یہ استقبال استغراقی کا فائدہ دیتا ہے۔

قاعدہ:

اتفاقا:ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔ای اتفق اتفاقا.

کبھی حال کا معنی بھی دیتا ہے۔جیسے:التقيت معلمي اتفاقا.

قاعدہ:

اثر: مفعول فیہ کا معنی دیتا ہے۔ اور لفظ فی کے ساتھ استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: رکض الطالب فرکضت فی اثرہ.

قاعدہ:

اجماعا: ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔ جیسے: اجمعوا اجماعا.

قاعدہ:

اذ مفاجاتیہ: یہ حرف مبنی لامحل لہا الاعراب ہے، اس سے پہلے لفظ بین یا بینما استعمال ہوتا ہے۔

جیسے: بینما انااتلواذ زارنی خالد.

قاعدہ:

اذ ذاک: یہ دو لفظوں سے مرکب ہیں۔ اذ ظرف مفعول فیہ واقع ہوتا ہے اور ذا اسم اشارہ محل رفع میں مبتدا واقع ہوتا ہے ۔خبر اکثر محذوف ہوتا ہے۔

قاعدہ:

فعل کا فاعل اور مفعول دونوں ایک ہی نوع کی ضمیر سے نہیں آتے ہیں۔ لہذا: ضـــــــربتک (فاعل مخاطب، مفعول بہ مخاطب)

جب کہ الارا ء ۃ کے لفظ سے فاعل اور مفعول دونوں ایک ہی نوع کی ضمیر سے آتے ہیں۔

جیسے: أرأیتک ...

قاعدہ:

أصلا: ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔ جیسے: لم أضربه أصلا... ای فی الأصل.

قاعدہ:

آض: ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔ ای اض ایضا.

قاعدہ:

اولا: ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔

الاول فالاول: ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے۔ ادخلوا الاول فالاول ۔۔۔ ای مرتبین۔

قاعدہ:

ای کمالیہ: ترکیب میں صفت واقع ہوتا ہے۔مررت بفاسق ای فاسق۔

قاعدہ:

بغتۃ: ترکیب میں حال واقع ہوجاتا ہے۔

قاعدہ:

بعدئذ: آئنذ: یہ دولفظوں سے مرکب ہے، بعداذ کان کذا۔۔۔آن اذ کان کذا۔

جیسے: **زرتک و کنت آئنذ خارج البیت.**

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ:

بعداللتیاو التی: ای بعد اللحظة الصغیرة و الکبیرة التی من فظاعة شأنها.

ترکیب میں اللتیا والتی معطوف اور معظوف علیہ مل کر بعد کے لیے مضاف الیہ بنتے ہیں۔اور صلہ محذوف نکالا جائے گا۔

قاعدہ:

بم،عم ،لم : ما استفہامیہ ہے اور اس پر حرف جر داخل ہے، کثرت استعمال کی وجہ سے الف حذف کر دیا گیا ہے۔

بناء: ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔جیسے: **بناء علی ماتقدم.**

قاعدہ:

بین بین: ترکیب میں مفعول فیہ واقع ہوتا ہے۔یہ وسط کے معنی میں ہوتا ہے۔

جیسے: **الدرس مفهوم بین بین .**

قاعدہ:

تجاہ: یہ مقابل کے معنی میں ہے اور ترکیب میں مفعول فیہ ہے۔

قاعدہ:

تعسا: (تا اور عین کے فتحہ کے ساتھ) مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔

جیسے: **تعساللخائن...ای ألزمه الله هلاکا.**

قاعدہ:

ہر وہ لفظ جو تعجب پر دلالت کرے، یا مماثلت پر دلالت کرے اور یا مغایرت پر دلالت کرے، اس کے بعد واقع ہونے والا لفظ اکثر تمیز واقع ہوتا ہے۔

جسیے: **كفى به عالما... انت مثلى علما... أنت غيرى قدرا.**

قاعدہ:

توا: (واو کے شد کے ساتھ) منصوب ہو کر ترکیب میں مفعول مطلق، یا حال واقع ہوتا ہے۔

جیسے: **عادالمهاجر توا**

قاعدہ:

ثمان: یہ لفظ جب الف لام، یا اضافت سے خالی ہو، نکرہ ہو، حالت رفعی اور جری میں اس پر اسم منقوص والا اعراب جاری ہوتا ہے۔

جیسے: **مررت بثمان من النساء.**

قاعدہ:

جدا: ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔

قاعدہ:

جما: (میم مشدد کے ساتھ) ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے: جاؤوا جما غفیرا۔

قاعدہ:

جمع الجلالۃ: عظمت شان کی وجہ سے بعض دفعہ عربی میں واحد کے لیے جمع کا صیغہ استعمال کیا جاتا ہے۔

جیسے: **نحن رئيس الجمهورية....**

قاعدہ:

جملۃ: ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے: **اشتريت الثياب جملة.**

قاعدہ:

حجرا: ترکیب میں مفعول مطلق واقع ہوتا ہے۔ حجرا محجورا۔۔۔ای منعا ممنوعا۔

قاعدہ:

خاصۃ: ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے۔ جیسے: **أحب الفاكهة خاصة.**

اوراگراس کے پہلے واو ہو،تو مفعول مطلق بنتا ہے۔جیسے:**أحب المطالعة و خاصة الصحف.**

<u>قاعدہ:</u>

کائناما کان: ترکیب میں حال واقع ہوتا ہے،لفظ ما مصدر یہ ہے،کان تامہ ہوکر بتاویل مصدر ہوکر کائنا کے لیے فاعل بنتا ہے۔**ای کائنا کونه.**

اوراگراس سے پہلے نکرہ ہو،تو ترکیب میں صفت بنتا ہے۔

<u>قاعدہ:</u>

کما: کاف جارہ ہے،مامیں دواحتمال ہے:اسمیہ ہوگا۔یا حرفیہ ہوگا۔

اسمیہ کی صورت میں موصولہ اور موصوفہ دونوں بن سکتا ہے۔

جیسے:**ماعندی کماعندک...ای کالذی عندک...او.... کشيء عندک.**

حرفیہ کی صورت میں مصدریہ ہوگا۔یا کافہ ہوگا۔

جیسے:**جلست کماجلست...ای کجلوسک.**

<u>قاعدہ:</u>

لیت شعری: ترکیب میں شعری لیت کے لیے اسم بنتا ہے،جب کہ خبر محذوف ہے۔**ای حاصل۔**

<u>قاعدہ:</u>

لیتما: مازائدہ ہے،لیت کا اعمال اور اہمال دونوں درست ہے۔

جیسے:**لیتمازیدا ناجح....لیتما زیدناجح.**

<u>قاعدہ:</u>

مضاف کا مضاف الیہ سے مؤنث یا مذکر میں استفادہ دوشرطوں کے ساتھ درست ہے:

مضاف مضاف الیہ کا جز ہو۔

مضاف میں مضاف الیہ کے قائم مقام ہونے کی صلاحیت موجود ہو۔

جیسے :**اسرعت بعض السحاب.**

مضغة اللسان جالب للبلاء.

<u>قاعدہ:</u>

التباس نہ ہونے کی صورت میں مضاف سے تا کا حذف کرنا جائز ہے۔

جیسے: اقام الصلوٰۃ۔۔۔اصل میں اقامۃ الصلوٰۃ تھا۔

قاعدہ:

اصل مضاف میں معرب ہے، البتہ کبھی کبھار مبنی بھی ہوتا ہے۔

جیسے: حیث۔

قاعدہ:

ادنیٰ مناسب کی وجہ سے مضاف اور مضاف الیہ کا تعلق قائم ہوسکتا ہے۔

جیسے: **كأنهم يوم يرونهالم يلبثوا الاعشية اوضحاها.**

ای ضحی العشية.

گویا کہ وہ ایک شام یا ایک صبح ٹھرے رہیں۔

یہاں عشیۃ کی اضافت ضحیٰ کی طرف ہے، جس میں بظاہر تعارض ہے۔البتہ اضافت کی صحت کی وجہ ادنیٰ مناسب ہے اور وہ دن اور رات کا یکے بعد دیگرے آنا جانا ہے۔

قاعدہ:

دوشرطوں کے ساتھ ذا موصولہ ہوتا ہے:

اس سے پہلے لفظ ما ہو۔

لفظ ما یا من اپنے معنی میں مستقل ہو۔

ذا اشارہ کے لیے نہ ہو۔

قاعدہ:

لفظ قول چند شرائط کے ساتھ ظن کے معنی میں ہوتا ہے:

فعل مضارع ہو۔

صیغہ مخاطب کا ہو۔

صیغہ سے پہلے استفہام ہو۔

فعل اور استفہام کے درمیان فاصل نہ ہو۔

لام جر کے ساتھ متعدی نہ ہو۔

جیسے: **أتقول المنافق أضطرمن العدو.**

<u>قاعدہ:</u>

درج ذیل صورتوں میں موصول اور صلہ کے درمیان فصل لانا درست ہے:

جملہ قسمیہ: جیسے: **غاب الذی و الله قهر الاعداء.**

جملہ معترضہ: جیسے: **و الدی الذی اطال الله عمره یدعی.**

جملہ حالیہ: **قدم الذی و هو یعلم یحسن.**

<u>قاعدہ:</u>

﴿**ان یکن غنیا أو فقیرا فالله أولیٰ بهما.**﴾

یہاں او تنویع کے لیے ہے، اس پر قرینہ ھما میں ضمیر تثنیہ ہے۔

<u>قاعدہ:</u>

قاما أخواک : قاما میں الف اگر ضمیر ہو، تو اخواک اس سے بدل بنے گا اور اگر حرف تثنیہ ہو، جیسے: ضربت فاطمۃ۔ تو أخواک فاعل بنے گا۔

<u>قاعدہ:</u>

عام طور جملہ ابتدائیہ تین جگہوں میں ہوتا ہے:

کلام کے شروع میں ہو۔ جیسے: زید قائم۔

ماقبل سے منقطع ہو۔ جیسے: مات زید رحمہ اللہ۔

سوال مقدر کا جواب ہو۔

<u>قاعدہ:</u>

بعض اوقات الف لام ضمیر کے نائب ہوتے ہیں۔

جیسے: **فان الجنة هی المأوی . ای مأوی له.**

<u>قاعدہ:</u>

الف لام حضوری سے مراد جہاں الف لام حاضر کے معنی میں ہوتے ہیں:

اسمائے اشارات: جیسے: **هذا الرجل .**

حروف نداء: جیسے: **یا ایها الرجل .**

اذا مفاجاتیہ: جیسے: **خرجت فاذا الاسد واقف.**

قاعدہ:

جملہ معترضہ اور جملہ حالیہ کے درمیان فرق:

جملہ معترضہ امر واقع ہوسکتا ہے۔

جملہ معترضہ میں سین اور سوف لانا درست ہے۔

جملہ معترضہ پر فا داخل ہوسکتا ہے۔

جملہ حالیہ جب فعل مضارع مثبت ہو، تو شروع میں واو لانا درست نہیں ہے۔

قاعدہ:

بدل اور مبدل منہ دونوں ضمیریں ہوسکتے ہیں۔

جیسے: رأيته اياه.... بدل اور مبدل منہ میں سے ایک ضمیر ہو۔ جیسے: رأيت زيدا اياه.

قاعدہ:

تمیز مفرد منصوب ہو، تو صفت مفرد اور جمع دونوں پڑھنا درست ہے۔

جیسے: جاء أحدعشر رجلا عالما.... علماء.

قاعدہ:

لانفی جنس کا مدخول کبھی مرفوع ہوتا ہے۔

بشرطیکہ غیر کا لفظ ہو۔۔۔مضاف ہو۔۔۔مضاف الیہ محذوف منوی ہو۔

جیسے: لاغير.

قاعدہ:

اگر افعال قلوب درمیان میں واقع ہوں، تو اعمال اور اہمال دونوں برابر ہیں۔

جیسے: خليلا ظننت مجتهدا۔۔۔۔ خليل ظننت مجتهد۔

اور اگر افعال نواسخ مؤخر ہوں، تو اہمال اولی ہے۔

جیسے: المطر نازل حسبت۔

افعال قلوب سے پہلے نفی ہو، تو ان کے معمول میں تقدیم تاخیر ہونے کے باوجود بھی عمل ضروری ہے۔

جیسے: مطرا نازلا لم أظن.... مطرا لم أظن نازلا.

اگر افعال قلوب مصدر ہو تو معمول کی تقدیم کی صورت میں اہمال واجب ہے۔

جیسے: **المطر القلیل ظنی غالب.**

اسی طرح اگر افعال نواسخ ان مشبہ بالفعل کے اسم اور خبر کے درمیان واقع ہوں اور یا سین اور سوف اور ان کے مدخول کے درمیان واقع ہوں، تو اہمال واجب ہے۔

جیسے: **ان التردد أحسب لایغنیک.**

یا معطوف اور معطوف علیہ کے درمیان ہو۔

جیسے: **دعاک الخیر احسب والبر.**

<u>قاعدہ:</u>

افعال نواسخ میں الغا کا اثر لفظا اور ظاہر دونوں ہے، جب کہ تعلیق کا اثر صرف ظاہری ہے۔
اس کی تفصیل کچھ یوں ہے: اگر فعل قلب ملغی عن العمل ہو تو لفظا اور محلا دونوں صورتوں میں عمل درست نہیں ہے اور اگر تعلیق ہو، تو صرف لفظا عمل نہیں کرسکتا ہے، جب کہ محلا عمل درست ہے۔

جیسے: **علمت لخالد شجاع وسعیدا کریما. یہاں عطف محل پرھے، جو محلا منصوب ھے.**

<u>قاعدہ:</u>

تعلیق کی چند صورتیں ہیں جہاں فعل قلب لفظی طور پر عمل سے روک جاتا ہے۔
ما ولا اور ان نافیہ سے پہلے فعل قلب واقع ہو۔

جیسے: **علمت ما زھیر کسولا... حسبت لا اسامة بطیء.... ظننت ان فاطمة نائمة.**

لام ابتدائیہ فعل قلب کے بعد ہو۔

جیسے: **علمت لأخوک مجتھد.... علمت ان أخاک لمجتھد.**

لام قسم سے پہلے فعل قلب ہو۔

جیسے: **ولقد علمت لتأتین منیتی.**

استفہام چاہیے اسم ہو اور یا حرف ہو۔

جیسے: **لنعلم أی الحزبین أحصیٰ لما لبثوا.**

قاعدہ:

افعال قلوب میں سے دو افعال ایسے ہیں، جن میں نہ الغاء ہوتا ہے اور نہ ہی تعلیق ہوتی ہے۔

ھب....تعلم

قاعدہ:

کبھی افعال نواسخ کے بغیر بھی فعل تعلیق کی وجہ سے عمل کرنے سے روک جاتا ہے۔

جیسے: ﴿فلینظر أیھا أزکیٰ طعاما.﴾..... ﴿ویستنبئونک أحق ھو.﴾

قاعدہ:

مقولہ مفرد اور جملہ دونوں ہوسکتا ہے۔ البتہ اگر مقولہ مفرد ہو تو وہاں حذف مبتدا جائز ہے۔

مفرد کبھی حقیقتا مفرد ہوتا ہے۔ جیسے: نعم کما قلتہ۔ کبھی حکما جملہ ہوتا ہے۔ جیسے: قلت قصیدۃ۔ اور کبھی اس سے محض لفظ مراد ہوتا ہے۔ جیسے: رأیت رجلا یقولون لہ خلیلا۔۔۔ أی یسمونہ بھذا الاسم۔

اسی طرح جملہ بھی کبھی محکیہ ہوتا ہے۔ جیسے: قلت: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

خاتمہ

خاتمہ ترکیب کی قسموں ،اورترکیبی ترجمہ پر مشتمل ہے۔

ترکیب سے قبل چندفوائد:

ا

علم اعراب میں چونکہ اصل بحث اسم سے ہوتی ہے اوراسم میں اصل معرب ہونا ہے۔اس لیے ان الفاظ کوترجیح دی جائے گی جو معرب ہیں۔

علم صرف میں اصل بحث فعل سے ہوتی ہے اورفعل میں اصل مبنی ہونا ہے۔

علم نحودونوں کا مجموعہ ہے۔عام طورعلم اعراب علم نحو سے مشہور ہے۔(واللہ اعلم بالصواب۔)۔

۲

واحد،تثنیہ،جمع اور مذکر ومونث اصل معرب میں ہوتے ہیں۔جب کہ مبنیات میں دلالت کے طور پراستعمال ہوتے ہیں۔

مثلا:ضرب:صیغہ واحد مذکر غائب فعل ماضی معلوم برائے واحد،برائے مذکر۔

۳

تطبیقی ترکیب کے دوران مبنیات کی تعبیر برائے واحد،برائے تثنیہ اور برائے جمع سے کی جائے گی۔

اسی طرح مذکراورمونث کی تعبیر برائے مذکراور برائے مونث کی جائے گی۔

۴

فعل مفہوم پردلالت کرتا ہے۔اورمفہوم میں واحد،تثنیہ،جمع اور مذکر ومونث نہیں ہوتے ہیں۔

۵

ضمیر بارز کی تعبیرفعل بافاعل سے کی جائے گی۔

۶

الف لام اورتنوین الگ الگ کلمات شمار ہوں گے۔

۷

لفظ اللہ میں الف لام الگ کلمہ شمار نہ ہوگا۔کیونکہ یہ زید کے زا کی طرح کلمہ کے جز لازم ہے۔

۸

الذی میں الف لام الگ کلمہ شمار نہ ہوگا۔

9

عطفی مفرد کی تعبیر معطوف علیہ اور معطوف سے کی جائے گی۔اور عطف جملہ کی تعبیر معطوفۃ علیھا اور معطوفۃ سے کی جائے گی۔

چونکہ یہ تعبیر قدر مشکل ہے،اس لیے ہر ترکیب میں معطوف علیہ اور معطوف زبان زد عام ہے۔

ترکیب کی قسمیں:

ترکیب ساذج:

ترکیب ساذج سے سادہ ترکیب مراد ہے۔اس میں مفردات کی تفصیل نہیں ہوتی ہے۔

جیسے: ﴿یخادعون الله والذین آمنوا ومایخدعون الاانفسهم ومایشعرون.﴾

یخادعون:فعل بافاعل،لفظ اللہ معطوف علیہ،واوحرف عطف،الذین اسم موصول،آمنوافعل بافاعل۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر صلہ برائے موصول۔موصول اپنے صلہ سے مل کر مفعول بہ برائے یخادعون۔

واوحرف عطف،یا استنافیہ،مانافیہ،یخدعون فعل،ضمیر ذوالحال،الا برائے حصر،انفس مضاف اورھم ضمیر مضاف الیہ،مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ برائے یخدعون۔

الا برائے حصر،واوحالیہ مانافیہ،یشعرون فعل بافاعل،فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ خبریہ ہو کر حال۔

ذوالحال اپنی حال سے مل کر فاعل برائے یخدعون۔

ای ومایخدعون الاانفسهم غیرشاعرین.

ترکیب جملی:

یہ مختصر ترکیب ہوتی ہے،اس میں مرکبات ملا کر ترکیب کی جاتی ہے۔

جیسے: ﴿یخادعون الله والذین آمنوا ومایخدعون الاانفسهم ومایشعرون.﴾

یخادعون:فعل بافاعل۔

والذین آمنوا:موصول صلہ مل کر معطوف بر لفظ اللہ۔

ومایخدعون:فعل بافاعل۔

الا:برائے حصر۔

انفسھم:مضاف مضاف الیہ مل کر مفعول بہ۔

ومایشعرون:فعل فاعل مل کر یخدعون کی ضمیر سے حال ہوگا۔

ترکیب تطبیقی:

یہ طویل ترکیب ہے،اس میں مکمل مفردات اور مرکبات کو مدنظر رکھ کر ترکیب کی جاتی ہے۔

جیسے: ﴿یخادعون الله والذین آمنوا ومایخدعون الاانفسهم ومایشعرون.﴾

یخادعون: صیغہ جمع مذکر غائب ثلاثی مزید فیہ صحیح از باب مفاعلہ، عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ معرب چار قسموں میں چوتھی قسم رفع نون اعرابی کے ثبوت کے ساتھ اور نصب وجر نون اعرابی کے سقوط کے ساتھ،لفظا مرفوع ،طلب کرتا ہے فاعل مرفوع چھ اسم منصوب کا۔

درو ضمیر بارز اسم ،اسم غیر متمکن مبنی مشابہ مبنی الاصل بوجہ شبہ وضعی ،معرفہ بوجہ ضمیر، برائے جمع ، برائے مذکر،محلا مرفوع فاعل برائے یخادعون۔

الله: لفظ الله اسم ،اسم متمکن معرب معرفہ بوجہ علم ،واحد مذکر،سولہ قسموں میں سے مفرد منصرف صحیح ، ہر تین اعراب لفظی حرکتی غیر تبعی ،رفع ضمہ لفظی نصب فتحہ لفظی اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ۔لفظا منصوب معطوف علیہ۔

واو: حرف از حروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل برائے عطف۔

الذین: اسم ،اسم غیر متمکن مبنی ،مشابہ مبنی الاصل ،معرفہ بوجہ موصول، برائے جمع برائے مذکر محلا منصوب طلب کرتا ہے اسم صلہ کا۔

آمنوا: صیغہ جمع مذکر غائب فعل ماضی معلوم ثلاثی مزید فیہ از باب افعال ، عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ مبنی مبنی الاصل ،طلب کرتا ہے فاعل مرفوع اور چھ اسم منصوب کا۔

درو ضمیر مضمر بارز،اسم ،اسم غیر متمکن مبنی ،مشابہ مبنی الاصل بوجہ شبہ وضعی ،معرفہ بوجہ ضمیر، برائے جمع ، برائے مذکر محلا مرفوع فاعل برائے آمنوا۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر معطوف برائے معطوف علیہ۔معطوف اپنے معطوف علیہ مل کر یخادعون کے لیے مفعول بہ ہوا۔

واو: حرف از حروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل برائے عطف۔

ما: حرف از حروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل برائے نفی۔

یخدعون: صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد صحیح از باب فعل یفعل ، عاملہ از عوامل لفظیہ قیاسیہ، معرب، چہار قسموں میں سے چوتھی قسم ،رفع نون اعرابی کے ثبوت کے ساتھ اور نصب وجر نون اعرابی کے سقوط کے ساتھ۔طلب کرتا ہے

فاعل مرفوع اور چھ اسم منصوب کا۔

درو ضمیر بارز واو، اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہ مبنی الاصل بوجہ شبہ وضعی، معرفہ بوجہ ضمیر، برائے جمع، برائے مذکر، محلا مرفوع ذوالحال۔

الا: حرف ازحروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل برائے حصر۔

انفسہم: انفس: اسم، اسم متمکن، معرب، معرفہ بوجہ اضافت، جمع مؤنث مکسر، سولہ قسموں میں سے جمع مکسر، ہر تین اعراب لفظی حرکتی غیر تبعی، رفع ضمہ لفظی، نصب فتحہ لفظی اور جر کسرہ لفظی کے ساتھ، لفظا منصوب مضاف۔

ھم: اسم، اسم غیر متمکن مبنی، مشابہ مبنی الاصل بوجہ شبہ وضعی، معرفہ بوجہ ضمیر، جمع مذکر مضاف الیہ برائے مضاف۔

مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر مفعول بہ برائے یخدعون۔

واو: حرف ازحروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل، برائے حال۔

ما: حرف ازحروف غیر عاملہ مبنی مبنی الاصل برائے نفی۔

یشعرون: صیغہ جمع مذکر غائب فعل مضارع معلوم ثلاثی مجرد صحیح ازباب فعل یفعل، عاملہ ازعوامل لفظیہ قیاسیہ، معرب چار قسموں میں سے چوتھی قسم، رفع نون اعرابی کے ثبوت کے ساتھ اور نصب وجر نون اعرابی کے سقوط کے ساتھ۔ محلا مرفوع فاعل برائے یشعرون۔

فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر حال برائے ذوالحال، ذوالحال اپنے حال سے مل کر فاعل برئے یخدعون۔

یخدعون فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر معطوف برائے معطوف علیہ۔

معطوف اپنے معطوف علیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁

ترکیبی ترجمہ

جملہ خبریہ وانشائیہ کا ترجمہ:

جمله اسميه خبريه :زيد قائم	زید کھڑا ہے۔
جمله فعليه خبريه : ضرب زيد عمرا	زید نے عمرو کو مارا۔
قام زيد	زید کھڑا ہوا۔
امر:اضرب	تو مار۔
نهي:لاتضرب:	تو مت مار۔
استفهام:هل ضرب زيد	کیا زید نے مارا؟
تمني:ليت الشباب يعود	اے کاش جوانی لوٹ آتی!
ترجی:لعل عمرا غائب.	امید ہے کہ عمرو غائب ہوئے!
عرض:الاتنزل بنافتصيب خيرا	کیا آپ ہمارے پاس نہیں اتے کہ خیر کو پہنچے!
قسم:والله لاضربن زيدا	اللہ کی قسم میں ضرور زید کو ماروں گا۔
فعل تعجب:مااحسن زيدا	زید کیا ہی اچھا ہے!
واحسن بزيد	زید کس قدر حسین ہے!
نداء :يازيد	اے زید!

یادرہے:

مذکورہ بالا ترجمہ سے واضح ہوتا ہے، کہ مبتدا کا ترجمہ پہلے ہوتا ہے اور خبر کا ترجمہ بعد میں ہوتا ہے۔اسی طرح فاعل کا ترجمہ پہلے ہوتا ہے اور فعل کا ترجمہ بعد میں ہوتا ہے۔

<u>مرکب اضافی کا ترجمہ:</u>

غلام زيد.	زید کا غلام۔
غلام زيدقائم .	زید کا غلام کھڑا ہے۔
ورق كتاب استاذى جيد	میرے استاد کی کتاب کا ورق عمدہ ہے۔
سعرهذالكتاب رخيص	اس کتاب کی قیمت سستی ہے۔
تلميذالذى جاء نى نشيط.	اس کا شاگرد جو میرے پاس آیا چست ہے۔
باب الصف الاول واسع.	پہلی کلاس کا دروازہ کشادہ ہے۔
كتاب خالد القديم فقد.	خالد کی پرانی کتاب گم ہوگئی۔
الدعاء مخ العبادة.	دعا عبادت کا مغز ہے۔
جاء غلام زيد.	زید کا غلام آیا۔
شاهدت منارة المسجد.	میں نے مسجد کا مینارہ دیکھا۔

<u>فائدہ:</u>

مندرجہ بالا جملوں میں مضاف اور مضاف الیہ کا ترجمہ ہے۔اس میں مختلف پیراہوں میں مرکب اضافی کا استعمال کیا گیا ہے۔مضاف ایک ہو،تو ترجمہ کیسا ہوگا؟ مضاف الیہ اسم اشارہ ہو،یا موصول ہو،یا موصوف ہوتو ترجمہ کیسا ہوگا؟اسی طرح مرکب اضافی مبتدا بنے،خبر بنتا ہو،فاعل بنے اور یا مفعول وغیرہ بننے کی صورت میں ترکیبی ترجمہ کیسا ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا ٹیبل سے بخوبی واضح ہوتا ہے۔

<u>یادرہے:</u>

طوالت کی خاطر ٹیبل کے ہر جملہ کے ساتھ وضاحتی نوٹ چھوڑ دیا گیا ہے،امید ہے کہ محترم اساتذہ اپنے عزیز طلبہ سے مشق اوراجراء پرتوجہ دیں گے۔

مرکب توصیفی کا ترجمہ:

الولد الصالح	نیک لڑکا
العالم التقی یدرس التلامیذ	پرہیزگار عالم شاگردوں کو پڑھاتا ہے۔
خالد ولد بار	خالد نیک لڑکا ہے۔
ولد الاستاذ الصالح مجتهد	نیک استاد کا لڑکا محنتی ہے۔
هذاالطفل جمیل	یہ بچہ خوبصورت ہے۔
ان الرجل القوی خیرمن الضعیف	بے شک طاقت ور مرد کمزور سے بہتر ہے۔
جاء رجل عالم	ایک عالم مرد آیا۔
رأیت رجلا شجاعا	میں نے ایک بہادر مرد کو دیکھا۔
هذا مسجد سقفه شامخ	یہ ایک ایسی مسجد ہے، جس کی چھت بلند ہے۔
احد عشر رجلا واقفون	گیارہ مرد کھڑے ہیں۔
النهار اثناعشرة ساعة	دن بارہ گھنٹے ہیں۔(بارہ گھنٹے کا ہوتا ہے۔)

نوٹ:

مذکورہ جملوں میں مرکب توصیفی مبتدا، خبر، اشارہ، حروف مشبہ بالفعل کے ساتھ، فاعل، مفعول اور جملہ وغیرہ کی صورتوں میں استعمال ہوا ہے۔ آخری دو جملوں میں مرکب بنائی کا ترجمہ دیا گیا ہے۔

اسی طرح مختلف جملوں میں اجرا اور تمرین ترجمہ کے ساتھ کر کے ترکیبی ترجمہ پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

فائدہ:

اسمائے ضمائر کا ترجمہ اور اسمائے ظروف کا ترجمہ اپنے متعلقہ ابواب میں ذکر ہے، وہاں ملاحظہ کیجیے۔

<u>اسمائے اشارہ، موصولہ کا ترجمہ:</u>

هذا قلم	یہ ایک قلم ہے۔
قلمک هذا	آپ کا قلم یہ ہے۔
قصرهذالملک کبیر	اس بادشاہ کا محل بڑا ہے۔
هذا العالم زعیم روحی	یہ عالم روحانی پیشوا ہے۔
ثوبی هذا رخیض	میرا یہ کپڑا سستا ہے۔
ان هذارجل	بے شک یہ ایک مرد ہے۔
جاء هذا الرجل	یہ مرد آیا۔
مررت بهذا الرجل	میں اس مرد کے ساتھ گزرا۔
الذی جاء نی مهندس	وہ شخص جو میرے پاس آیا، انجینئر ہے۔
هذا الذی ابوه عالم	یہ وہ شخص ہے جس کا والد عالم ہے۔
تلمیذ الذی جاء نی مفتی	اس شخص کا شاگرد جو میرے پاس آیا، مفتی ہے۔
الطالب الذی یتنشط فی الدراسات فائز	وہ طالب جو پڑھائی میں دلچسپی لیتا ہے، کامیاب ہے۔
ان الذی تشرف الی کاتب	بے شک وہ شخص جو میرے پاس تشریف فرما ہوا، کاتب ہے۔
مررت بالذی ابوه عالم	میں اس شخص کے پاس گزرا، جس کا والد عالم ہے۔

<u>نوٹ:</u>

مندرجہ جملوں میں اسمائے اشارات اور اسمائے موصولات مختلف طریقوں سے استعمال کیا گیا ہیں۔

اسی طرح مزید جملوں کی تمرین اور اجراء سے ترجمہ کا مشق ہوگا۔

<u>خبر کے متعلق کچھ ضروری تراجم:</u>

الله خالق	اللہ پیدا کرنے والا ہے۔
الدعاء مخ العبادة	دعا عبادت کا مغز ہے۔
الطالب ولد صالح	طالب علم نیک لڑکا ہے۔
المسجد عمارته عالی	مسجد کی عمارت بلند ہے۔
القرآن یهدی للتی هی اقوم	قرآن ان کے لیے ہدایت ہے، جو سیدھے ہیں۔
النجاة فی الصدق	سچائی میں نجات ہے۔
النجاة فی الصدق	نجات سچائی میں ہے۔
فی البحر سمک	سمندر میں مچھلی ہے۔
فی البحر سمک	مچھلی سمندر میں ہے۔
مررت بزید	میں زید کے پاس سے گزرا۔
هذا فی الدار ابوه	یہ گھر میں اس کا باپ موجود ہے۔
وان کنتم علی سفر	اور اگر تم سفر میں ہوں۔
ولاصلبنکم فی جذوع النخل	اور البتہ میں ضرور تمہیں کھجور کے تنوں پر لٹاؤں گا۔
اخذت من الدراهم	میں نے بعض دراہم لیے۔
سألت عن هذه المسئلة	میں نے اس مسئلہ کے بارے میں دریافت کیا۔
به دآء	اس کو بیماری لگی ہے۔
زید کالاسد	زید شیر کی طرح ہے۔
لیس کمثله شیء	اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے۔
کن کماانت	تم اپنے کیے ہوئے پر ثابت قدم رہو۔
مارأیته منذ یوم الجمعة	میں نے اس کو جمعہ کے دن سے نہیں دیکھا۔
مارأیته منذیومین	میں نے اس کو دو دن تک نہیں دیکھا۔
مارأیته منذ یومین	میں اس کو پورے دو دنوں سے نہیں دیکھا۔

رب رجل کریم لقیته	میں نے بہت کم شریف آدمی سے ملاقات کی۔
رب رجل کریم لقیته	میں نے بسا اوقات شریف آدمی سے ملاقات کی۔
رب کاسیةفی الدنیاعاریة یوم القیٰمة	دنیا میں بہت سا کپڑا پہننے والی قیامت کے دن ننگی ہوں گی۔

واضح رہے:

مذکورہ بالا جملوں میں خبر اور جار مجرور کا استعمال مختلف طریقوں سے ہوا ہے اور اسی کے مطابق ترکیبی ترجمہ لکھا گیا ہے، بطور نمونہ مشت از خروار دیگر عبارتوں کو انہی پر قیاس کیا جا سکتا ہے۔

فائدہ:

ہر زبان کے قواعد مختلف ہوتے ہیں، اس لیے ایک زبان سے دوسری زبان میں ترجمہ کرتے وقت قواعد کا خاص خیال رکھنا ضروری ہے۔عربی چونکہ بہت وسیع اور عریض زبان ہے، اس لیے بسا اوقات اردو، یا کسی اور زبان میں محاورتی ترجمہ کرنا ہوگا ، ورنہ لفظ سے لفظ ترجمہ دریافت طلب مقصد پر واضح نہ ہوگا۔

فائدہ:

حروف جارہ کا ترجمہ کسی بھی زبان میں کرنے سے اسی زبان کے اصول کی رعایت کی جائے گی۔

حروف مشبہ بالفعل کا ترجمہ:

ان: بے شک۔یقیناً۔تحقیق کہ۔سچ مچ۔درحقیقت۔فی الواقع۔

کان: گویا کہ۔ایسا محسوس ہوتا ہے۔ایسا لگتا ہے۔

لکن: لیکن۔مگر ہاں۔

لیت: کاش کہ۔

لعل: شاید کہ۔امید ہے کہ۔

مثال:﴿ ان الله یعلم مافی السمٰوات ومافی الارض.﴾

یقیناً اللہ تعالیٰ ان چیزوں کو جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمینوں میں ہیں، جانتے ہیں۔

نوٹ:

تمرین کے لیے مختلف عبارتوں کا انتخاب کر کے ترجمہ کیجیے۔

ماولا المشبہتان بلیس کا ترجمہ:

مازید عالما: زید عالم نہیں ہے۔

لا رجل فی الدار: گھر میں کوئی آدمی موجود نہیں ہے۔گھر میں ایک آدمی موجود نہیں ہے۔

نوٹ: مانافیہ میں پہلے مبتدا اور پھر خبر کا ترجمہ کیا جائے گا اور آخر نفی کا معنی کر کے (ہے) لگے گا۔

لانفی جنس کا ترجمہ:

لا کتاب رجل جید: کسی مرد کی کوئی کتاب عمدہ نہیں ہے۔

لا طالعا جبلا غافل: پہاڑ پر چڑھنے والا کوئی غافل نہیں ہے۔

لا رجل فی الدر: کوئی مرد گھر میں نہیں ہے۔

سین اور سوف کا ترجمہ:

سین مستقبل قریب کے لیے ہے۔جیسے: **سیخرج** (عنقریب وہ نکلے گا۔) یا (وہ نکلنے کو ہے۔)

سوف مستقبل بعید کے لیے ہے۔جیسے: **سوف یخرج** (وہ نکلے گا۔)

مفعول بہ کا ترجمہ:

☆اگر مفعول بہ معرفہ ہو اور ذوی العقول میں سے ہو، تو ترجمہ میں لفظ ''کو'' استعمال ہوگا۔

جیسے: **ضرب زید عمرا**۔زید نے عمرو کو مارا۔

☆اگر مفعول بہ نکرہ ہو اور ذوی العقول میں سے ہو، تو ترجمہ میں ''کو'' لانا اور نہ لانا دونوں درست ہے۔

جیسے: **ضرب زید رجلا**۔زید نے ایک مرد کو مارا۔زید نے ایک مرد مارا۔

رأیت رجلا۔میں ایک مرد دیکھا۔

☆اور اگر مفعول بہ غیر ذوی العقول میں سے ہو، تو ترجمہ میں ''کو'' استعمال نہ ہوگا۔

جیسے: **أکلت السمک**۔میں نے مچھلی کھائی۔

رأیت الھلال۔میں نے چاند دیکھا۔

فائدہ:

اگرچہ لفظ ''کو'' اکثر استعمال ہوتا ہے، جب کہ بعض دفعہ مفعول کے معنی میں: پر۔۔سے۔۔۔کے بھی آتے ہیں۔

مفعول مطلق، مفعول لہ، مفعول معہ کا ترجمہ:

ضربت زیدا ضربا	میں نے زید کو خوب مارا۔
ضربت زیدا ضربا	میں نے زید کی خوب پٹائی کی۔
ضربت زیدا ضربا	میں نے زید کی اچھی طرح پٹائی کی۔
جلست جلسة القاری	میں قاری کی طرز پر بیٹھا۔
جلست جلسة	میں ایک بار بیٹھا۔
جلست جلسة	میں ایک مرتبہ بیٹھا
واذکر ربک کثیرا	تم اپنے رب کا خوب ذکر کرو۔
مفعول لہ	کے لیے۔ کی وجہ سے۔ کی خاطر۔ کی سبب۔
ضربت زیدا تأدیبا	میں زید کو ادب سکھانے کے لیے مارا۔
مفعول معہ	ساتھ
خرج خالد والحقیبة	خالد بیگ کے ساتھ نکلا۔
حال	کرتے ہوئے۔ ہوتے ہوئے۔
	ہونے کی حالت۔ کرنے کی حالت۔
جاء زیدراکبا	زید سوار ہونے کی حالت میں آیا۔
جاء زیدراکبا	زید سوار ہوکر آیا۔
جاء زیدراکبا	زید اس حال میں آیا کہ وہ سوار تھا۔
تمیز	اعتبار سے۔ لحاظ سے۔ سے۔
طاب زید نفسا	زید نفس کے اعتبار سے اچھا ہے۔
ایھم احسن عملا	ان میں سے کون اچھا عمل کرنے والا ہے؟
زید اکثر منی علما	زید مجھ سے علم میں اچھا ہے۔

فائدہ:

وہ مفعول مطلق جس کی صفت کثرت پر دلالت کرتا ہو، وہاں ''بار'' ۔۔۔یا ''مرتبہ'' کا لفظ نہیں لگے گا۔

افعال ناقصہ، ومقاربہ اور افعال مدح وذم کا ترجمہ:

کان زید قائما	زید کھڑا ہے۔
عسی زید ان یخرج	زید کے نکلنے کی امید ہے۔
اوشک زیدان یقرء	زید نے پڑھنا شروع کر دیا۔
اوشک زیدان یقرء	زید پڑھنے لگا۔
کاد	قریب ہے۔ بہت ممکن ہے۔ شاید۔
عسی زید ان یخرج	زید نکلنے کے قریب ہے۔
عسی زید ان یخرج	زید کی امید ہے کہ نکلے۔
عسی زید ان یخرج	امید ہے کہ زید نکلے۔

افعال مدح وذم

نعم الرجل زید	زید اچھا مرد ہے۔
نعم الرجل زید	اچھا مرد ہے زید۔

افعال تعجب

ما اکفرہ	وہ کتنا ناشکرا ہے!
احسن بزید	زید کیا ہی حسین ہے!
احسن بزید	زید کتنا حسین ہے!

اعداد کا ترجمہ:

اعداد میں الف کو مائۃ اور مائۃ کو احاد پر اور احاد کو عشرات پر مقدم کیا جائے گا۔

جیسے: **هم الفان ومائة واحدوعشرون رجلا.**

وہ دو ہزار ایک سو اکیس مرد ہیں۔

نوٹ:

عربی میں لاکھ کو (**مائةالف**)۔دس لاکھ کو (**مليون**)۔کروڑ کو (**عشرة ملائين**)۔دس کروڑ کو (**مائة مليون**)۔ارب کو (**الف مليون**)۔دس ارب کو (**عشرة آلاف مليون**)۔کھرب کو (**مائة الف مليون**)۔اور دس کھرب کو (**بليون**) کہا جاتا ہے۔

تم با لخير

هذا ماعندی .والله أعلم بالصواب.

❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁❁